لہ الحمد و المنۃ

فقہ اکبر

مع ترجمہ مسمی بہ

مہر انور

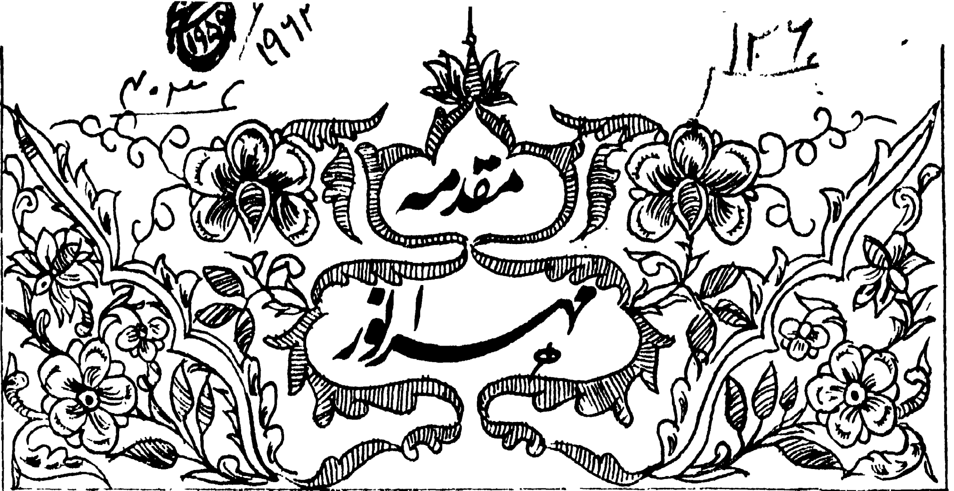
وصایا

مع ترجمہ مسمی بہ

ہدایا

از جناب مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری
مولوی محمد عبد الاحد صاحب

بمطبع مجتبائی دہلی طبع نمود



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اللہ تعالی کو جسنے فقیہ کا درجہ آخرت مین بڑہایا خیر و بہلائی کا جو عمدہ ترین مقاصد سے ہین موعود فرمایا صلوۃ اُسکے رسول مقبول پر جنکی
امت کے علما فقیہ کہلائے انکی ہدایت وارشاد سے لاکھون کڑورون بندگان خدا راہ راست پر آئے اور اُنکے آل واصحاب پر جنکی روایات سے
فقہ کی جڑ کو استحکام ہوا اعتقاد حقہ حقیقیہ کی شیوع سے کفر و زندقہ کا قصہ تمام ہوا **اما بعد** کہتا ہی فقیر حقیر **وکیل احمد سکندر پوری**
کہ معرفۃ النفس مالہا وما علیہا کو فقہ کہتے ہین اگر اس سے نفس معرفت اعتقاد مقصود ہو مثلاً اللہ تعالی عالم ہی قادر ہی سمیع ہی بصیر ہی تو اسکو اصلیہ
و اعتقادیہ و عقائد کہتے ہین جسکی تحقیق کیلیے علم کلام وضع کیا گیا ہی اور اگر اس سے عمل مقصود ہو مثلاً رمضان کا روزہ فرض ہی نماز وتر واجب ہے
تو اسے فرعیہ و عملیہ و احکام ظاہریہ کہتے ہین جسکی تحقیق کیلیے علم فقہ وضع کیا گیا ہی اصول موضوع علم کلام ہی فروع موضوع علم فقہ علم کلام کو علم
اصول و علم توحید و صفات بہی کہتے ہین چونکہ اس فن مین کلام و توحید و صفات کی بحث معظم مسائل سے ہی یہ تسمیۃ الکل باسم الجزء ہی اور
اسے فقہ اکبر بہی کہتے ہین اسلیے کہ علوم نفس مین بہت بڑا امر اللہ تعالی کی ذات و صفات کی معرفت ہی جسکا بیان اس علم مین کیا جاتا ہی
آدمی اُسیوقت سچا مسلمان کہلاتا ہی جب اُسکو علم کلام کے مسائل پر پورا پورا اعتقاد ہو اسی لیے علم کلام کے مسائل مضبوط ہین بڑہتے گھٹتے
نہین اگر کمی زیادتی ہی تو وجوہ استدلال و طرق دفع شبہات مین یہ وہ علم ہی جسمین اختلاف کو گنجایش نہیں بلکہ اسکے مسائل مین اختلاف
بدعت و ضلالت ہی اسمین خطا کا عذر کسیطرح مسموع نہین ہوسکتا اسکے مسائل مین خطا کفر و زندقہ و بدعت کو پہونچاتی ہی اس علم کے مسائل
کے دلائل ایسے صاف ہین جسکو عقل سلیم بہت جلد قبول کرلیتی ہی سوای ارباب کفر و بدعت کی اسمین کوئی شخص چون و چرا نہین
کرسکتا اس شریف علم سے اسلام کو بڑی مدد پہونچی صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہمت اعلاء کلمۃ اللہ کی طرف اسقدر متوجہ تہی جس سے مشرق سے
غرب تک آفتاب کی طرح اسلام کی روشنی پہیلگئی اُنکی بعد امت مین قسم قسم کے اختلاف پہیل گئے طرح طرح کے عقائد باطلہ اوٹہہ کہڑے
ہوئے اُنکی مقابلہ کیلیے علم کلام وضع کیا گیا جسکے دلائل واضحہ سے عقائد باطلہ رد کیے گئے جس سے لوگ راہ سنت پر چل نکلے اگر متقدمین علم
کلام کی بنا نہ ڈالتے تو اہل سنت کے عقائد کی بنا متزلزل ہوجاتی اسی سے یہ فن واجب مامور بہ قرار پایا حق تعالی فرماتا ہی وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ
إِلَّا الْحَقَّ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو اسکی طرف توجہ نہ کی اسکی کوئی ~~منشی~~ یہ تہی کہ اُس زمانہ مین کثرت سے مجتہدین موجود تہی لوگ

علم کلام کی تعریف

علم کلام کی ضرورت

ادنی اختلاف مین انکی عالی خدمات مین حاضر ہوکے حق کی تحقیق کرسکتے تہی جس سی انکو پورا اطمینان ہوسکتا تہا دوسرے انتشار اُس زمانہ مین مخالفین کی کثرت نہ تہی جو لوگ نیا امر پیدا کرتے تہی انکی تعزیر ہو جاتی تہی تیسرے انتشار انکو مجاہدات ظاہری و باطنی سے اسقدر مہلت کہان حاصل تہی کہ وہ اس طرف توجہ فرماتے امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ نے جو تابعین سی تھے پہلی اس فن کی طرف توجہ فرمائی اور ایسا کمال حاصل کیا کہ زمانہ خیر القرون مین اس فن کے بڑے ماہر سمجھے جاتے تھے امام کو اہل بدع سے اکثر مناظرہ کا اتفاق ہوتا تہا چونکہ بصرہ مین بدعت کی آگ بھڑک اُٹھی تہی اور تقریبا بیس فرقے شائع ہوگئی تھے امام نے اپنی ہمت کو اعلائی کلمۃ اللہ دین مصروف فرمایا اور بنفس نفیس کئی بار بصرہ کو تشریف لائی اور ایک ایک سال بلکہ اس سی زیادہ قیام فرماکی فرق مبتدعہ سی مناظرہ کرکے انکو پسپا کیا جس شخص نے سب سے پہلی علم کلام کے رئیس مسائل کو دلائل شرعیہ سی ثابت کیا وہ امام تہی فقہ اکبر امام کی افادات سے وہ رسالہ ہی جسکی روشنی سی نہ صرف مسلمانونکی قلوب منور ہوئی بلکہ فرق مبتدعین نے اسکی بدولت طریق مستقیم کو بچشم سر دیکھہ لیا مجہی عرصہ سے یہ خیال تہا کہ اسکا ترجمہ کیجے مگر اسوجہ سے کہ اسکا نسخہ مروجہ ہاتہہ نہین آتا تہا میری دلکی یہ آرزو دلمین رہتی ہوئی چلی آئی اتفاقاً ایک نسخہ پرانا لکہا ہوا مجمع کمالات منبع خیر و برکات جناب **مفتی محمد سعید شافعی** مدراسی دام فیوضہ کی کتب خانہ مین میری نظر سے گزرا جسے دیکھکر مین پہڑک اُٹھا پہر اوسکی نقل کرکے ترجمہ کیا تاکہ جن لوگونکو عربی کے سمجھنے کی پوری لیاقت نہین ہی وہ بہی امام اعظم رحمہ اللہ کی فقہ اکبر کا مطلب سمجہہ لین یہ فقہ اکبر جو مشہور ہی اور جسکا نہ صرف ترجمہ شائع کیا گیا ہی بلکہ اکابر نے اُسکی شروح لکہی ہین امام اعظم کی فقہ اکبر نہین ہی بلکہ ابی حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف ہی چونکہ تصنیف و صاحب تصنیف کے نام اتفاق سے مشترک و متحد پائے گئے اور فقہ اکبر امام کمیابی کیوجہ سی اکابر کی نظر سے نہین گزری تھے تو جسطرح پیاسا ریگستان کو دور سے پانی تصور کرتا ہی بعض اکابر نے سی سچ مچ فقہ اکبر امام خیال کرلیا اور بڑی شد و مد سے اسکی شرح لکہی مُلا کاتب چلپی کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون مین لکہتی ہین کہ ابو مطیع بلخی نے فقہ اکبر کی روایت خاص امام سے کی اور اُسکی شرح بہت سے علما نے لکہی منجملہ اُنکی محی الدین بن محمد بن بہاء الدین ہین جنکا انتقال سنہ ۹۵۶ھ مین ہوا اس شرح مین کلام و تصوف دونون جمع کیے گئی ہین اور مسائل نہایت توضیح کے ساتہہ بیان کیے گئے ہین مولی الیاس بن ابراہیم سینوبی نے مفید شرح لکہی مولی احمد بن محمد مغنیساوی نے شرح لکہی جو سنہ ۹۳۹ھ مین تمام ہوئی فقہ اکبر کے شروح سے ایک حکمت نبویہ ہی اس شرح کا مختصر کیا گیا ہی جسکا نام مختصر حکمت نبویہ ہی اور اسکی شروح سے شرح حکیم اسحاق ہی ابو البقائی اسی نظم کیا ہی جسکا نام عقد الجوہر فی نظم الفقہ الاکبر ہی اور اُسی ابراہیم بن حسام الکرمیانی معروف بہ شریفی نے نظم کیا جو سنہ ۱۰۱۶ھ مین قضا کر گئے اور اسکی شرح مولانا علی قاری نے لکہی ہی جسکا نام منح الروض الازہر ہے یہ بڑی شرح ہی اور شیخ اکمل الدین نے اسکی شرح لکہی ہی جسکا نام ارشاد ہی انتہی افسوس ہی کہ مولانا کاتب نے شروح کا حال تو لکہا مگر نفس فقہ اکبر کی تنقید نہ کی بلکہ اپنے معمول کے موافق فقہ اکبر کی ابتدا کا بہی جملہ تحریر نہ فرمایا جب فقہ اکبر مین اس قسم کا اشتباہ واقع ہی تو ضرور اس مسئلہ کو مفصلاً بیان کرنا تہا اور یہ بہی بیان کرنا تہا کہ ابو مطیع بلخی نے کس فقہ اکبر کی روائت کی فقہ اکبر مشہور کی یا اس فقہ اکبر کی جسکا ترجمہ لکہنے والا ہون فقہ اکبر مشہور مین تو بلخی کی روایت کہین مذکور نہین ہی حالانکہ فاضل ذہبی و علامہ ابن حجر عسقلانی وغیرہ اکابر علما کی تحریرات سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ ابو مطیع صاحب امام اعظم اور راوی فقہ اکبر کے تہی جب ابو مطیع سی فقہ اکبر مشہور کی روایت ثابت نہوی

تو یہی کہا جائیگا کہ یہ فقہ اکبر امام اعظم کی نہین ہی بلکہ کسی دوسرے کی ہی جسے لوگون نے امام کیطرف منسوب کردیا ہی مین ایسا خیال کرتا ہون
کہ صاحب کشف الظنون کو فقہ اکبر مین جو اختلاف ہی اسکی کیفیت معلوم نہوئی نہین تو وہ ایسے ضروری امر کیطرف ضرور التفات کرتے
علامۂ محمد بن عبد الرسول برزنجی ثم المدنی الحسینے الموسوی کو اصل نسخہ فقہ اکبر کا ملا وہ کتاب سداد الدین وسداد الدین فے
اثبات النجاۃ والدرجات للوالدین مین لکھتے ہین کہ علامۂ ابن حجر نے اپنے فتاوی مین کہا ہی کہ امام ابوحنیفہ رح سے جو یہ بات نقل کیجاتی ہی کہ امام
نے فقہ اکبر مین یون کہا کہ والدین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر پر مرے یہ مردود ہی اسلیے کہ جو نسخے فقہ اکبر کے ایسے ہین جن پر اعتماد ہی انمین
یہ نہین ہی اور جس نسخے مین یہ لکھا ہی وہ ابی حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف ہی امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی کی تصنیف
نہین ہی انتہی برزنجی کہتے ہین کہ مجھے فقہ اکبر امام اعظم کا ایک صحیح نسخہ ملا جسکی روایت ابو مطیع تک پہونچتی ہی روایت کیا اوسے یحیی بن مطرف
نے ابی صالح محمد بن حسین سے انہون نے ابی سعید سعدان بن محمد البستی جرمقی سے انہون نے ابی الحسن علی بن احمد بن مروان فارسی
فقیہ سے انہون نے ابی بکر بصیر بن یحیی سے انہون نے کہا مین نے سنا ابا مطیع حکم بن عبد اللہ کو وہ کہتے تھے کہ مین نے سوال کیا ابوحنیفہ کو
فقہ اکبر سے امام نے فرمایا الخ یہ صحیح نسخہ صفر سنہ ۱۰۵۶ ہجری کا لکھا ہوا تہا جو حفاظ وعلمار کی نظر سے گذرا تہا بحمد اللہ اُسکی سند مجھے متصلا ملی وہ
فقہ اکبر دوسری ہی اور یہ فقہ اکبر جو مشہور ہی امام ابوحنیفہ کی نہین ہی اشتباہ واقع ہونیکی وجہ یہ ہی کہ دونون تالیف اور دونون مولفین
کا نام ایک تہا یعنی دونون تالیف کا نام فقہ اکبر تہا اور دونون مولف کا نام ابوحنیفہ اور علمار کو بخاری کا نسخہ ملا امام کی فقہ اکبر نہ ملی امام
کی شہرت کیوجہ سے لوگون نے یہ خیال کیا کہ یہ نسخہ مشہورہ امام کا ہی برزنجی لکھتے ہین کہ علی بن محمد قاری ہروی سے جو متاخرین حنفیہ سے
ہین یہ تعجب ہی کہ انہون نے فقہ اکبر مشہور کی شرح یہ سمجھہ کے لکھی کہ یہ امام اعظم کی تصنیف ہی انتہی یہانتک تو صاحب کشف الظنون نے صحیح لکھا
کہ فقہ اکبر کی روایت امام سے ابو مطیع بلخی نے کی مگر غلطی یہ ہوئی کہ یہ خیال نہ کیا کہ کس فقہ اکبر کے اور فقہ اکبر مشہور مین ابو مطیع کی روایت
کہان درج ہی فقہ اکبر مشہور کے اول مین جو قال الامام قدوۃ الانام ابوحنیفۃ الکوفی رح درج ہی ممکن ہی کہ اس سے یہ مراد ہو کہ توحید کے باب مین
جو لکھا گیا یہ مسلک امام کا ہی اس سے خواہ مخواہ یہ ظاہر نہین ہوتا کہ یہ کتاب امام کی تصنیف ہی خصوصا جب ابو مطیع کی روایت سے مروی نہو
یا کیسے امام کی فقہ اکبر خیال کرکے یہ عبارت بڑہائی ہو صاحب کشف الظنون نے یہ بہی خیال نہ کیا کہ شروح جو لکھی گئی ہین سب کے سب
سنہ ۹۰۰ کے بعد لکھی گئی ہین اگر فقہ اکبر مشہور امام کی ہوتی تو اکابر حنفیہ متقدمین مثلا طحاوی وکرخی وابو اللیث سمرقندی اسکی شرح لکھنے کیطرف
توجہ فرماتے معلوم ہوتا ہی کہ ابوحنیفہ بخاری نے اسی مائۃ مین یہ فقہ اکبر مشہور تصنیف کی جو ترادف وتوارد علمین سے دست بدست ہوگئی اور علمار کو
دہوکا ہو گیا چونکہ بخاری کی کنیت ابوحنیفہ تہی تو یہ بہی عجب نہین کہ اُسنے قصداً اپنی تصنیف کا نام فقہ اکبر رکہا ہو تاکہ لوگونکو دہوکہ ہو اور یہ
کتاب توارد علمین سے مشہور ومتداول ہو جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا جو شخص ان دونون کتابون کو مطالعہ کرے وہ بادی النظر مین کہہ سکتا ہی
کہ فقہ اکبر مشہور امام کی تصنیف نہین ہی اسلیے کہ اُس تصنیف کا طور متون رائجہ کا ہی خیر القرون مین اس قسم کی تصنیف کا طریقہ نہتہا یہ طریقہ
متاخرین علمار کا نکالا ہوا ہی جیسے ابن حاجب نصیر الدین طوسی تفتازانی دوانی وغیرہ وغیرہ البتہ اگلے زمانہ مین بطور حدثنا حدثنا لکہا کرتے
تہے اور ہر روایت کو مروی عنہ تک پہونچاتے تہے یہ بات اگر پائی جاتی ہی تو اس فقہ اکبر مین جسکا نام عنقا کیطرح سنا کرتے تہے اور جسکو مین نے شائع

صاحب کشف الظنون کی خطا

اثبات فقہ اکبر مروجہ کے دلائل

کیا چاہتا ہون برزنجی کی تحریر نہایت درست ہی سو اس کی مجہے یہ بہی کہنا ہی کہ جب امام خوارج وغیرہ کو کافر کہنے مین پہونک پہونک کر قدم رکہتے
تہے امام کی شان سے یہ بعید ہی کہ بید ہڑک یہ تحریر فرماوین کہ والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفر پر مری گو ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین
اس انکار پر سختی سے برتاؤ کیا ہی اور یہانتک لکہا ہی کہ یہ انکار ایسا ہی جیسے کوئی رافضی یہ کہی کہ ہم اُس مصحف سی بیزار ہین جسمین صدیق اکبر رض
کی تعریف ہی مگر اس قسم کی باتین اُسوقت قابل قبول ہو سکتی تہین جب ملا علی قاری کسی مقام پر یہ ثابت کیا ہوتا کہ فقہ اکبر مشہور امام کی
تصنیف ہی جب اسی وہ ثابت نہ کر سکی یا اسکی اثبات کیطرف اُنہون نے توجہ نہ کی تو پہر اس قسم کا تشدد قابل لحاظ نہین دیکہئی یہ عبارت جسکا
انکار چلا آتا ہی امام اعظم کی فقہ اکبر مرویہ مین نہین ہی غرض چند امور ایسے ہین جنسے ہم اپنے دعوی کو ثابت کر سکتے ہین **پہلا امر** فقہ اکبر کی
روایت ابو مطیع سے ہی اور ابو مطیع کی روایت سی فقہ اکبر مشہور مروی نہین ہی بلکہ یہی فقہ اکبر مروی ہی جسکا ترجمہ کرتا ہون **دوسرا امر**
ابن تیمیہ حنبلی نے حمویہ مین فقہ اکبر امام کی جو کیفیت لکہی ہی وہ فقہ اکبر مشہور پر بالکل منطبق نہین ہوتی بلکہ فقہ اکبر مرویہ پر منطبق ہوتی ہی
اس فقہ اکبر کی نسبت ابن تیمیہ لکہتی ہین کہ یہ وہ فقہ اکبر ہی جو اصحاب ابو حنیفہ کی نزدیک مشہور ہی اور جسکو اصحاب ابو حنیفہ نے بالاسناد ابی مطیع
حکم بن عبد اللہ سی روایت کیا ہی جب نہایت تفصیل کے ساتہہ فقہ اکبر کی کیفیت بیان کیگئی ہو اور وہ صرف فقہ اکبر مرویہ پر منطبق ہوتی
ہو اور فقہ اکبر مشہور سی وہ بالکل متضاد ہو تو فقہ اکبر مشہور کی نسبت ہرگز یہ نہین کہا جا سکتا کہ امام کی تصنیف ہی بلکہ اسکی نسبت یہی
کہا جائیگا کہ دوسرے کی تصنیف ہی اور اس مقام پر فاضل برزنجی و علامہ ابن حجر مکی کا کلام ضرور ماننا ہوگا کہ وہ ابو حنیفہ بن یوسف بخاری
کی تصنیف ہی ابن تیمیہ حنبلی نے اگرچہ فقہ اکبر کی کیفیت لکہنے مین اختصار کو دخل دیا ہی مگر جو کچہہ لکہا ہی اُس سے ہمارا مدعا بخوبی ثابت
ہوتا ہی وہ لکہتی ہین کہ کہا ابی مطیع نے کہ سوال کیا مین نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کو فقہ اکبر سے پس کہا ابو حنیفہ نے کہ نہین کافر کہتے ہم کسیکو
گناہ کے ارتکاب سے اور نہ اُسی دائرہ ایمان سی خارج سمجہتے ہم نیک کام کرنیکا حکم کرتے ہین اور بُری کام سے منع کرتے ہین اور ہم جانتے ہین کہ جو چیز
تقدیر مین پہونچنی والی ہی تمکو کبہی فروگذاشت نہوگی اور جو شی کہ فروگزاشت ہونیوالی ہی وہ تمکو کبہی نہ پہونچیگی اور چاہئی کہ ہم چہوڑ دین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ و عثمان کا اللہ تعالی کیطرف اور کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دین مین فقہ بہتر ہی معرفت سی اور سمجہنا آدمی کا کہ کسطرح
اپنی رب کی بندگی کری بہت بڑی عالم ہونیسے بہتر ہی کہا ابو مطیع نے کہ مجکو خبر دیجئے افضل فقہ سے کہا سیکہنا آدمی کا ایمان اور مسئلہ شریعت کا اور
سنت اور اختلاف ایمہ کا اور ذکر کیے ابو حنیفہ رح نے مسائل ایمان کی پہر ذکر کیے مسئلے قدر کا اور قدریہ کا رد ایسی کلام کے ساتہہ مذکور کیا کہ یہ
محل اُسکی بیان کا نہین ہی پہر کہا ابو مطیع نے کہ ایسی شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جو اچہی کام کا حکم کری اور بُری کام سے منع کری
اور بہت آدمی اُسکی تابع ہون پہر وہ جماعت سے نکلجاوی آیا آپ یہ امر جائز رکہتی ہین کہا ابو حنیفہ رح نے کہ مین اسی جائز نہین رکہتا ہون
کہا مین نے کیون نہین جائز رکہتی ۔ حالانکہ اللہ تعالی اور اُسکی رسول نے امر معروف و نہی منکر کا حکم کیا ہی اور حالانکہ وہ فرض
واجب ہی فرمایا ابو حنیفہ رح نے کہ یہ ہی لیکن انکا فساد انکی نیکی سے زیادہ ہی اسلیے کہ وہ خونریزی کرتے ہین اور حلال کو حرام جانتے ہین اسکے
بعد ابو مطیع نے خارجیون و باغیون کا مسئلہ پوچہا پہر الرحمن علی العرش استوی کی توجیہ پوچہی جسکا جواب امام نے دیا ۔ غرض ابن تیمیہ
کی تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہی فقہ اکبر مرویہ منسوب الی الامام ہی اسلیے کہ جو مضمون ابن تیمیہ نے لکہا ہی وہ صرف فقہ اکبر مرویہ

مین پایا جاتا ہی فقہ اکبر مشہور نہ ابو مطیع سی مروی ہی نہ اُسکا یہ مضمون ہی جیسے ابن تیمیہ نی بیان کیا البتہ استوا کی باب مین جو عبارت ابن
تیمیہ نے تحریر کی ہی وہ نسخہ صحیحہ فقہ اکبر مرویہ مین نہین پائی جاتی ہی اور جو عبارت دوسرے نسخے مین پائی جاتی ہی اُسکا مطلب ابن تیمیہ نے نہین سمجھا
تیسرا امر شارح عقیدہ طحاوی نے لکھا ہے روی عن ابی مطیع البلخی انہ سال ابا حنیفۃ عمن قال لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض فقد کفر **چوتھا امر** شیخ امام
عبد السلام نے کتاب حل الرموز مین اس قول کو امام کے طرف منسوب کیا ہی ان دونون افاضل کی شہادت سے بھی ظاہر ہوتا ہی کہ فقہ اکبر مرویہ
امام کی ہی اسلیے کہ فقہ اکبر مشہور مین یہ عبارت نہین پائی جاتی **پانچوان امر** شیخ الاسلام ابو اسمعیل انصاری ہراوی نے اسی
فقہ اکبر مرویہ سی روایت کی چنانچہ ابن تیمیہ نے حمویہ مین لکھا ہی **چھٹا امر** حافظ ذہبی کتاب مسئلہ علو مین لکھتے ہین دوے
ابو مطیع الحکم بن عبد اللہ البلخی فی الفقہ الاکبر فقال من لم یقر ان اللہ علی العرش فقد کفر
لان اللہ یقول الرحمن علی العرش استوی وعرشہ فوق سبع سموات فقلت انہ یقول علی
العرش استوی ولکن لا یدری العرش فی السماء ام فی الارض فقال اذا انکر انہ فی السماء فقد کفر
ساتوان امر ابن قدامہ مقدسی حنبلی اپنے رسالہ مین جو اثبات صفت علو مین تحریر کیا ہی لکھتے ہین ذکر من ابی حنیفۃ انہ قال
فی کتاب الفقہ الاکبر من انکر ان اللہ تعالی فی السماء فقد کفر **آٹھوان امر** ابن قیم نونیہ مین استوار کی عبارت فقہ اکبر سی روایت
کرتے ہین **نوان امر** مولوی محمد فاخر الہ آبادی لکھتے ہین وقال الامام نفسہ فی الفقہ الاکبر من قال لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض کفر
اگرچہ بحث استوا مین جسقدر عبارات نقل کیجاتی ہین آپسمین مختلف ہین اور وہ فقہ اکبر نسخہ قدیمہ معتمدہ مین نہین پائی جاتی ہین مگر نسخہ مرویہ کے
نئی نسخہ مین اس باب مین ایک عبارت پائی جاتی ہی جسے ہم حاشیہ پر اسوجہ سی کہ نسخہ معتمدہ عتیقہ مین نہین ہی تحریر کرینگے اس نسخہ جدیدہ کے
اول مین لکھا ہی حدثنا الشیخ ابو الفضل عبد المومن محمد بن احمد بن عیسی الحاصی قال سمعت ابا مطیع الحکم بن عبد اللہ
قال سالت ابا حنیفۃ الخ اس نسخہ مین باقی سند محذوف ہی معلوم ہوتا ہی کہ نسخہ مرویہ مین کسینے یہ عبارت بڑہادی ہی جسے اکابر
علمانے نقل کی مگر نسخہ قدیم محفوظ چلا آیا اور اس نسخہ سی جو نقلین ہوئین وہ بھی اس زیادتی سے محفوظ رہین مولوی صدیق حسن ساکن بھوپال
رسالہ انتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح مین لکھتے ہین کہ یہ عبارت جو امام کیطرف منسوب ہی بعض نسخ فقہ اکبر مین نہین ہی بعض مین پائی جاتی ہی
مولوی صاحب تائید تحقیق مین اپنا خیال یون ظاہر کرتے ہین کہ حافظ ابن قیم و مولوی زائر نے اسے امام کیطرف منسوب کیا ہی شاید نسخہ فقہ اکبر سی
اس عبارت کو اسی شخص نے نکالدیا ہی جسکا یہ عقیدہ نہین ہی ہم کہتے ہین کہ ابن قیم نے اس باب مین اپنی استاد کی پیروی کی ہی اور یہ بھی
ممکن ہی کہ کسی حشوی نے یہ عبارت جو نسخہ عتیقہ مین نہین پائی جاتی بڑہادی ہو واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال **دسوان امر** علامہ
قونوی فرماتے ہین قد ذکر ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ فی الفقہ الاکبر ان ابا حنیفۃ سئل من الخوارج المحکمۃ فقال ھم
اخبث الخوارج فقیل انکفرھم فقال لا ولکن تقاتلھم علی ما قاتلھم الائمۃ من اھل الخیر کعلی ابن ابی طالب
وعمر بن عبد العزیز یہ عبارت نسخہ قدیمیہ مرویہ مین موجود ہی علی ہذا علامہ قونوی فقہ اکبر سے نقل کرتے ہین کہ امام سے پوچھا گیا کیا بال
اقوام یقولون بدخول المومن فی النار امام نے جواب مین فرمایا لا یدخل النار الا کل مومن فقیل لمن الکافر فقال ھم مومنون یونہی یہ عبارت بھی

نسخہ قدیمہ مرویہ مین پائی جاتی ہی افسوس ہی کہ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مشہور مین ان عبارتونکا انکار کرتے ہین اور لکہتے ہین کہ مین نے یہ
عبارت نسخہ صحیحہ مشتہرہ مین نہین پائی انتہی اسکی وجہ یہ ہی کہ ملا علی قاری نے اسی فقہ اکبر مشہور کو نسخہ صحیحہ خیال کیا اور فقہ اکبر کے جانچ نہ کی حسرت
معلوم ہوتا کہ فقہ اکبر مشہور فقہ اکبر مرویہ نہین ہی اگر فقہ اکبر مرویہ کا کوئی نسخہ ملا علی قاری کو ملجاتا تو وہ اس غلطی مین نہ پڑتے مگر کیا کیجے مجبوری تہی اونکو صرف
فقہ اکبر مشہور کا نسخہ ہاتہہ آیا پہر علمانے اسکی جس عبارت کا انکار کیا علی قاری نے اوس انکار پر جزم کی اور جو عبارت علماء متقدمین نے فقہ اکبر مرویہ سے
لکہی اور اوسی علی قاری نے فقہ اکبر مشہور مین نہ پایا تو اوس عبارت کا انکار کیا اگر اونکو فقہ اکبر مرویہ کا نسخہ صحیحہ اوس طرح سے ملتا جسطرح اللہ تعالی کے
فضل وکرم سے ہمکو ملا ہی تو وہ اس فقہ اکبر مرویہ کو اوسیطرح ابو مطیع کا نسخہ مرویہ کہتے جسطرح ہم اسکے قائل ہین اور اونکو والدین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مین خلاف مذہب منصور لکہنے کے زحمت اوٹہانی نہ پڑتی اور جو عبارت قونوی نے لکہی اوسکی انکار کی ضرورت داعی نہوتی **گیارہوان
امر** علامہ ابن حجر مکی اپنے فتاوی مین فقہ اکبر مشہور کو ابی حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف تحریر کرتے ہین اور فقہ اکبر مرویہ کو قابل اعتماد خیال
کرتے ہین جسمین عبارت مشہورہ درباب کفر والدین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم درج نہین **بارہوان امر** علامہ محمد بن عبد الرسول
برزنجی نے فقہ اکبر مرویہ کو پایا اور اوسکے متصلا سند حاصل کی چنانچہ سداد الدین سے قبل ازین نقل کیگئی ہے **تیرہوان امر** علامہ
علی افندی شہیر بہ داغستانی رسالہ اثبات النجات والایمان لوالدی سید الاکوان مین فقہ اکبر مشہور کی عبارت مشہور ووالدا رسول اللہ الخ
لکہہ کے تحریر فرماتے ہین کہ اس کتاب کی نسبت امام اعظم کی طرف ثابت نہین ہی چنانچہ بعض علمانے لکہا ہی امام کے زمانے مین تصانیف کا
رواج نہتا ایک بات یہ بہی ہی کہ اس رسالہ فقہ اکبر مشہور مین صرف ایسی مسائل اعتقادیہ لکہے گئے ہین جو اہم مہمات سے خیال کیے جاتے ہین اور یہ
مسئلہ اوس قسم کا نہین ہے جسپر اعتقاد واجب سمجہا جاوے **چودہوان امر** طحطاوی حاشیہ درمختار مین ہی کہ فقہ اکبر مین جو یہ ہی کہ والدین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے کفر پر مرے یہ امام پر افترا ہی اسپر دلیل یہ ہی کہ یہ عبارت ایسے نسخون مین نہین ہی جنپر اعتماد ہی ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی مین لکہا ہے
کہ جس نسخہ مین یہ عبارت موجود ہی وہ ابو حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کا تصنیف ہی امام کا تصنیف نہین ہی انتہی بہرحال اس امر کا ضرور خیال
رکہنا چاہیئے کہ فقہ اکبر مشہور کی نسبت علماء محدثین وفقہانے اس امر کا انکار کیا ہی کہ یہ امام کی تصنیف ہی اور فقہ اکبر مرویہ کی نسبت اس
قسم کا انکار کسی سے مروی نہین ہی بلکہ متقدمین فقہا ومحدثین نے جو عبارت نقل کی ہی اسی فقہ اکبر مرویہ سی فقہ اکبر مشہور سے کسینے نقل نہین
کی ہی اور متقدمین ایسی حالت مین کوئی عبارت کیونکر نقل کرتے جب یہ رسالہ مشہور محمد بن یوسف کا تصنیف ہی جو علماء متاخرین سے تہے
اور واقع مین یہ رسالہ مرویہ نہین ہی البتہ علمانے ابو مطیع کی نسبت جرح کی ہی جو امر آخر ہی اور جسکا ذکر آئیگا مگر اسکے ساتہہ اس امر پر
اتفاق ہی کہ ابو مطیع راوی فقہ اکبر ہین حافظ ذہبی باوجودیکہ ابو مطیع پر جرح کرتے ہین مگر کتاب العلو مین عبارت اسی فقہ اکبر کی نقل کرتے
ہین جسے وہ ابو مطیع کے مرویہ خیال کرتے ہین چونکہ صاحب کشف الظنون یا ملا علی قاری کو نسخہ مرویہ نہین ملا اور اسی وجہ سے اونہون نے
فقہ اکبر مشہور کو فقہ اکبر مرویہ خیال کیا تو ان دونون علماپر کوئی اعتراض عائد نہین ہوسکتا اسلیے کہ یہ ایک مجبوری کا امر تہا ان لوگون نے
نسخہ مرویہ کو پاکر اوس سے انکار تو کیا نہین البتہ ملا علی قاری نے بعض عبارات کا انکار اس وجہ سے کیا کہ نسخہ مشہورہ مین جو اونکی
نزدیک معتمد علیہا تہا وہ عبارت پائی نہ گئی اور اسوجہ سے اونہون نے اسکا انتساب امام کیطرف غلط خیال کیا ایسی صورت مین اگر وہ

اس عبارت کا انکار نہ کرتے تو کیا کرتے اونکو کیا معلوم کہ اصل نسخہ مرویہ دوسرا ہی جو میری پیش نظر نہین ہی جب اکابر محدثین و فقہا فقہ اکبر کو ابو مطیع کے مرویات سے خیال کرتے چلی آتے ہین اور اوسکی عبارت استناداً نقل کیا کرتے ہین تو صرف اسوجہ سی کہ بعض علمانے غلطی سے فقہ اکبر مشہور کو فقہ اکبر امام تصور کیا یا اوسکی شرح لکھی تو اوس سی فقہ اکبر مرویہ کا انکار نہین ہو سکتا اور فقہ اکبر مشہور فقہ اکبر مرویہ ہو سکتی ہی جبتک یہ ثابت نہ کیا جاوی کہ یہی فقہ اکبر مشہور ابو مطیع سے مروی ہی حالانکہ کسی شخص نے اسکا دعوی نہین کیا یہان تک کہ ملا علی قاری نے بھی نہین لکھا یہ تو ایسا دعوی ہی جسکا اثبات نہایت دشوار ہی کوئی شخص میرے سامنے حفاظ محدثین و فقہاء متقدمین کی کتب و اسفار مین ایسی عبارت منقولہ فقہ اکبر کی نہین دکھا سکتا جو فقہ اکبر مشہور مین ہی جب کوئی شخص کوئی عبارت دکھاوی گا تو ہم اسکو فقہ اکبر مرویہ کے نسخہ عتیقہ یا جدیدہ مین دکھا دینگے گو ان دونون نسخو نمین زیادہ فرق نہین ہی البتہ نسخہ جدیدہ مرویہ کی بحث استوا مین ایک عبارت ایسی بڑہائی گئی ہی جو نسخہ عتیقہ معتمد علیہا مین نہین پائی جاتی ایسی صورت مین یہی کہا جاویگا کہ فقہ اکبر مشہور جسکا انکار چلا آتا ہی ہرگز امام سی مروی نہین ہی فقہ اکبر مرویہ وہی ہی جسکی عبارت منقول ہوتی چلی آتی ہی اور جو ابو مطیع سے مروی ہی مختصر یہ ہی کہ فقہ اکبر مرویہ ابو مطیع کو بڑے بڑے علمانے فقہ اکبر امام کہا ہی جیسے ابن تیمیہ حنبلی و ذہبی وابن قیم وابن حجر مکی و شیخ الاسلام ابو اسمعیل انصاری ہروی وابن ابی حاتم و قونوی وابن ابی قدامہ مقدسی حنبلی و شارح عقائد طحاوی و امام ابن عبد السلام محمد بن عبد الرسول برزنجی و داغستانی و طحطاوی محشے درمختار اور صاحب کشف الظنون نے اگرچہ بظاہر دہوکہ کہاکے فقہ اکبر مشہور کو فقہ اکبر امام خیال کیا ہی مگر جب اونہون نے یہ تسلیم کیا ہی کہ فقہ اکبر ابو مطیع سی مروی ہی تو چار ناچار یہی کہنا ہوگا کہ انکی نزدیک یہی فقہ اکبر مرویہ فقہ اکبر امام ہی اس مقام پر ہم امام اعظم وابراہیم نخعی و حماد بن سلیمان وابن مطیع کا ترجمہ لکھا چاہتی ہین امام کا ترجمہ بلحاظ اونکی وسعت شان کے نہایت بسیط ہی کتب رجال و تواریخ و طبقات امام کے حالات سی مالامال ہین سوا اسکے حفاظ اکابر محدثین و فقہا و علمانے امام کے مناقب جمیلہ مین اسقدر رسالے لکھی ہین کہ شاید کسیکی مدح مین اسقدر نہ لکھی گئے صاحب کشف الظنون نے اگرچہ اکثر رسائل کے نام لکھی ہین لیکن میرا خیال یہ ہی کہ ہنوز ایسے رسائل موجود ہین جنکا ذکر کشف الظنون سی رہگیا ہی جب امام کے ترجمی کی یہ کیفیت ہی تو میرے کیا مجال ہی کہ امام کا ایسا ترجمہ لکھون جسمین امام کے پوری حالات درج ہون خصوصاً جب حفاظ محدثین سے اپنی رسائل مین اس قسم کا دعوی نہو سکا ایسی صورت مین تیمناً و تبرکاً مختصر طور پر تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ حافظ جلال الدین سیوطی و عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان محمد شامی دمشقی ثم المصری و خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان ابن حجر مکی و عبر باخبار من غبر حافظ ذہبی و تاریخ یافعی و رجال مشکوۃ ولی الدین خطیب وغیرہ سی امام کا ترجمہ لکھا چاہتا ہون امام کی بشارت احادیث سی پائی جاتی ہی بخاری و مسلم و ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے اور شیرازی و طبرانی نے قیس بن سعد بن عبادہ سی اور طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیے ہی کہ آپنے فرمایا لو کان العلم عند الثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس شیرازی و ابو نعیم کی عبارت یہ ہے لو کان العلم معلقا عند الثریا طبرانی کا لفظ قیس سے یون ہی لا تنالہ العرب لتنالہ رجال من ابناء فارس مسلم کا یہ لفظ ہی لو کان الایمان عند الثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس حافظ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ یہ اصل صحیح معتمد علیہ ہے جس سی بشارت ابی حنیفہ کی اور اونکی فضیلت تامہ ظاہر ہوتی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی مروی ہی کہ آپنے فرمایا ترفع زینۃ الدنیا سنۃ خمسین و مائۃ یعنے دنیا کی زینت سنہ ۱۵۰ مین اوٹھ جائیگی علامہ شمس الدین گردری فرماتے ہین کہ یہ حدیث ابو حنیفہ پر محمول ہی اسلیے کہ

امام کا ترجمہ

امام کی نسبت بشارات

امام کا نسب

امام کا انتقال اسی سنہ مین ہوا بعض کہتے ہین امام کے آبا کابلی تہے بعض کہتے ہین اہل انبار سے بعض کہتے ہین ترمذی تہے امام کا لقب نعمان ہے
ابو حنیفہ کنیت ہے حنیف کے معنی میل ہین امام دین حق کیطرف مائل تہے اونکے باپ کا نام ثابت ہے ثابت جب چہوٹے تہے جناب امیر علیہ السلام کے
عالی خدمت مین لائے گئے جناب امیر نے ثابت اور اونکی ذریت کے لیے برکت کی دعا فرمائی امام کی تاریخ ولادت مین اختلاف ہے اکثر کا قول
یہ ہے کہ ۸۰ھ مین پیدا ہوئے بعض کہتے ہین ۶۱ھ ہجری مین امام متوسط اندام خوبصورت خوش تقریر خوش آواز خوش پوشاک تہے اور جس امر
پر متوجہ ہوتے تہے اچھی دلیل سے ثابت کرتے تہے امام کے فضائل سے ایک اعلی درجہ کی فضیلت یہ ہے کہ امام تابعی تہے خطیب و ابن سعد و دارقطنی
و مزی و نووی و ولی عراقی و سیوطی و یافعی کا یہ مسلک ہے کہ امام طبقہ تابعین سے ہین امام نے انس کو دیکہا تہا لیکن روایت ثابت نہوئی ذہبی کہتے
ہین کہ بچپن مین امام نے انس رضی اللہ عنہ کو دیکہا تہا اور اکثر محدثین کا یہ قول ہے کہ تابعی وہ شخص ہے جسنے صحابہ کو دیکہا ہے اگرچہ صحبت نہوئی تا
شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی مین ہے کہ امام نے جماعت صحابہ کو پایا جو کوفہ مین تہے امام طبقہ تابعین سے تہے یہ رتبہ امام کے معاصرین سے کسیکو نصیب
نہوا جیسے اوزاعی شام مین حماد بصرہ مین ثوری کوفہ مین مالک مدینہ مین لیث بن سعد مصر مین انتہی پہر امام اعیان تابعین سے ہوئے
اور مصداق وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ بعض علما فرماتے ہین کہ انس کے سوا امام نے متعدد صحابہ سے سماعت کی جنکے نام
نامی یہ ہین عمرو بن حریث اسپر یہ شبہ ہوتا ہے کہ ۸۵ھ مین اونکا انتقال ہوا جب امام پانچ سال کے تہے اسکا جواب یہ ہے کہ جمہور محدثین کا مسلک
یہ ہے کہ جب لڑکے مین تمیز کی قوت آجاوے تو سماع صحیح ہے گو وہ پنجسالہ کیون نہو عبد اللہ بن ابی اوفی اسپر یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ ۸۵ھ یا ۸۶ھ
مین مرے ہین جب امام چہوٹے تہے اسکا جواب ابہی گزرا واثلہ بن الاسقع جنکا انتقال ۸۳ھ یا ۸۵ھ مین ہوا ابو طفیل عامر بن واثلہ ان کا
انتقال ۱۱۰ھ مین ہوا سہل بن سعد یہ ۸۸ھ مین مرے بعض کہتے ہین کہ اسکے بعد سائب بن خلاد بن سوید انکی وفات ۹۱ھ مین ہے سائب
بن یزید بن سعید یہ ۹۱ھ یا ۹۲ھ یا ۹۴ھ ہجری مین مرے عبد اللہ بن بسرہ یہ ۹۶ھ مین مرے محمود بن الربیع یہ ۹۹ھ مین مرے فاضل عینی
نے امام کے سماعت صحابہ سے ثابت کی ہے گو اسپر کوئی شبہہ پیش کیا جاوے مگر محدثین کا قاعدہ یہ ہے کہ راوی اتصال کا راوی ارسال و انقطاع
پر مقدم خیال کیا جاتا ہے اسلیے کہ اسمین علم کی زیادتی ہے ملا علی قاری نے سند الانام شرح مسند الامام میں اسکی تصحیح کی ہے امام کے اصحاب سے منقول ہے
کہ امام کو جماعت صحابہ سے ملاقات و روایت تہی بلکہ خود امام نے خلیفہ سے اسکا ذکر کیا تہا چنانچہ لکہا جائیگا ایسے امور کے انکار سے
جماعت محدثین کا انکار و تخطیہ لازم آتا ہے یافعی کہتے ہین کہ امام نے چار صحابہ کو پایا انس بن مالک کو بصرہ مین عبد اللہ بن ابی اوفی کو کوفہ
مین سہل بن سعد ساعدی کو مدینہ مین ابو الطفیل عامر بن واثلہ کو مکہ مین بعض اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ کسی صحابہ سے ملاقات و روایت ثابت
نہین اصحاب ابو حنیفہ کہتے ہین کہ جماعت صحابہ سے ملاقات و روایت تہی لیکن نقاد کے نزدیک یہ امر ثابت نہوا تاریخ مین جو اصحاب ابو حنیفہ
کی عبارت واقع ہے اوس سے اونکے اجلہ اصحاب خیال کرنا چاہیئے تاریخ کا اسقدر لکہنا سند کے لیے کافی خیال کیا جاتا ہے خطیب تاریخ بغداد
مین لکہتے ہین کہ امام نے انس بن مالک کو دیکہا و عطا بن رباح و ابا اسحق سبیعی و محارب بن دثار و ہیثم بن حبیب صواف و قیس بن مسلم و
محمد بن المنکدر و نافع مولی ابن عمر و ہشام بن عروہ و یزید و سماک بن حرب و علقمہ بن یزید و عطیۃ العوفی و عبد العزیز بن رفیع و عبد الکریم ابا امیہ
وغیرہ سے سنا اور امام سے ابن یحیے حمانی و ہشیم بن بشیر و عباد بن عوام و عبد اللہ بن المبارک و وکیع بن الجراح و یزید بن ہارون

امام کا تابعی ہونا

وعلی بن عاصم ویحیی بن نضر وقاضی ابو یوسف ومحمد بن حسن وعمرو بن محمد عنقری وھوزہ بن خلیفہ وابو عبدالرحمن مصری وعبدالرحمن بن ہمام وغیرہ نے
امام ابوحفص کبیر کہتے ہین کہ امام کے چار ہزار مشائخ تھے بعض کہتے ہین کہ چار ہزار مشائخ صرف تابعین سے تھے دوسرے مشائخ کا کیا ٹھکانا ہے اون مشائخ
سے لیث بن سعد ومالک ابن انس تھے امام کے تلامذہ کا حصر نہین ہوسکتا ہے بعض ائمہ کا قول ہے کہ مثل امام کے کسیکے اصحاب وتلامذہ نہتھے اور جسقدر
اصحاب ابو حنیفہ سے تفسیر احادیث مشتبہہ ومسائل مستنبطہ ونوازل وقضا واحکام مین لوگونکو نفع پہونچا کسیکی اصحاب سے اسقدر نفع نہوا بعض متاخرین
محدثین نے آٹھہ سو تلامذہ کے اسما مع انساب لکھی ہین امام کی اوائل عمر مین اونکی تعلیم کا کوئی شخص متکفل نتہا اسلیئے امام تجارت کرتے تھے پہر امام کے امام شعبی سے
ملاقات ہوئی امام نے تجارت چھوڑ دی اور تحصیل علم مین مصروف ہوئے پہلے علم کلام کیطرف متوجہ ہوئے اسمین کمال حاصل کیا فرق مبتدعہ سے مباحثہ کا
امام کو شوق تہا چونکہ بصرہ مین فرق ضالہ سے تقریباً بیس فرقے تھے امام بصرہ مین تشریف لائے یہان فرقہ ضالہ سے مقابلہ فرماتے تھے کبہی امام کو
ایک سال یا زیادہ بصرہ مین رہنے کا اتفاق ہوتا تہا اسوقت امام علم کلام کو تمام علوم سے افضل خیال کرتے تھے پہر امام نے علم کلام کو چھوڑ دیا اور شرائع
والواب فقہ کیطرف متوجہ ہوئے ایک عورت نے امام سے پوچھا کہ ایک مرد یہ چاہتا ہے کہ اپنی جورو کو طلاق سنت دے تو کیا کرے امام کو معلوم نتہا اوس
عورت سے کہا کہ حماد سے پوچھ حماد جو کچھ جواب دیوین وہ مجھے بتا دیوے اوس عورت نے ایسا ہی کیا پہر امام نے حماد کی صحبت اختیار کی جو مسئلہ حماد فرماتے
تھے اوسکو یاد کرتے تھے اور اونکے سب شاگردون سے بحث کرتے تھے امام دس برس تک اونکے حلقہ مین صدر ہوکر بیٹھے اب یہ ارادہ کیا کہ اپنا حلقہ جدا کرین اسی
فکر مین ایک شب بیٹھے اور مصمم ارادہ کیا اتفاقاً صبح ہوتے ہی حماد کو خبر آئی کہ اونکا ایک عزیز مر گیا جسکا ولی ووارث سوا اونکے کوئی نتہا اونہون نے
امام کو اپنا خلیفہ کیا اور دو مہینے کے لیے چلے گئے اور جب وہ آئے تو امام نے اون سے ۶۰ مسئلے پوچھے حماد نے ۴۰ مسائل کے جواب موافق
امام کے دیئے اور ۲۰ کے جواب اونکے مخالف دیے جب سے امام نے یہ التزام کیا کہ مادام الحیات حماد کی صحبت مین رہین امام علم ادب وعلوم آلیہ وعلم تفسیر
حدیث مین ایک دریا تھے جسکے تھاہ نہین ملتی تھی چنانچہ علامہ زمخشری نے امام کی نظم آبدار کو ایک رسالہ مفرد مین جمع کیا ہے حافظ ایسے تھے کہ
رمضان مین ۶۰ ختم کرتے تھے اور ایک رکعت مین ایک ختم کرتے تھے امام ابو یوسف کہتے ہین کہ امام سے زیادہ حدیث کا مفسر مین نے نہین دیکہا
حدیث صحیح مجھسے اچھی طرح جانتے تھے جب حماد بن سلیمان مر گئے تو لوگ اونکے بیٹے کے پاس جمع ہوئے وہان ایک فرزند نحو کلام کا علم تہا اونکو چھوڑکے موسی
بن کثیر کے پاس جمع ہوئے وہ بھی فقیہ نتھے جب وہ حج کو چلے گئے تو امام پر سب لوگ جمع ہوئے جب امام کے علم پر لوگون کو اطلاع ہوگئی تو امام ہی کے ہو رہے اور
سب لوگون نے چھوڑ دیا پہر امام کے ساتھ لوگونکا عقیدہ بڑہتا گیا اور امام کی جمعیت بڑہتی گئی اسکا بہت بڑا سبب یہی ہوا کہ امام نے خواب دیکہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کہودتے ہین اور آپکی ہڈیان اوسمین سے نکالکر اپنے سینہ پر رکہے ہین اور ہڈیون کو آپسمین اپنے اپنے جوڑ پر لگاتے
ہین امام اس خواب کو دیکہکر گہبرائے اور ابن سیرین کے پاس تعبیر کے لیے یہ خواب کہلا بہیجا ابن سیرین نے اسکی یہ تعبیر کی کہ جسنے اس خواب کو دیکہا ہے وہ سنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسکی تاویل کو اسطور پر ظاہر کریگا کہ اوسکے پہلے کسینے ظاہر نہ کیا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ خیال نکرنا چاہیئے کہ امام
اور اونکے اصحاب صاحب رائے ہین یعنے اپنی رائے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر مقدم رکہتے ہین بلکہ امر بطریق کثیرہ امام سے مروی ہے کہ
وہ پہلے قرآن شریف مین غور کرتے ہین اور اوسمین سے جہانتک ہوسکتا ہے مسئلہ نکالتے ہین اگر قرآن شریف مین نہ پایا گیا تو سنت اور حدیث
مین تلاش کرتے ہین جب اوسمین نملا تو اصحاب کے اقوال کو دیکھتے ہین اوسمین اگر اختلاف پایا گیا او نکے اقوال سے جو اقرب بکتاب وسنت ہے

امام کے مشائخ و اصحاب

امام کی تحصیل علوم کا بیان

امام کا خواب

ہون اوسپر عمل کرتے ہیر تابعی کا قول نہین لیتے ہین بلکہ خود ہی اجتہاد کرتے ہین مزنی کہتے ہین کہ امام شافعی فرماتے ہین کہ سب لوگ امام ابو حنیفہ کے
فقہ مین عیال ہین چونکہ مذہب امام کے قیاسات بہت باریک ہین مزنی اسے زیادہ دیکھا بھالا کرتے تھے یہانتک کہ امام مزنی کے بھانجے ابو جعفر طحاوی
نے مذہب شافعی ترک کرکے مذہب حنفی کو قبول کیا حسن بن صالح کہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ حدیث ناسخ و منسوخ کو بہت جانچتے تھے اہل کوفہ کے حدیث
کے بڑے جاننے والے تہے ایک شخص نے امام کے قیاس پر کہا کہ پہلے ابلیس نے قیاس کیا امام نے فرمایا کہ اس کلام کو اپنے محل پر تمنے نرکھا شیطان نے
اپنے قیاس سے خدائے تعالی کے حکم کے خلاف کیا اسلیے کافر ہوا اور ہمارا قیاس باتباع حکم الٰہی ہے ہم قیاس کو کتاب و سنت و اقوال صحابہ و تابعین پر
عرض کرتے ہین اوس شخص نے غلطے کا اقرار کرکے توبہ کی مسعر بن کدام کہتے تہے کہ ہمکو کوفہ مین دو آدمیونکا حسد ہے ابو حنیفہ کا اونکی فقہ مین حسن بن صالح کا اونکے
زہد مین ابن حزم کہتے ہین کہ تمام اصحاب ابو حنیفہ نے اسپر اجماع کیا ہے کہ حدیث ضعیف اونکے نزدیک قیاس سے بہتر ہے امام کو ایسے لوگون پر جو امام کے بعد مرے
چند امور مین ترجیح ہے امام تابعین سے تہے اور تابعین کے زمانہ مین یہ فتوی دیتے تھے اور جب اعمش مکہ کو چلے امام سے مناسک حج لکھوا کر منگوائے اور کہا کہ
انسے بہتر کوئی عالم فرائض و نوافل مناسک کا نہین ہے ایک بار امام خلیفہ منصور کے پاس گئے عیسے بن موسی نے کہا اے امیر المومنین یہ آج عالم دنیا سے
ہین خلیفہ نے پوچھا کس سے علم حاصل کیا امام نے کہا اصحاب عمر و علی و ابن مسعود سے جنہون نے ان اجلہ صحابہ سے روایت کی امام نے اول فقہ کو مرتب کیا
اور سب سے پہلے کتاب الفرائض و کتاب الشروط مرتب کی مذہب حنفی میں ایسی خداداد مقبولیت تہی کہ تہوڑی مدت مین یہ مذہب ہند و سندھ و ماوراء النہر مین پہیل گیا
امام کسب حلال سے آپ کہاتے تہے اور شاگردونکو کہلاتے تہے اور کسیکا انعام یا کسی سے خیرات قبول نکرتے تہے ذہبی یزید بن ہارون سے نقل کرتے ہین کہ مین نے امام سے
بڑا متقی و عقلمند کسیکو نہ دیکھا کسینے امام مالک سے پوچھا کہ تمنے ابو حنیفہ کو دیکھا ہے کہا ہان دیکھا ہے وہ ایسے آدمی تہے کہ اگر یہ کہتے کہ یہ ستون سونیکا ہے
تو دلیل سے ثابت کردیتے امام مالک امام کی ایسی قدر کرتے تہے کہ سفیان ثوری کی نہین کرتے تہے ابن عتبہ کہتے ہین کہ مین نے امام سا شخص نہ دیکھا
ابن عتبہ کہتے ہین کوفہ فقہ کی جگہہ ہے اصحاب ابو حنیفہ کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے عبد اللہ بن مبارک کہتے ہین کہ امام افقہ الناس ہین مین نے
اونسے بڑا فقیہ نہ دیکھا عبد اللہ بن مبارک کہتے تھے اگر رائے کی ضرورت ہو تو رائے مالک و سفیان و ابو حنیفہ کی لینی چاہیئے ابو حنیفہ انمین بڑے فقیہ اور
عقیل تہے اور ثوری انکو افقہ اہل الارض کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جو ابو حنیفہ کی مخالفت کرے اوسے چاہیئے کہ قدر مین اونسے اعلے ہو علم مین زیادہ ہو اور
ایسا ہونا دشوار ہے جب امام اور ثوری نے ساتھ حج کیا ثوری امام کے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب کوئی شخص ان لوگون سے سوال کرتا تو ثوری
چپ رہتے امام جواب دیا کرتے تہے اوزاعی کو جبتک امام کا حال معلوم نتہا انکے مخالف تہے جب حال معلوم ہوا تب اوزاعی نے ابن المبارک سے کہا کہ مین نے
انسے ناحق رشک کیا اور مین نے غلطے کی اور ابن جریج نے کہا کہ امام ابو حنیفہ فقیہ ہین اور احمد بن حنبل نے فرمایا کہ یہ صاحب زہد و ورع ہین آخرت کو
دنیا پر قبول کیا ہے اور خطیب نے بعض آئمہ زہد سے روایت کی ہے کہ مسلمانون پر واجب ہے کہ ابو حنیفہ کیلیے پنجگانہ نماز کے ساتھہ دعا کرتے ہین کہ
اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن و فقہ کے حفاظت کیے ہے اور مکی بن ابراہیم کہتے ہین کہ ابو حنیفہ اپنے زمانہ مین سب سے زیادہ عالم تھے
اور یحیے بن سعد القطان کہتے ہین کہ انسے بہتر کسیکے رائے نہین ہے اسی سے فتوی مین اونکا قول لیتے تھے نضر بن شمیل نے کہا کہ فقہ سے سب لوگ
غافل تھے ابو حنیفہ نے سبکو بیدار کردیا ابن المبارک کہتے ہین کہ مسعر بن کدام امام کی صحبت مین حاضر ہوتے تہے اور مستفید ہوتے تہے اور کہتے تھے
مین نے انسے بڑا فقیہ نہ پایا عیسے ابن یونس کہتے ہین اوس شخص کو سچا نہ جانو جو ابو حنیفہ کو برا کہتا ہو قسم خدا کی مین نے کسیکو اونسے افضل اور بڑا

قیاس کا بیان

فقہ امام

فقیہ نہ پایا معمر کہتے ہین کہ مین نے کسی شخص کو ایسا نہ دیکھا جو ابو حنیفہ سے بہتر فقہ مین کلام کرتا ہو یا اونکی طرح قیاس کرتا ہو یا حدیث کی شرح
ابو حنیفہ سے اچھی کرتا ہو فضیل کہتے ہین کہ ابو حنیفہ فقیہ تھے فقہ مین معروف تہے پرہیزگاری مین مشہور تھے بخشش مین معروف تہے دن رات
تعلیم مین صبور تھے بات کم کرتے تہے حلال و حرام مین حق پر جواب دیتے تھے بادشاہ کی صحبت سے بہاگتے پہرتے تھے اعمش سے کسینے ایک مسئلہ پوچھا
اونہون نے کہا کہ نعمان بن ثابت اسکا اچھا جواب دین گے ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اونکے علم مین برکت دیگئی ہی وکیع کہتے ہین کہ مین نے ابو حنیفہ سے
زیادہ کسیکو نہ پایا حافظ یحیے بن معین کہتے ہین کہ فقہا چار ہین ابو حنیفہ سفیان مالک اوزاعی یحیے بن معین کہتے ہین کہ میرے نزدیک قرات قرات
حمزہ کے ہی اور فقہ فقہ ابو حنیفہ کی اوزاعی سے پوچھا گیا کہ آیا سفیان نے ابو حنیفہ سے روایت کی ہی کہا ہان ابو حنیفہ ثقہ صدوق فقہ و حدیث مین
تھے اللہ تعالے کے دین مین مامون تہے ابن مبارک کہتے ہین کہ مین نے حسن بن عمارہ کو دیکھا کہ ابو حنیفہ کے رکاب تھامے ہوئے تہے اور کہتے تھے واللہ مین نے
کسیکو نہ دیکھا کہ فقہ مین تم سے بہتر کلام کرتا ہو اور تمسے زیادہ حاضر جواب ہو اسوقت فقہا کے تم سردار ہو تمپر لوگ حسد سے کلام کرتے ہین شعبہ کہتے ہین
کہ واللہ ابو حنیفہ کا فہم بہت اچھا تہا جید الحفظ تہے یحیے بن معین سے لوگون نے امام کا حال پوچھا یحیے نے کہا کہ ثقہ تھے مین نے کسیکو نہین سنا کہ
اونکو ضعیف کہا ہو ابن عون کے نزدیک بعض لوگون نے ابو حنیفہ پر یہ طعن کیا کہ وہ ایک مسئلہ کو کہتے ہین پہر صبحکو اوس سے رجوع کرتے ہین ابن عون نے
کہا کہ یہ اونکے ورع کی دلیل ہی خطا سے صواب کیطرف رجوع کرتے ہین اگر ایسا نہو تا وہ اپنی خطا کی تائید کرتے حافظ عبد العزیز ابن ابی رواد کہتے ہین کہ
جو ابو حنیفہ سے محبت رکہے وہ سنی ہی جو اونسے عداوت رکہے مبتدع ہے حافظ محمد بن میمون نے کہا کہ ابو حنیفہ کے زمانہ مین اونسے بڑھکر کوئی شخص عالم
پرہیزگار و زاہد و واقف کار و فقیہ نتہا ابراہیم بن معاویہ ضریر کہتے ہین کہ ابو حنیفہ کی محبت تمام سنت سے ہی اسد بن حکیم کہتے ہین کہ ابو حنیفہ کے درپے
وہ شخص ہوگا جو جاہل مبتدع ہوگا ابو عاصم کہتے ہین کہ واللہ ابو حنیفہ میرے نزدیک ابن جریج سے زیادہ تر فقیہ ہین میری آنکھون نے ایسے شخص کو نہ
دیکھا جو ابو حنیفہ سے زیادہ قدرت فقہ پر رکہتا ہو داؤد طائی کے نزدیک امام کا ذکر ہوا تو کہا کہ وہ ستارہ تہے چلنے والے انکے سبب سے راہ پاتے تھے اور
علم تھے جسے مومنین کے قلوب قبول کرتے تہے شریک قاضی نے کہا کہ ابو حنیفہ فقیہ تھے دقیق النظر تھے علم و عمل و بحث مین لطیف الاستخراج تھے خلف بن
ایوب نے کہا کہ علم اللہ تعالی سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر آیا پہر اونسے اونکے اصحاب کیطرف پہر اونسے تابعین کیطرف پہر اونسے ابو حنیفہ اور اون کے
اصحاب کیطرف جو چاہے راضی ہو جو چاہے ناخوش ہو ذہبی کہتے ہین امام کے شب بیداری و عبادت و تہجد تواتر سے ثابت ہی تیس برس تک ایک
رکعت مین ختم قرآن کرتے رہے اور چالیس برس تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑہتے رہے اور رات بہر ایسا روتے تہے کہ ہمسایہ بہی اونپر رحم
کرتے تھے جس جگہ پر وہ مرے ہین وہان سات ہزار ختم قرآن کیے ہین اور ۴۵ برس نماز پنجگانہ ایک وضو سے پڑہی ہی ذہبی کہتے ہین کہ بشر بن ولید
امام ابی یوسف سے روایت کرتے ہین کہ ہم لوگ ایک روز امام کے ساتہ جاتے تھے ایک شخص نے دوسرے سے کہا یہ ابو حنیفہ ہین جو رات کو نہین سوتے
امام نے فرمایا یہ ایسی بات کرتا ہی جسے ہم نہین کرتے اوس روز سے شبکو بیدار رہتے اور تمام شب نماز و دعا و تضرع مین بسر کرتے ابو مطیع کہتے
ہین کہ جب مین کبہی رات کیوقت طواف کرنے گیا تو مین نے ابو حنیفہ و سفیان کو طواف کرتے دیکھا اور امام تعلیم کیطرف بہت متوجہ تھے
صبح کی نماز پڑہکر عصر تک اور عصر سے مغرب تک مغرب سے عشا تک لوگونکو پڑہایا کرتے تھے پہر جب لوگ چلے جاتے تھے تو مسجد مین صبح تک نماز مین بسر
کرتے تھے پہر گہر مین آتے تھے اور لباس بدلکر مسجد مین جاکر نماز صبح پڑہتے تھے اور ظہر کی نماز سے پہلے کچہہ سو رہتے تہے امام مناظرہ مین کسیکو سخت کہتے

امام اوزاعی ۱۲

امام کی عبادت ۱۲

امام کی سخاوت

تھے کوئی سخت کہتا تو صبر کرتے تھے امام نے کبھی کسیکی غیبت نہ کی امام نہایت درجہ کے سخی و محتاط تھے انکے شریک نے تہان عیبدار بے اطلاع خریدار کے
بیچدیا امام نے کل مال صدقہ دیدیا جو ۳۰ ہزار درہم کا تہا کسینے کہا کہ آپ صاحب عیال ہین عیال کی بہی کچہہ فکر کرنی چاہیئے فرمایا اونکا رزق
اللہ تعالی پر ہے اور مجکو دو درہم مہینا کافی ہی اور جب قید ہوئے تو اپنے بیٹے حماد کو کہا ایک وقت ستو اور ایک وقت روٹی لانا دو درہم ماہوار
کافی ہی ایک بکری کسیکی کہو گئی تہی تو پوچہا کہ بکری کے سال زندہ رہتی ہی لوگون نے کہا کہ سات برس تو سات برس تک گوشت نہ کہایا امام کبہی
اپنی قرضدار کے سایہ دیوار مین نہ بیٹہے کسینے حکیم بن ہشام سے پوچہا کہ امانت دار کون ہی کہا ابو حنیفہ کوفہ مین سلطان نے اپنی خزانہ کی داروغگی
انکے لیے تجویز کے قبول نفرمائی اوسنے سختی سے مارنا شروع کیا امام نے عذاب دنیا کو عذاب آخرت پر ترجیح دیا وکیع وابو نعیم و فضیل بن دکین کہتے
ہین کہ امام صاحب دیانت و امانت تہے جماعت مفسرین وغیرہ امام کی طرف قرارت شاذہ کے نسبت کرتے ہین ائمہ حفاظ محدثین نے اسکا یہ
جواب دیا ہی کہ مفسرین اس قسم کی قرارت محمد بن جعفر خزاعی کی کتاب سے لیتی ہین جو قرارت ابی حنیفہ مین ہی ائمہ مفسرین کو دہوکہ ہوگیا ہی دار قطنی
وغیرہ یہ کہتی ہین کہ یہ کتاب موضوع ہی اسکے اصل نہین ہی امام اس سے بری ہین وہ بہت بڑے عقلمند و دیندار تھے اونکی یہ شان نہ تہی
کہ قرارت متواترہ کو چہوڑکر قرارت شاذہ اختیار کرتے امام کی سند حدیث کی یہ کیفیت تہی کہ چار ہزار ائمہ تابعین وغیرہ انکے شیخ تھے ذہبی وغیرہ نے

امام کی حدیث

طبقات حفاظ محدثین مین امام کو لکہا ہی جس شخص نے بے انتہا مسائل کا استنباط احادیث سے کیا ہو اور اس استنباط مین متفرد ہو اوسکی
نسبت قلت اعتنا بالحدیث قائل کے جہالت یا حسد پر محمول ہی البتہ یہ کہہ سکتی ہین کہ چونکہ امام استنباط مسائل کے طرف متوجہ تہی جو بہت بڑا
اہم امر ہی روایات حدیث کیطرف اونکو فرصت کم ملے دیکہو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو کہ اسوجہ سے کہ مصالح عامہ مسلمانان کیطرف متوجہ تہی انسے اوسقدر
حدیثین مروی نہین ہین جسقدر ایسے اصحابہ سے مروی ہین جنکا رتبہ انسے گہٹا ہوا تہا اسے طور پر مالک و شافعی سے اسقدر روایتین نہین ہین
جیسے ابی زرعہ و ابن معین سے مروی ہین اسکا سبب بہی یہی ہی کہ یہ دونون ائمہ استنباط مسائل کیطرف متوجہ تہی روایت کی انکو مہلت کم
ملے علاوہ اسکے کثرت روایت بدون درایت کے ایسی چیز ہے جو قابل زیادہ مدح کے نہین ہی عبد البر کہتے ہین کہ فقہا و علمائے جماعت مسلمین کا
یہ مسلک ہی کہ وہ اکثار حدیث کو جو بدون تفقہ تدبر کے ہو مذموم سمجہتے ہین ابن مبارک کہتی ہین کہ معتمد علیہ اثر ہونے چاہیئے اور رائے اسقدر
ہونی چاہیئے جو حدیث کی تفسیر کرے امام ابو حنیفہ فرماتے تھے کہ کسی شخص کو حدیث کی روایت اوسوقت تک نکرنی چاہیئے جبتک اوسکو یوم سماعت
حدیث سے اوسدن تک جبدن سے یہ حدیث مروی ہی سب محفوظ نہو ایسی صورت مین وہ روائت کو جائز نہین سمجہتے مگر ایسے شخص کے لیے جو
اوسے بطور سابق محفوظ رکہے اسیسے امام روایت حدیث مین نہایت احتیاط کا برتاو کرتے ہین خطیب اسرائیل بن یونس سے روایت
کرتے ہین وہ کہتے تھے کہ اچہی شخص نعمان ہین بیاون احادیث کے حافظ تھے جسمین فقہ ہی زیادہ توجہ اونکی اسی قسم کے حدیث پر تہی جن حدیثون مین
فقہ ہوتے اور اسکے وہ بڑے جاننے والے تہی ابی یوسف کہتے ہین کہ مین نے ابی حنیفہ سے زیادہ کسیکو تفسیر حدیث کا بڑا جاننے والا اور مواضع نکت کا
جنمین فقہ ہو بڑا پہچاننے والا نہ دیکہا ایک روز امام اعمش کے پاس تہے اعمش سے کچہہ مسائل پوچہے گئے انہون نے امام کیطرف مخاطب ہو کے یہ کہا کہ
آپ ان مسائل مین کیا کہتے ہین امام نے اوسکا جواب دیا اونہون نے کہا کہ یہ جواب کہانسے ماخوذ کیا امام نے کہا کہ آپکے احادیث سے جنہین مینے
آپ سے روایت کی پہر چند احادیث مع طرق کے بیان فرمائین اعمش نے کہا کہ آپکے لیے یہ کافی ہی کہ جو مین نے سو دنین روایت کی ہی اوسے آپ ایک

سماعت مین مجسے روایت کرتے ہین ہم نہین جانتے تھے کہ ای گروہ فقہا کے ان احادیث سے اسطور پر عمل کرتے ہو تم لوگ طبیب ہو ہم لوگ عطار ہین
اور ابی حنیفہ تمنے تو دونون طرف اختیار کین یعنے طبیب بہی ہو عطار بہی حفاظ نے احادیث امام اعظم سے مسانید کثیرہ بنائی ہین امام کی وفات کا
یہ سانحہ ہی کہ منصور نے امام کو عہدہ قضا کے لیے طلب کیا یعنے یہ چاہا کہ امام قاضی القضات ہون اور تمام شہرون کے قاضی امام کے تحت مین ہون
امام نے اس سے انکار کیا منصور نے حلف کیا اور تشدد کیا کہ اگر امام اسے قبول نکرینگے تو ہم اونہین قید کرینگے اور اونپر تشدد کرینگے مگر امام نے نہ مانا پہر
منصور نے امام کو قید کیا اور روزانہ ایک قاصد امام کے پاس بہیجتا تہا کہ اگر تم خلاص چاہتے ہو تو عہدہ قضا کو قبول کرو جب امام اپنے انکار پر قائم
رہے منصور نے حکم کیا کہ امام ہر روز محبس سے نکالی جاوین اور دس کوڑے مارے جاوین اور اوسکی منادی بازار مین کیجاوے اس حکم کی تعمیل ہوئی
امام نکالے گئے اور اونپر اسقدر سخت مار پڑی کہ خون بہنے لگا اور بازار مین پہرائے گئے پہر جب قید خانہ مین داخل کیے گئے اونپر نہایت سختی کیگئے یہان تک
کہ کہانے پانی مین پہر دس روز تک اسی طور پر سختے کی کاروائی ہوتی رہی اسوقت امام روئے اور بہت دعا کی پہر پانچ روز کے بعد وفات کر گئے ایک
جماعت سے مروی ہی کہ پیالہ مین زہر چہوڑ کے امام کو پینے کیلیے دیا گیا امام نے انکار کیا اور فرمایا کہ جو کچہہ اس پیالہ مین ہی ہم اوسے خوب جانتے ہین او
ہم اپنے نفس کے قتل پر اعانت نہین کرتے پہر جبر سے امام کو زہر پلایا گیا جس سے امام نے انتقال کیا کہتے ہین کہ یہ کاروائی منصور کے سامنے ہوئی
جب امام نے موت کے آثار دیکہے سجدہ کیا سجدہ مین اونکی جان نکل گئی انا للہ وانا الیہ راجعون منصور کے اس تشدد کا منشا یہ تہا کہ امام کے دشمنون نے
منصور سے یہ کہا کہ امام ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسین بن علی بن ابیطالب سے موافقت رکہتے ہین اور اونہین کے مشورہ پر ابراہیم نے بصرہ
مین خروج کیا ہی اس سے منصور کے دل مین بہت بڑا خوف پیدا ہوا منصور کو قرار نرہا اسلیے کہ امام وجیہ تھے مالدار تھے صاحب تجارت تھے پہر
منصور نے بغداد مین امام کو طلب کیا بلا وجہ قتل پر اسکو جرأت نہوئی چونکہ منصور یہ جانتا تہا کہ امام عہدۂ قضا کو قبول نکرینگے اسلیے اسکی درخواست
کی تاکہ اسکے ذریعہ سے قتل کرے امام احمد حنبل جب امام کے انتقال کی کیفیت بیان کرتے تھے روتے تھے اور کہتے تھے اللہ تعالی اونپر رحمت کرے خطیب
بغدادی اپنے اوستاد سے روایت کرتے ہین کہ خارجہ بن بدیل کہتے ہین کہ ابو جعفر نے امام سے عہدۂ قضا کی قبول کرنے کی درخواست کی امام نے انکار
کیا خلیفہ نے امام کو حبس کیا پہر طلب کیا اور پوچہا کیا تم انکار کرتے ہو امام نے کہا کہ ہم قضا کی صلاحیت نہین رکہتے اسلیے کہ تم مجکو اس باب مین جہوٹا
خیال کرتے ہو اگر واقعی ہم جہوٹے ہین تو مجہہ مین قضا کی صلاحیت نہین اگر سچے ہین تو ہم امیر المومنین کو اس امر پر اطلاع دیتے ہین کہ مجہہ مین قضا
قضا کی نہین ہی خلیفہ نے پہر امام کو محبس مین بہیجدیا رجب یا شعبان یا نصف شوال ۱۵۰ھ مین جب امام کی عمر ۷۰ سال تہی انتقال فرمایا سوائے
حماد کے کوئی انکا لڑکا نتہا امام کے جنازہ پر ازدحام کا کچہہ ٹہکانا نتہا چہہ مرتبہ نماز پڑہی گئی اور بہ نہایت مشکل بعد عصر کے دفن ہوئے ۲۰ روز تک برابر
نماز ہوتی رہی انکا مزار زیارتگاہ ہی لوگ اپنے حاجتون مین امام سے توسل کرتے ہین امام شافعی جب بغداد مین آتے تھے تو امام کے قبر سے برکت
حاصل کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب مجکو کوئی حاجت پیش آتی ہی تو ہم امام کی قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑہتے ہین اور اللہ تعالی سے سوال کرتے
ہین ہماری حاجت جلد بر آتی ہی امام شافعی جب صبح کی نماز امام کے قبر کے پاس پڑہتے تھے بلحاظ ادب کے قنوت چہوڑ دیتے تہے اور بسم اللہ کو اخفا کرتے تہے
حافظ ابن عبدالبر کی تقریر کا ماحصل یہ ہی کہ اصحاب حدیث نے امام کے ذم مین کوئی بات اسوجہ سے اوٹہا نرکہی کہ امام کا یہ مسلک ہی کہ قیاس کو اثر پر
مقدم جانتے ہین اور اکثر اہل علم کہتے ہین کہ جب حدیث صحیح ہو رائے اور قیاس باطل ہو جاتے ہین مگر اصل یہ ہی کہ امام نے بعض اخبار احاد کو جو

چہوڑ دیا ہی اوسکیلیے تاویل محتمل ہی اور یہ ایسا امر ہی کہ امام کے علما متقدم و متاخر نے بہی کیا ہی مثل ابراہیم نخعی و اصحاب ابن مسعود بات اتنی ہی کہ امام کے مذہب مین یہ امر زیادہ ہی دوسرونکے مذہب مین کم امام احمد حنبل سے لوگون نے پوچہا کہ تم امام ابوحنیفہ پر کیون اعتراض کرتے ہو امام حنبل نے کہا رائے کیوجہ سے پہر کہا گیا مالک حفظ رائے نہین کہا ہان ابوحنیفہ اس بابمین انسے زیادہ ہین پہر کہا گیا کہ تم مالک کے نسبت انکی بقدر حصہ کے کیون نہین کلام کرتے احمد چپ ہو رہے علما امت کا یہ دستور ہی کہ کسی حدیث کو بدون حجت کے رد نہین کرتے مثلا اوس حدیث کا کوئی ناسخ بتاتے ہین جو علم ازین کہ اثر ہو یا اجماع ہو یا عمل ہو یا اوس کے سند میں طعن کرتے ہین کوئی عالم بدون حجت کے کسی حدیث کو رد نہین کرسکتا خود صحابہ نے اجتہاد رائے و قیاس اصول پر کیا ہی اسی طور پر تابعین نے حافظ عبد البر کا یہ کلام ایسا ہی جسے آب زر سے لکہنا چاہیئے دنیا کا یہ دستور چلا آتا ہی کہ لوگ اکابر کے پیچہے پڑجاتے ہین اور قسم قسم کے معائب اونکی طرف منسوب کرتے ہین ایسے لوگونکی زبان سے انبیا بہی محفوظ نرہے چونکہ امام اپنے زمانہ مین آپ اپنی نظیر تہے لوگون نے آپ کی معائب مین کوئی بات اوٹہا نرکہی بلکہ اس زمانہ تک جو چل رہا ہی یہ سلسلہ جاری ہی مگر جسقدر لوگون نے امام کے مطاعن مین جد و جہد کی اونکی سعے مشکور نہوئی ہر زمانہ مین مادحین کو قادحین پر غلبہ ہوتا رہا یہانتک کہ امام کا مذہب ملک ملک اسقدر شائع ہوا کہ کسی دوسرے کا مذہب اوسکے ہم پایہ نہین ہو سکتا بعض لوگون نے امام کو مرجیہ کہا جسکے لغویت کئی وجوہ سے پائی جاتی ہی پہلے وجہ غسان مرجی نے امام کو اسوجہ سے افترا مرجیہ کہا تا کہ اس مذہب کی نسبت امام کیطرف ہونے سے ترویج پاوی دوسری وجہہ چونکہ فرقہ قدریہ کے مخالف امام کو مرجیہ کہا کرتے تہے چنانچہ معتزلہ صدر اول مین امام کو اسی لقب سے ملقب کرتے تہے کیا عجب ہی کہ امام کو اسوجہ سے کہ قدریہ نتہے لوگون نے مرجیہ اہل سنت کہا ہو تیسری وجہ ابن عبد البر کہتے ہین کہ امام کے حاسد بہت تہے انہین حاسدین نے امام کو مرجیہ کہنا شروع کیا ابوعمر یوسف بن عبد البر کہتے ہین کہ جو لوگ امام سے روایت کرتے ہین اور امام کی توثیق و ثنا کرتے ہین اون لوگون سے زیادہ ہین جو امام پر کلام کرتے ہین اہل حدیث کا کلام یہی ہی کہ امام رائے و قیاس پر عمل کرتے ہین حالانکہ یہ عیب مین داخل نہین ہے چنانچہ اسکا بیان اوپر گزرا جو لوگ گزر گئے ہین اونکی بزرگی پر استدلال لوگون کے اختلاف آرا و اقوال سے کیا جاتا ہی دیکہو علی کرم اللہ وجہہ کو ان کے باب مین دو فرقہ ہلاک ہوئے ایک فرقہ نے انکی محبت مین افراط کیا دوسرے نے بغض مین امام علی بن مدینی کہتے ہین کہ ابوحنیفہ سے ثوری و ابن مبارک و حماد بن زید و ہشام و وکیع و عباد بن العوام و جعفر بن عون نے روایت کی ہی وہ ثقہ تہے شعبہ کہتے ہین کہ امام حسن الرای تہے طبقات شیخ الاسلام تاج الدین سبکی مین ہی اسباب کے سمجہنے سے تم بہت پرہیز کرو کہ جرح عموما تاویل پر مقدم ہی بلکہ صواب یہ ہی کہ جسکی امامت و عدالت ثابت ہو گئی ہو اور اوسکے مدح کرنے والے او تزکیہ کرنیوالے زیادہ ہون اور اوسکی جرح کرنیوالے کم ہون اور قرینہ سے یہ پایا جاتا ہو کہ جرح بسبب تعصب مذہب کے ہی یا اسی قسم کا کوئی سبب ہے تو اوسکی جرح کیطرف التفات نکیا جاوے گا اسکے بعد شیخ نے ایک لمبی تقریر بیان کرکے یہ کہا کہ جرح گو مفسر ہو ایسے شخص کے حق مین قبول نکیجائیگی جسکے عبادت اوسکے گناہون پر غالب ہی اور اوسکی تعریف کرنیوالے ذم کرنیوالون سے اور تزکیہ کرنیوالے جرح کرنیوالون پر غالب ہون اور جب قرینہ سے بہ شہادت عقل یہ پایا جاتا ہو کہ اس جرح کی بنا تعصب مذہبی یا مناقشہ دنیوی ہی جیسے معاصرین مین ہوا کرتا ہی پہر اسوقت ثوری وغیرہ کا کلام ابوحنیفہ کے باب مین قابل التفات نہوگا اور ابن ابی ذئب وغیرہ کا مالک مین اور ابن معین کا شافعی مین اور نسائی کا احمد بن صالح مین اگر ایسا نہو تو پہر ائمہ سے کوئی شخص جرح سے بچ نہین سکتا اسلیے کہ کوئی امام ایسا نہین جسمین کسینے طعن نکیا ہو ابن عبد البر کہتے ہین کہ یہ ایسا امر ہے جسمین بہت لوگونسے غلطے واقع ہوئی اور فرقہ جاہلیہ تو گمراہ ہو گیا جسکو بالکل اپنی خبر نہین سلف کا حال دیکہو کہ آپسمین انہین کیا کچہہ نہین ہوتا تہا

امام کے حاسد زیادہ ہین

خصوصاً غصہ کیوقت اور جن سے بعض امور حسد پر محمول تھے اور بعض قابل تاویل تھے صحابہ وتابعین وتبع تابعین مین جو آپسمین بلحاظ معاصرت کے
گفتگو ہوئی اونکی طرف علما التفات نہین کرتے اسلیے کہ وہ لوگ بشر تھے کبھی غصہ ہوتے تھے کبھی راضی ہوتے تھے غصہ کے وقت اونکی ایک قسم کی
تقریر ہوتی تھی اور خوشی کیوقت ایک قسم کی پہر علما آپسمین جو ایک دوسرے کو برا کہتے ہین اگر یہ امر قابل لحاظ ہی تو صحابہ وتابعین پر بھی ہاتھ ڈالنا
چاہیے جو گمراہونکا کام ہی خطیب نے اپنی تاریخ مین جو قادحین کا ذکر کیا ہی اوس سے امام کا انتقاص مقصود نہین ہی خطیب نے قادحین کے کلام کی تعقیب
بھی کی ہی اور جو اسانید قدح مین ذکر کیے ہین بیشتر ایسے ہین جنمین کلام کیا گیا ہی یا مجہول ہین اور خود خطیب نے اسکے بعد امام کے ایسے فضائل باسانید
مشہورہ بیان کیے ہین جسکو دیکھکر طبیعت کو خوشی ہوتی ہی چنانچہ علما امام کے فضائل مین اوسے نقل کرتے ہین شیخ الاسلام امام تقی بن دقیق العید
کہتے ہین کہ آدمیون کی اعراض گڑہے ہین جہنم کے گڑہون سے اسکے کنارے حکام اور محدثین ٹھہرتے ہین اگر یہ بات تسلیم کر لیجائے کہ خطیب نے جو قدح بیان کیے
ہین وہ صحیح ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ وہ کلام خواہ مخواہ امام کے معاصرین کا ہو گا جو امام کے معاند تھے یا اونکے مقلدین کا عام ازین کہ قولاً ہون یا کتابتہً اور
قول ایک معاصر کا دوسرے کے حق مین مقبول نہین چنانچہ ذہبی و ابن حجر نے اسکی تصریح کی ہی اور کہا ہی کہ خاصتہً جب بات ظاہر ہوئی ہو کہ یہ قدح
بسبب عداوت کے ہی یا مذہب کے اسلیے کہ حسد سے ایسا شخص بچتا ہے جسے خدا ہی بچاوے ذہبی کہتے ہین کہ میرے نزدیک کوئی زمانہ ایسا نہین پایا جاتا جسکی

احادیث صریحہ کے ترک کی تحقیق

لوگ حسد سے بچے ہون مگر زمانہ انبیا و صدیقین کا تاج الدین سبکی فرماتی ہین کہ طالب کو چاہیئے کہ ادب کا طریقہ ائمہ کے ساتھ ملحوظ رکھے اور بعض کا کلام
جو بعض کی نسبت ہی اوسپر نظر نہ ڈالے مگر جب کوئی برہان واضح پایا جاتا ہو پہر اگر تاویل اور حسن ظن پر قدرت پائے تو اونکے معاملات مین غور وخوض نہ کرے
اسلیے کہ طالب خاص اس کام کے لیے پیدا نہین کیا گیا پہر چاہیئے کہ جو ابو حنیفہ و سفیان ثوری مین یا مالک و ابن ابی ذیب مین یا احمد بن صالح و نسائی
مین یا احمد و حارث بن اسد المحاسبی مین ہوا یا ایسے امور جو کہ ہوئی زمانہ عز بن عبد السلام و تقی بن صلاح تک چلے آئے اونپر خیال نکرے اگر کوئی شخص ایسے
امور مین مشغول ہو گا تو اوسکے ہلاک ہوجانیکا خوف ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ امام نے احادیث صحیحہ کی صریح مخالفت کی ہی چونکہ یہ بات نہایت وسیع ہے
اسلیے چند قواعد اجمالی ذکر کیے جاتے ہین متقدمین سے سفیان ثوری کو اور اونکے بعد حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ کوفی و شیخ بخاری کو یہ گمان ہوا اسکی وجہ
یہ ہی کہ ان لوگون نے امام کے قواعد و اصول پر غور وخوض نہ کیا اگر غور کرتے تو ظن غالب ہے کہ اونکو اس قسم کی بدگمانی نہوتی امام کی بعض قواعد سے یہ ہے
کہ خبر واحد ایسے وقت قبول نہین کیجاتی جب وہ مخالف اصول مجمع علیہا کے ہو پہر اسوقت قیاس خبر واحد پر مقدم ہو گا خبر واحد کے قبول نکرنے کی
وجہ یہ ہی کہ وہ حدیث پر مسلم نہوی یا اونکے نزدیک اوس حدیث کے صحت نہ پائی گئی یا اوس حدیث کی روایت بقول بعض غیر فقیہ سے پائی گئی یا راوی نے
اپنی مروی کے خلاف کام کیا جس سے اوس حدیث کا نسخ وغیرہ ظاہر ہوتا ہی یا عموم بلویٰ پایا گیا یعنے وہ ایسا امر ہو جسکے علم کی ہر شخص کو احتیاج ہو
مگر اس امر مین صرف ایک شخص نے روایت کی پہر اس قسم کی روایت قابل قدح ہو گی یا وہ حدیث حد یا کفارہ مین وارد ہوئی جو شبہہ سے ساقط ہو جاتے
ہین اور احتمال خطائے راوی منفرد کا شبہہ ہے یا قیاس جلی سے مخالف ہی یا اوس قیاس کے جسکو دوسرے حدیث سے قوت پہونچی ہو یا بعض سلف نے
اوسمین طعن کیا ہو یا صحابہ نے آپسمین ایک مسئلہ مین اختلاف کیا جسمین خبر واحد وارد ہی اور کسی نے اوس سے احتجاج نہ کیا پہر احتجاج سے اعراض
کرنا یہ دلیل نسخ یا عدم اعتماد ہی یا وہ حدیث ظاہر عموم قرآن کے مخالف ہو اسلیے کہ امام عموم قرآن کے تخصیص یا تنسیخ خبر واحد سے جائز نہین سمجہتے اسلیے
کہ خبر واحد ظنی ہی اور وہ یقینی اور تقدیم اقوی دلیلین کے واجب ہی یا وہ سنت مشہورہ کی مخالف ہو اسلیے کہ خبر مشہور خبر احاد سے قوی ہوتی ہی

یادہ زائد علے القرآن) ہو اس سے معلوم ہوگیا کہ امام خبر احاد کو بدون حجت ترک نہین کرتے بلکہ ایسی دلیل سے ترک کرتے ہین جو اونکی نزدیک بہت قوی
اور واضح ہوتی ہو تمام حنفیہ کا اسپر اجماع ہو کہ مذہب حنفی مین ضعیف حدیث رای سے اولی ہو اسیوجہ سے احادیث مرسلہ پر عمل کرتے ہین۔ اور قیاس کو چھوڑ
دیتے ہین محققین کہتے ہین کہ حدیث پر عمل نہین ہوسکتا جبتک رای کا استعمال نکیا جاوے اسیلیے کہ رای سے اوسکے معنے کا ادراک کیا جاتا ہو جو مناط احکام
ہین بعض محدثین اس اصول کے ترک سے بہت بڑی غلطے مین پڑگئے اور اونہون نے یہ کہا کہ اگر ایک بکری کا دودہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی پئین تو ان
دونوںمین حرمت رضاعت ہوجاتی ہو یہان تک محض قابل عمل نہین ہو اگرچہ ہم ایسے زمانہ مین ہین جسمین خود کسی راوی کی تنقید نہین کرسکتے مگر چونکہ
راوی کا صون ایک ضروری امر ہو اسیلیے یہ میرا منصب ہے کہ محدثین کے کلام کے منشاء کو بیان کرون اور اوسکے متعلق ضروری بحث پیش کرون تا اونکا کلام
صاف ہوجائے اور اگر اونسے کسی مقام پر غلطے بمقتضاے بشریت ہوگئی ہے اوسکا برا اثر کسے ثقہ راوی پر نہ پڑے جاننا چاہیئے کہ ابراہیم بن سوید صیرفی
کوفی نخعی ثقہ تھے مسلم نے اپنی صحیح مین انسے روایت کی ہو جو انکی وثوق کیلیے کافی ہو میزان الاعتدال مین ہو قال ابن معین مشہور وہو ثقہ غیرہ و
ضعفہ ابو عبد الرحمن النسائی علامہ ابن حجر عسقلانی تقریب التہذیب مین لکہتے ہین کہ یہ ثقہ تھے اور یہ بات کہ نسائی نے اونکی تضعیف کی ہو پایۂ اثبات
کو نہین پہونچے حماد بن ابی سلیمان ابو اسمعیل اشعری کوفی یہ فقیہ وصدوق تھے بخاری ادب المفرد مین اور مسلم اپنی صحیح مین اور اصحاب سنن اربعہ
ان سے روایت کرتے ہین کتب جرح وتعدیل مین حماد پر کلام کرتے ہین بوجہ ارجاء کے کہ مسلم نے انسے احتجاج کیا ہو قابل التفات نہین اقرام مین
لکہا ہو تعرف ثقۃ الراوی بالتنصیص علیہ من رواتہ او ذکرہ فی تاریخ الثقات او تخریج احد الشیخین لہ فی الصحیح وان
تکلم بعض من جرح لہ فلا یلتفت الیہ تخریج من اشترط الصحۃ لہ او من خرج علی کتب الشیخین میزان الاعتدال مین ہو کہ یہ
ائمہ فقہا سے ہین انس بن مالک سے سُنا ابراہیم نخعی سے علم فقہ حاصل کیا انسے سفیان وشعبہ وابو حنیفہ اور خلق نے روایت کی مرجیہ ہونیسے لوگ انمین
کلام کرتے تھے لیکن اگر ابن عدی اسے کامل مین ذکر نکرتے تو مین اسے ذکر نکرتا ابن عدی نے کہا حماد کثیر الروایۃ تھے انکی غرائب ہین جو متمسک عنہا
ہین ابن معین وغیرہ نے کہا ثقہ ہین ابو حاتم نے کہا صدوق ہین مگر قابل احتجاج نہین ہین فقہ مین مستقیم ہین اثر مین تشویش کرتے ہین جب حماد کیطرف
مرجیہ کا انتساب ہوا اعمش حماد سے پرہیز کرتے تھے اور اونکو سلام نکرتے تھے ابی شعیب صلت بن دینار کہتے ہین کہ مین نے حماد سے کہا کہ تم ابراہیم
سے روایت کرتے ہو جو مرجیہ تھے حماد نے کہا وہ تو تمہاری طرح شک مین مبتلا نہ تھے حماد بن زید کہتے ہین کہ حماد بن سلیمان بصرہ مین آئے وہ سرخ
چادر اوڑہے ہوئے نکلے تو بصرے کی نوعمر اون سے مسخراپن کرتے تھے چنانچہ ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص مرے ہوئے مرغی سے وطی کرے اور اوسکی
پیٹ سے بیضہ نکلے تو اسباب مین کیا کہتے ہین ابو ملیح رقی کہتے ہین کہ جب حماد آئے تو ہم اونکے پاس گئے وہ زرد چادر اوڑہے ہوئے تھے اور سیاہ
خضاب کیے ہوئے تھے پہر مین نے اونسے حدیث کی سماعت کی اعمش کہتے ہین کہ مجھسے حماد نے ایک حدیث ابراہیم کی روایت کی اور حماد ثقہ نہ تھے اور
اعمش نے ایک بار کہا کہ مجھسے حماد نے ایک حدیث بیان کی اور ہم حماد کو سچا نہین جانتے تھے مغیرہ کہتے ہین کہ حماد جب حج سے پہرے تو ہم لوگ اونکے پاس گئے
اونہوں نے کہا کہ مین نے عطاء وطاوس ومجاہد کو دیکہا تمہاری لڑکی بلکہ پوتی ان لوگونسے بڑے فقیہ ہین پہر مغیرہ کہتے ہین کہ یہ مین نے اون سے
غیبت سُنی انتہی ملخصاً ہم کہتے ہین اس عبارت مین اور محدثین کے مختلف اقوال مین ادنی تامل سے ظاہر ہوتا ہو کہ چونکہ حماد کی طرف ارجاء کی نسبت
کیگئی ہے یہی منشاء طعن کا ہوا بال کی کہال نکلنے لگی اور قسم قسم کی جرح چار طرف سے شروع ہوگئی عام ازین کہ وہ فی نفسہ جرح سمجھی جاے یا نہ سمجھی جاے

ابراہیم بن سوید کا حال

حماد بن ابی سلیمان کا حال

ذہبی نے اسی ابن عدی سے روایت کی ہے معہذا ابن عدی اونکی روایت کو متمسک عنہا خیال کرتے ہین۔ اور ابوحاتم صدوق کہتے ہین لیکن حدیث کو جونا قابل احتجاج خیال کرتے ہین تو شاید اسکی اصلی وجہ وہی ارجاء کی نسبت ہوگی اگر حماد اثر مین تشویش کرتے ہین تو یہ معلوم نہین کس قسم کی تشویش اور صدوق کی وصف کے ساتھہ تشویش منافی ہے اور اگر تشویش نہایت معیوب امر تہا تو اصحاب صحاح کیون اسسے روایت کرتے اعمش کیطرف سے تو کوئی جرم نہین پیش ہوئی البتہ اعمش کو حماد کیطرفسے ارجاء کا سوء ظن تہا وہ اونکو سلام تک نہین کرتے تہے تو پہر سچا کیونکر سمجہتے ابوشعیب نے ابراہیم نخعی پر جو اعتراض کیا اوسکا جواب اولٹ کر خود حماد نے دیدیا بصرے کے جو لوگون نے اگر حماد سے مسخراپن کیا اور مرغی کا مسئلہ پوچ وخرافات پوچہا تو یہ اون مرغی والونکا قصور ہے حماد کی عظمت وشان مین کسیطرحکا فرق نہین۔ آنا اکابر کے ساتھہ ایسے وقائع اکثر پیش آتے ہین ابراہیم بن عبد اللہ اسعدی نیشاپوری مسلم کا استخفاف کرتے تہے اس سے مسلم کی عظمت شان مین کچہہ فرق نہ آیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم نے اونکو معیوب ٹھہرایا گویہ امر بلا حجت تہا چنانچہ ذہبی نے میزان مین اسکو حاکم سے نقل کیا ہے پہر اگر حماد نے مسخرونکی بات پر سکوت کیا تو کیا مضایقہ ہے نسائی احمد بن صالح مصری کے مجلس مین گئے احمد نے اونکو نکال دیا نسائی نے اون پر جرح کے اور غیر ثقہ وغیر مامون کہا حالانکہ احمد حافظ وامام تہے جنسے بخاری نے صحیح مین احتجاج کیا ہے ذہبی کہتے ہین اذی النسائی نفسہ بکلامہ فیہ رقی نے جو بیان کیا اوس سے بہی جرح کا اثر انکی روایت پر نہین پڑتا اگر زرد چادر اوڑہے ہوے تہے یا سیاہ خضاب کیے ہوئے تہے تو پہر کیا اگر حماد نے عطاء وطاؤس ومجاہد کی تفقہ کا انکار کیا تو یہ معاصر تہے اور خود بہت بڑے فقیہ تہے یہانتک کہ انکی مخالفین بہی انکا لوہا مانتے ہین معاصرت اصل منشاء منافرت ہے علمای معاصرین مین اس قسم کی غیبت شائع وذائع ہے غرض اس تقریر سے ظاہر ہے کہ حماد پر کوئی ایسے جرح نہین کیگئی جو باوقعت سمجہی جاتی ہو رہی یہ بات کہ ابن عدی نے کامل مین ذکر کیا تو مجہی ابن عدی یا اونکی تصنیف کے کامل ہونے مین کسی قسم کا کلام نہین ہے بے شبہ ابن عدی بہت بڑے کامل تہے جنہون نے اپنا کمال کامل طور پر کتاب کامل مین دکہا دیا مگر ساتہہ ہی اسکے یہ بہی ضرور کہونگا کہ ابن عدی نے دائرہ جرح کو نہایت وسیع کر دیا اور کامل مین ایسے لوگون پر جرح کی جو ہرگز قابل جرح نہتے ذہبی اگرچہ فن رجال مین ید طولانی رکہتے تہے اور اونکو ہر پہلو کا علم تہا مگر صرف اس خیال سے کہ میری نیت وہی ہے جو امام کی ہے ابن عدی اتباع سے اونہون نے میزان مین دانستہ ایسی رجال درج کیے جو موثق تہے بلکہ بیشتر مواقع مین صریح عبارات مین اونہون نے اسکا اعتراف بہی کیا ہے چنانچہ اس مقام پر بہی ایسا ہی اتفاق ہوا ذہبی میزان مین لکہتے ہین ولولا ذکر ابن عدی لہ ما ذکرتہ یعنے اگر کاش ابن عدی اسے ذکر نہ کرتے تو مین چہوڑ دیتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ ذہبی کی یہ رائے نہ تہی وہ بیشک حماد کو ثقہ خیال کرتے تہے مگر مجبوری سے باتباع ابن عدی اونکو لکہنا پڑا مشکل تو یہ ہے کہ بعض ایسے رجال ہین جنکو عدی نے کامل مین درج کیا ہے مگر جو وجوہ لکہی ہین اونسے ضعف پایا نہین جاتا ہے معہذا ذہبی نے اونکو باتباع ابن عدی ضعیف لکہا اور عبارت مین ابن عدی کی نقل نہ کی جس سے ابن عدی کا منشا کہلتا انظیر البسبب مناسبت مقام کے حماد بن ابی حنیفہ کا ذکر مختصر کیا چاہتا ہون حماد بن ابی حنیفہ نے امام سے پڑہا اور امام کے زمانہ مین فتوی دیتے تہے انسے انکی بیٹے نے پڑہا جنکا نام اسمعیل تہا وہ طبقہ ابی یوسف ومحمد وحسن بن زیاد سے ہین بڑے متقی وزاہد تہے بعد قاسم بن معین کوفی تلمیذ امام کے قاضی کوفہ ہوئے ذیقعد ۱۷۱ھ ہجری مین قضا کی ذہبی میزان الاعتدال مین لکہتے ہین کہ ابن عدی نے بلحاظ حفظ کے انکو ضعیف کہا ہے راقم الحروف کہتا ہے کہ اولاً مین ابن عدی کی اس جرح کو نہین مانتا یہ ایسی بات ہے جبتک تفصیل بیان نہ کی جائے ہم اوسے تسلیم نہین کر سکتے حماد کا اگر حافظہ ضعیف تہا تو یہ بتانا تہا کہ ابتداء عمر سے یا آخر عمر مین بسبب شیخوخت وضعف قوی کے دونون صورتوں مین ضعیف الحافظہ آدمی اپنی یاد کی ہوئی یا سنی باتون کو بہول جاتا ہے یا کچہہ کا کچہہ

بیان کرتا ہی صورت اول سے تو بحث نہین البتہ اگر صورت ثانی ہی تو اوسکو ثابت کرنا تہا ایسے اکابر کے نسبت صرف اسقدر جرح مبہم کافی نہین ہی جبتک
اوسکا ثبوت پیش نہ کیا جاوی علاوہ اسکی صحاح ضعفا کی روائت سی مالامال ہین ثانیاً ابن عدی نے حماد کو جو بلحاظ حفظ کے ضعیف کہا ہی تو یہ معلوم نہین ہوتا
کہ یہ ضعیف کہنا تحقیقی ہی یا اضافی کبہی کسیکو آدمی ضعیف الحافظ اسوجہ سی کہتا ہی کہ وہ بہ نسبت کسی دوسری اپنے معاصر کے ضعیف الحافظ ہی گو فی نفسہ اوسکا
حافظہ قوی کیون نہو قوت حافظہ کی کوئی ایسی تعریف جامع مانع نہین ہی کہ اگر وہ کسی پر صادق نہ آئی تو اوسے ضعیف الحافظ ٹہرا دین تو ممکن ہی کہ بہ لحاظ
حافظہ امام ابو یوسف و امام محمد کے حماد کو ضعیف کہا ہو عبد ربہ بن نافع الکنانی ابو شہاب الحناط الکوفی کے نسبت یعقوب ابن شیبہ نے کہا کہ لوگون نے ان کے
حفظ مین کلام کیا ہی نسائی نے کہا قوی نہین ہین حالانکہ سوائے ترمذی کے جماعت نے اونسے احتجاج کیا ہی تو یہی کہا جاتا ہی کہ جس شخص نے انکی تضعیف کی ہی
کہ وہ ابی عوانہ وغیرہ کے لحاظ سے جو ان کے اقران سے تہی اسکا فائدہ یہ ہی کہ اس تقریر سے فی نفسہ عبد ربہ ضعیف نہین ٹہر سکتے عبد الرحمن بن سلیمان
بن عبد اللہ بن حنظلہ کی نسبت ابن حبان کہتی ہین کہ یہ کثیر الخطا اور کثیر الوہم تہی سوائے نسائی کی جماعت نے ان سی احتجاج کیا ہی انکی تضعیف بہی ایسی لوگونکی
نسبت سی ہی جو اون کی اقران سے بہ نسبت عبد الرحمن کے اثبت ہین چنانچہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نی مقدمہ فتح الباری مین لکہا ہی کبہی ایسے
شخص کو بہی ضعیف کہتی ہین جو حافظ نہو احمد بن بشیر کوفی ابو بکر مولی عمرو بن حرث مخزومی کو نسائی نے ضعیف کہا ہی حالانکہ یہ روایت بخاری سے ہین
ابن حجر لکہتے ہین کہ نسائی نے جو انکی تضعیف کی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ حافظ نہ تہے ثالثاً علامہ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان مین جو ابن عدی
کا لفظ لکہا ہی اوس سی حماد کے حافظہ کا ضعف پایا نہین جاتا بلکہ اوس سی یہ بات پائی جاتی ہی کہ ابو الدرداء مروزی نے قتیبہ سے حماد کا حال پوچہا اور یہ کہا کہ
عبد اللہ بن مبارک اونسے لیث عن مجاہد سے حدیث کرتے ہین قتیبہ نے کہا ثنا حماد بن ابی حنیفة عن لیث عن مجاہد رفعہ اذا مات المیت اول النہار
فلا یقیلن الا فی قبرہ او اخر النہار فلا یبیتن الا فی قبرہ اس حدیث کو مین نے جریر کے سامنے بیان کیا جریر نے کہا کہ حماد نے جہوٹ کہا اونسے کہدو کہ تمکو حدیث سے
کیا تعلق تمہاری تو رائے خصومات ہی لیث نے اہل مدینہ سے روایت کی ہی اوسمین نہ مجاہد ہین اور نہ نبی صلعم ابن عدی نے کہا کہ اس حدیث کو حکم بن ظہیر نے لیث عن
مجاہد ابن عمر سے مرفوعاً روائیت کی اور حماد بن ابی حنیفہ کے کوئی روایت سنتو یہ مجہی معلوم نہین اور لیث اون لوگون سی نہین ہین جن پر اعتماد کیا جاتا ہی۔
ابن خلکان حماد کی ترجمہ مین کہتی ہین کہ حماد اپنے باپ کے مذہب کی پیرو تہے اور صالح اور بڑے نیک تہے اسکے بعد علامہ لسان ہین لکہتے ہین کہ ابن ابو حاتم نے حماد
کا ذکر کیا ہی لیکن انکے نسبت کوئی جرح نکی انتہی اس تقریر سے حماد کے حافظہ کا ضعف تو کہین نہین پایا جاتا قتیبہ نے جو جرح کی وہ معاصرت پر مبنی تہی جیسی کہا
کرتے ہین کہ تم اونسے کہدو کہ تم اس فن کو کیسا جانتی ہو اسکے یہ مطلب نہین ہین کہ تمہارا حافظہ ضعیف ہی بلکہ یہ ایک محاورہ کی بات ہی قابل غور یہ امر ہی کہ
جریر نے جو لیث و رفع حدیث کی نسبت بیان کیا تو ابن عدی خود اسکی خلاف ہین اسلیے کہ ابن عدی کہتی ہین کہ اس حدیث کو حکم بن ظہیر نے لیث عن
مجاہد عن ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہی ابن عدی حماد کی نسبت اپنا خیال بیان کرتے ہین کہ ہم اونکی یہ روایت مستویہ نہین جانتے تو یہ ایک بے دلیل
بات ہی عدم العلم سے علم العدم لازم نہین آتا لیث کے معتمد علیہ نہونے سی حماد پر کوئی الزام عائد نہین ہو سکتا اور نہ اوس سے حماد ضعیف الحافظ ٹہر سکتے
جب ابن عدی کے کلام کا یہ احوال ہی تو معلوم نہین کہ فاضل ذہبی نے حماد کو کیونکر ضعیف بہ لحاظ حافظہ کے قرار دیا اور اوسکی نسبت ابن عدی کیطرف کے
علاوہ اسکے صحاح مین ایسے روات سی بہتیری روایتین موجود ہین رابعاً اگر حماد ضعیف ہوتے تو ابن ابو حاتم نے جب حماد کا ذکر کیا تہا تو جرح بہی ذکر کرتے جب
انہون نے جرح نکی تو معلوم ہوا کہ جرح قابل لحاظ نہین ہی خامساً نامی مورخین نے حماد کی بہت کچہ تعریف کی ہی تاریخ ابن خلکان مین ہی کان علی مذہب ابیہ

وكان من الصلاح والخير على قدم عظيم اسی طور پر امام یافعی تاریخ مرآۃ الجنان مین صاحب صلاح وخیر تحریر کرتے ہین عینی شارح بخاری اپنی تاریخ مین جو نہایت معتبر ونادر الوجود ہی تحریر کرتے ہین كان الغالب على حماد بن ابي حنيفة الدين والزهد والورع مع علم الفقه وكتابة الحديث وعن بشر بن الوليد كان حماد بن ابي حنيفة شديدا على اهل الاهواء يكسر عليهم اقاويلهم كسرا ويحتج عليهم بحجج لم يكن يهيا للحذاق من المتكلمين یعنے حماد بن ابی حنیفہ پر دین وزہد وپرہیزگاری غالب تہی وہ علم فقہ کی واقف کار اور حدیث کے لکہنے والے تہی بشر بن ولید کہتے ہین کہ حماد بن حنیفہ اہل اہوا پر شدید تھے انکی اقوال کو رد کرتے تھے اور ایسے دلائل پیش کرتے تہی جو حذاق متکلمین کو نہ سوجہتے تھے عینی نے بہی حماد پر کوئی جرم نہین کی جواہر مضیۃ فے طبقات الحنفیہ مین ہی وكان الغالب عليه الورع یعنے انپر اتقا غالب تہا پہر صاحب طبقات مذکور لکہتی ہین کہ فضل بن دکین نے کہا کہ ایک گواہی مین حماد شریک ابن عبد اللہ کے پاس گئے شریک نے اونسے یہ کہا کہ واللہ انك لعفيف البطن والفرج من خيار مسلم حكم بن عبد الله بن سلمة بن عبد الرحمن قاضی ابو مطیع بلخی امام ابو حنیفہ سے راوی فقہ اکبر کے ہین یہ روایت ابن عون وہشام بن حسان ومالک بن انس وغیرہ سی کرتے ہین اور انسے احمد بن منیع وخلاد بن اسلم اور ایک جماعت نے روایت کی ملک بلخ کے لوگون نے انسے فقہ حاصل کی یہ اپنی وقت کی بڑے علامہ تہی اور بلخ کے قاضی انکی تفردات سے یہ ہی کہ یہ رکوع وسجود مین تین تین تسبیحات کی فرضیت کی قائل تہی چوراسی سال کی عمر مین ۱۹۹ھ ہجری مین قضا کر گئے ذہبی عبر باحوال من غبر لکہتے ہین قال ابو داود كان جهميا تركوا حديثه وبلغنا انه من كبار الآمرين بالمعروف والناهين عن المنكر یعنے ابو داود نے کہا کہ وہ جہمی تہی لوگون نے انکی حدیث کو چہوڑ دیا تہا اور ہمکو یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ بہت بڑے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنیوالے تہے اور ذہبی میزان الاعتدال مین لکہتی کہ یہ رای کے بہت بڑے واقف تہے علامہ کبیر تہے لیکن ضبط آثر مین سست تہی انکی دین وعلم کے لحاظ سی ابن مبارک انکی تعظیم وتبجیل بہت کچہہ کیا کرتے تہی ابن معین نے کہا ليس بشيء اور ایک بار کہا ضعیف اور ایک بار کہا ضعیف صاحب رای ہین ابن جوزی نے ضعفا مین کہا کہ ابو مطیع ابراہیم بن طہمان وابی حنیفہ ومالک سی روایت کرتے ہین احمد نے کہا کہ انسے کچہہ روایت کرنی نہ چاہیئے ابو داود نے کہا کہ انکی حدیث لوگون نے چہوڑ دی اور یہ جہمی تہی ابن عدی کہتی ہین کہ یہ بیّن الضعف تہی انکی عام روایات پر تابع نہ لانا چاہیئے ابن حبان نے کہا کہ یہ رؤسا مرجیہ سی تہے جو سنت سی عداوت رکہتی ہین عقیلی نے کہا کہ عبد اللہ بن احمد کہتے تھے کہ مین نے اپنی باپ سے ابی مطیع کی کیفیت پوچہی تو اونہون نے کہا کہ اونسے روایت کرنی نہ چاہیئے اونسے لوگ یہ حکایت کرتے ہین کہ وہ کہتی ہین کہ بہشت ودوزخ پیدا کیے گئے ہین پہر یہ فنا ہو جائینگے یہ کلام جہم کا ہی انتہی ابن معین نے جو ليس بشيء کہا اوسکی یہ معنی نہین ہین کہ وہ قابل اعتبار نہین ہین بلکہ اسکی معنے یہ ہین کہ انکی احادیث کم ہین چنانچہ ابن قطان نے لکہا ہی اور ضعیف جو کہا ہی صرف بسبب رای کے اولا ابن معین کا کسیکو ضعیف کہنا کبہی اضافی ہوتا تہا مثلا دو شخص سے سوال کیا گیا جنسے ایک کی نسبت ابن معین نے کہا ضعیف تو یہ ضعیف کہنا اضافی ہوگا مطلب یہ ہی کہ ان دونون شخصون سے یہ شخص ضعیف ہی تو وہ شخص فے حد ذاتہ ضعیف نہ سمجہا جائیگا ثانیا بتا رائی کی نسبت خود ذہبی نے میزان مین لکہا ہی کہ مین نے رائے سے کسی کے نام کو حذف نہ کیا تاکہ کہین لوگ مجہپر ٹوٹ پڑین کہ مین نے خود اونکو ضعیف خیال کرکے چہوڑ دیا ہی اب جاننا چاہیئے کہ فاضل ذہبی کے دونون کلام منقولہ مین جہانتک غور کرتا ہون تو مجہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ابو مطیع پر ناحق مرجیہ وجہمیہ کی تہمت لگائی گئی پہر کیا تہا جسقدر لوگ تہی اوتنی زبانین تہین کسینے اونکی نسبت کچہہ کہا یہ بات ظاہر ہی کہ وہ مرجیہ وجہمیہ کیونکر ہو سکتے ہین یہ مذہب کیا ہوا کہچڑی ہوئی علاوہ اسکے جس بنا پر وہ جہمیہ کہی گئی ہین محض بے اصل ہی اور مرجیہ کہنی کیلیے تو کوئی بے اصل وجہ بہی نہین پائی جاتی جب ابو مطیع کے ایسی ایسے اکابر اوستاد وشاگرد تھے اور وہ فی نفسہ بہت بڑی آمر وناہی تہی تو وہ جہمیہ کیونکر ہو سکتے ہین اگر جہمیہ ہوتے تو عبد اللہ بن المبارک سی جلیل القدر عالم

ابن مطیع کے دین وعلم کی لحاظ سے بڑی انتہا تعظیم وتکریم کیون کرتے بلکہ اگر وہ جہمیہ ہوتے تو ابن مبارک اونسے کانون پر ہاتہہ رکہتے اور مجامع ومحافل مین اونکو
برا بہلا کہتے تاکہ لوگ اونکی عقائد باطلہ پر مطلع ہو کے اونسے دامن کشان ہوتے بات اتنی تہی کہ ابو مطیع کا یہ مسلک تہا کہ بہشت ودوزخ پیدا کیے گئے ہین یہ
دونون فنا ہو جائینگے پہر پیدا ہون گے پہر اسبات کا بتنگڑ بنا ابو معاذ نے اسپر ابو مطیع کی تکفیر شروع کی علما انکی روایات کی عدم مقبولیت کے پیچھے پڑ گئے اب
ابو مطیع گئے گزرے ٹہرے فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے کتاب النوازل کے باب الحکایات مین لکہا ہے کہ محمد بن الفضل نے کہا کہ میرا مسلک یہ ہے کہ بہشت ودوزخ فنا ہونگے
اسپر بہی ہم ابی معاذ کے اس قول کا انکار کرتے ہین کہ انہون نے ابی مطیع کی اس امر پر تکفیر کی کہ ابی مطیع نے ایک مخلوق چیز کو کہا تہا کہ فنا ہو جائیگی انتہی واقعی
محمد بن الفضل نے نہایت انصاف کی بات کہی اس کہنے سے ابی مطیع نہ کافر ٹہرتے ہین نہ جہمیہ قرار پاتے ہین نہ اونکی روایات نامقبول ہو سکتی ہین نہ وہ ضعیف
قرار پا سکتے ہین علاوہ اسکے ہمکو اس انتساب کی صحت مین تامل ہے اسواسطے کہ ابو مطیع نے فقہ اکبر مین امام سے بہشت ودوزخ کے باب مین روایت کی ہے کہ وہ
فنا نہونگی اسلیے کہ نعیم جنت دائمی ہین ایسی صورت مین کیونکر باور ہو سکتا ہے کہ ابو مطیع کا خیال اپنی مرویات کی خلاف ہو اس قسم کی تہمتون سے بڑے بڑے اکابر نہین
بچے امام محمد بن اسمعیل بخاری کو لوگون نے جہمیہ سے بہی زیادہ برا کہا اسکا قصہ یہ ہے کہ محمد بن اسمعیل بخاری یہ کہتے تھے کہ ہم جو قرآن کا تلفظ کرتے ہین تو یہ لفظ جو ہمارے
منہ سے نکلتے ہین مخلوق ہین محمد بن یحیی بن عبد اللہ بن خالد بن فارس ذہلی جو معاصر بن بخاری سے محدث جلیل الشان تہے اور جنہین ابن داؤد امیر المومنین فی الحدیث
اور ابو حاتم امام اہل زمان کہتے تھے اور جنسے بخاری ایسی احادیث کے روایت کرتے ہین جنکو بخاری نے اپنے مشائخ سے نہین پایا اور سوای انکی کسی سے وہ روایت
نہین ملی ایسے شخص کو جو لفظے بالقرآن مخلوق کہتا ہو مبتدع کہتے تہے اور قابل مجالست اور بات چیت کے نہین خیال کرتے تہے چونکہ محمد بن اسمعیل بخاری کا یہی مسلک تہا
ذہلی بخاری کو مبتدع وقابل مجالست نہین سمجھتے تہے بلکہ ذہلی نے یہ حکم دیا کہ جو شخص کہ بخاری کے پاس جائے اوسکو متہم سمجہنا چاہیے اسلیے کہ بخاری کی مجلس مین ایسا ہی
شخص حاضر ہوگا جو اونکی مذہب پر ہوگا جب بخاری نیشاپور مین رہنے لگے تو مسلم بن الحجاج بخاری کے پاس زیادہ آیا جاتے تہے جب ذہلی وبخاری مین مسئلہ لفظ مین
اختلاف ہوا تو لوگون کو منع کیا کہ وہ بخاری کے پاس نہ جائین چنانچہ لوگون نے بخاری کے پاس کا جانا چھوڑ دیا مگر مسلم نے نہ مانا اور وہ برابر بخاری کے پاس جاتے تھے
ذہلی نے ایکدن کہا کہ جو شخص لفظ کا قائل ہو اوسے یہ حلال نہین کہ ہماری مجلس مین حاضر ہو چونکہ مسلم قائل بہ لفظ تہے وہ اوٹہہ کہڑے ہوئے اور چادر عمامہ پر ڈال لی اور
چلے گئے احمد بن سلمہ بہی اوٹہہ کہڑے ہوئے تب ذہلی نے یہ کہا کہ یہ شخص میری شہر مین نہ رہے تو بخاری ڈرے اور اونہون نے سفر اختیار کیا چنانچہ اس قصہ کو ذہبی نے
سیر اعلام النبلاء مین لکہا ہے ذہبی اسمین لکہتے ہین قال الحاکم انبانا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الاخرم سمعت ابن علی المخلدی
سمعت محمد بن یحیی یقول قد اظہر ہذا البخاری قول اللفظیۃ واللفظیۃ عندی شر من الجہمیۃ
یعنے محمد بن یحیے کہتے تھے کہ اس بخاری نے لفظیہ کا قول ظاہر کیا اور میری نزدیک لفظیہ جہمیہ سے برے ہین جب بخاری کو لوگون نے جہمیہ سے بہی برا کہا اور اس کہنے سے
اونکی اعتبار مین فرق نہ آیا اور اونکی روایات مقبول سمجہی جاتی ہین تو پہر ابو مطیع کی روایات بلاوجہ مرجیہ جہمیہ کہنے سے ناقابل قبول نہین ہو سکتے ہین پہر یہ امر
کچہہ بخاری پر منحصر نہ تہا بلکہ مسلم کے ساتہہ بہی ایسا ہی معاملہ ہوا جیسا بخاری کے ساتہہ ہوا یہانتک کہ مسلم مجلس سے اوٹہہ کہڑے ہوئے اور انکا حال دیکہہ کے اپنے
عزت وآبرو کے بچاؤ کے لیے بخاری کو نیشاپور چھوڑنا پڑا علامہ ابن حجر عسقلانی مقدمہ فتح الباری مین لکہتے ہین کہ ابو عمرو نے بخاری سے پوچھا کہ نیشاپوری کہتے
ہین کہ آپ کہتے ہین لفظے بالقرآن مخلوق بخاری نے کہا ای ابا عمرو تم یاد رکہو کہ جو شخص عام ازینکہ نیشاپوری ہو یا کسی دوسرے ملک کا رہنے والا اور میری طرف
اسے منسوب کرے تم اوسے کذاب سمجہو میں نے ہرگز نہین کہا ہے ہمنے یہ کہا ہے کہ افعال عباد کی مخلوق ہین ابن حجر اسی بحث مین ایک مقام پر لکہتے ہین کہ ابو احمد بن

ح کتاب خلق افعال العباد والرد علی الجہمیہ واصحاب التعطیل امام بخاری کا ایک نہایت نفیس رسالہ ہے اس رسالہ مین امام بخاری نے ... جہمیہ کا رد کیا ہے ایک مقام پر ... وقال ابو الولید من قال القرآن مخلوق فہو کافر ومن لم یعقد قلبہ علی ان القرآن لیس بمخلوق فہو خارج من الاسلام

عدی کہتے ہین کہ مین نے جماعت مشائخ سے سُنا کہ محمد بن اسمعیل جب نیشاپور مین آئے بعض شیوخ وقت نے اون پر حسد کی اور اصحاب
حدیث سے کہا کہ محمد بن اسمعیل کہتے ہین کہ لفظے بالقران مخلوق جب بخارے مجلس مین آئے تو اون سے ایک شخص نے
کہڑے ہوکے پوچہا کہ لفظے بالقران مخلوق ہے یا غیر مخلوق بخاری نے اس سے اعراض کیا اور تین مرتبہ جواب نہ دیا جب اوس شخص نے زیادہ اصرار کیا تب بخاری نے کہا کلام
اللہ تعالی کا مخلوق نہین ہے اور افعال عباد کے مخلوق ہین اور امتحان بدعت ہے پہر اوس شخص نے غل مچایا اور کہا کہ بخاری نے کہا کہ لفظے بالقران مخلوق اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ ان دونون جلیل الشان محدثین مین نزاع لفظے ہی تہی اگر ذہلی کو یہ بات معلوم ہوتی تو پہر نزاع نہ رہتی مگر افسوس ہے کہ درمیانی لوگون نے بات کو بڑہا دیا اور
اصل جواب کی پوری اطلاع ذہلی کو ہونے نہ دی ورنہ ذہلی سے اختلاف نہوتا ذہلی نے انہین خیالات سے پہلے ہی بخاری کے استقبال و تعظیم مین بہت مبالغہ کیا تہا
اور لوگون کو سمجہا دیا تہا کہ کوئی کلامی مسئلہ بخاری سے نہ پوچہو اسلیے کہ اگر اونہون نے کسی مسئلہ مین میرے خلاف جواب دیا تو میری اونکی خلاف ہو جائیگا چنانچہ بعض
ارباب غرض نے آپسمین اختلاف ڈلوا ہی دیا یہ خیال کرنا چاہئے کہ بخاری کے دل پر اسکا کیا کچہہ صدمہ نہ گزرا ہوگا بخاری کو ذہلی کی روایت بغیر تو چارہ تہا نہین ذہلی وہ شخص تہا
جنکی نسبت مشائخ کا یہ مقولہ تہا الحدیث الذی لا یعرفہ محمد بن یحیی لا یعبا بہ ذہلی ایسے حافظ تہے جنکے باب مین امام احمد نے فرمایا ما رایت احدا اعلم بحدیث الزہری منہ
ولا اصح کتابا منہ ذہلی ایسے اکابر سے تہے جنکو تراجم حفاظ مین اجلہ شیوخ بخاری سے لکہتے ہین مگر بخاری نے اس دلکی چوٹ سے جو احادیث انسے صحیح بخاری مین روایت کی ہین
اونمین اونکا صریح نام نہ لکہا کہین حدثنا محمد لکہتے ہین کہین حدثنا محمد بن عبد اللہ یہ نسبت جد کی طرف ہے کہین حدثنا محمد بن خالد یہ نسبت پردادا کی طرف ہے غرض کہین
صاف طور پر حدثنا محمد بن یحیی نہ لکہا امام بخاری پر کیسے کیسے وقت نہین گزرے ہین جب اس مسئلہ کا کہ جو شخص کہے کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے اور جو شخص کہے کہ ایمان مخلوق ہے
وہ کافر ہے فرغانہ مین چرچا ہوا تو ائمہ بخارا کے روبرو پیش ہوا پہر شیخ امام ابوبکر بن حامد و شیخ امام ابو حفص زاہد و شیخ امام ابوبکر اسمعیلی رح نے یہ لکہا کہ ایمان غیر مخلوق ہے
اور جو شخص اسکی خلق کا قائل ہو وہ کافر ہے اسوجہ سے بہت سے لوگ بخارا سے نکلے منجملہ اونکی محمد بن اسمعیل بہی تہے انکا مسلک یہ ہے کہ ایمان مخلوق ہے تا نامی بخاری اور کفر معاذ اللہ
معاذ اللہ ہ دردہ ہر جو من بگو آنہم کافر ٭ پس در ہمہ دہر یک مسلمان نبود غرض میری تقریر سے یہ بات اچہی طرح ظاہر ہو گئی کہ ابو مطیع کو ناحق جہمیہ کہنے
سے اونکی روایات پر کوئی برا اثر نہین پڑتا اور یہ امر ابو مطیع پر کچہہ منحصر نہین ہے جتنا اکابر محدثین کی نسبت اس قسم کے امور یا اس سے بڑہکر کہے گئے ہین سب کی نسبت
مجہے یہی خیال ہے عام از ین کہ امام بخاری و مسلم علیہ الرحمہ ہون یا انکے سوا کوئی دوسرے نامی وگرامی محدث لسان المیزان مین ہے کہ ابو حاتم رازی نے کہا کہ ابو مطیع
مرجیہ کذاب تہے ابن سعد نے کہا کہ مرجیہ تہے اور وہ اون لوگون کے نزدیک حدیث مین ضعیف تہے ساجی نے کہا کہ بسبب رائے کے ترک کیے گیے عقیلی نے کہا کہ مرجیہ تہے اور صالح
تہے حدیث مین لیکن اہل سنت اونسے بیشتر اکثر امساک کرتے ہین جوزقانی نے کہا کہ ابو مطیع رؤساء جہمیہ سے تہے اور حدیث وضع کیا کرتے تہے اور سنت سے عداوت رکہتے تہے
محمود بن غیلان نے کہا کہ ابن معین و ابو خیثمہ نے اونکے نام کو حذف اور ساقط کر دیا حنفیہ کے نزدیک انکا بڑا مرتبہ ہے انسے محمد بن مقاتل و موسی بن نعیم نے روایت کی اور یہ
دونون انکی تعظیم کرتے تہے خلیلی نے ارشاد مین کہا کہ یہ بلخ کی قاضی تہے حفاظ اہل عراق و بلخ انسے راضی نہ تہے ذہبی نے کہا کہ انہون نے حدیث وضع کی تہی عثمان
بن عبد اللہ اموی دیکہا جاوے انتہی جہانتک غور کیجے اس تقریر سے بہی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ساری بدگمانیان مرجیہ و جہمیہ کہنے سے شائع ہوئین جو محض بے اصل
ہین پہر یہی اوس پر صاحب رائے ہونیکی تہمت لگائی گئی چنانچہ ساجی نے صاف کہدیا کہ بسبب رائے کی ترک کیے گئے یہی غنیمت ہے کہ عقیلی نے مرجیہ کہتے ہوئے
حدیث میں صالح کہا مگر مرجیہ ہونیکی سبب سے یہ بہی لگائی کہ اہل سنت اونسے روایت کرنے مین امساک کرتے ہین مگر یہ امر محض غلط ہے حنفیہ جو اہل سنت کا بہت
بڑا فرقہ ہے ابو مطیع سے بیدہڑک روایت کرتا ہے پہر عموماً اہل سنت کیطرف کیونکر یہ انتساب صحیح ہوگا جوزقانی نے تو کمال کیا کہ ابی مطیع کو جہمیہ کا رئیس ٹہرایا

اور واضع حدیث اور سنت کی عدو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ ابو مطیع کا جہمیہ ہونا محض بے اصل ہی پہر یہ رئیس جہمیہ کیونکر قرار پائی اور جب یہ راوی
حدیث و کاتب حدیث تہی تو پہر حدیث کے عدو کیونکر خیال کیے گئے معلوم ہوتا ہی کہ جوزجانی نے جب ابو مطیع کیطرف اہل الرای کا انتساب سنا تو اونکو عدوی
سنت اپنی طرف سے گہر لیا بہلا ایسا شخص عدوی سنت ہو سکتا ہی جو خود اکابر سے روایت کرتا ہو اور جماعت اونسے روایت کرتی ہو اگر ایسے شخص کو عدوی سنت
کہتے ہین تو پہر مین نہین جانتا کہ دنیا مین محب سنت کسکا نام ہی رہا انتساب وضع حدیث اسکی کیفیت ہم آگے چلکر لکہین گے اگر محمود بن غیلان کا قول صحیح ہی تو
ہم پوچہتے ہین کہ ابن معین وابو خیثمہ نے ابو مطیع کا نام نامی کیون ساقط کیا ۵ اور تو بس نہین چلتا ہی رقیبون کا مگر ؎ سوز کے نام کو لکہہ لکہہ کے جلا دیتے
ہین جب جمہور حنفیہ ابو مطیع کے مطیع ہین تو کیا کیسکے ساقط کیے ہوئی ابو مطیع کا نام ساقط ہو سکتا ہی ہرگز نہین ہرگز نہین خلیلی جو ارشاد کرتے ہین تو مین پوچہتا
ہون کہ حفاظ بلخ وعراق سے کون کون صاحب ابو مطیع سے راضی نتہے اور ابو مطیع ایسے شخص سے ناراضی کا منشا کیا تہا اگر یہ کہئی کہ ابو مطیع بلخ کے قاضی تہے اسلیے وہ
لوگ راضی نتہے تو ہم کہتے ہین کہ اسمین ابو مطیع کا کیا قصور ایسی صورت مین ابو مطیع ہی ضرور اون لوگونسے ناراض ہونگے اسمین کسی طرحکا شبہ نہین حنفیہ کی نزدیک
جو ایک بہت بڑا گروہ غالب ہی ابو مطیع کا بڑا رتبہ ہی اور محمد بن مقاتل وموسی بن نصیر ایسے اکابر محدثین انسے روایت کرتے تہے اور انکی تعظیم کرتے تہے رہا وضع حدیث کا
جہگڑا اسکی کیفیت یہ ہی کہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں عثمان بن عبد اللہ الاموی الشامی کی حال میں چند احادیث کو لکہہ کے لکہا ہی فہذا وضعہ ابو مطیع
علی حماد فسرقہ ہذا الشیخ منہ وکان قدم خراسان فحدثہم علی اللیث ومالک وکان یضع علیہم الحدیث لا یحل
کتبۃ حدیثہ الا علی سبیل الاعتبار — اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ذہبی کے نزدیک ابو مطیع
واضع حدیث تہی ہم جہانتک اسمین غور کرتے ہین اسکی تصدیق تو مین مجہے پورا بہروسا نہین ہوتا ذہبی نے ابو مطیع کے حال میں اسے نہ لکہا اگر ذہبی کے نزدیک
سچ مچ ابو مطیع واضعان حدیث سی تہے تو اونکے ترجمہ مین اسے ضرور لکہنا تہا ایسے ضروری امر کو کیون ترک کیا اور جب یہ امر خاص ذہبی کے مظنونات سی
تہا تو ضرور تہا اسی مدلل طور پر لکہنا اگر یہ کسی دوسرے کا قول تہا تو ضرور تہا اوسکا نام لینا بڑی مشکل یہ ہی کہ میزان مین فی نفسہ بہت سے اغلاط رہگئے
جو لسان المیزان وتقریب عسقلانی سے ظاہر ہوتی ہین شیبان بن عبد الرحمن نحوی کے حال مین مقدمہ فتح الباری مین مذکور ہی وقرات بخط
الذہبی فی المیزان قال ابو حاتم صالح الحدیث لا یحتج بہ قلت وہو وہم فی النقل فالذی فی کتاب ابن ابی حاتم
عن ابیہ کوفی حسن الحدیث صالح یکتب حدیثہ وکذا نقل الباجی عنہ وکذا ہو فی تہذیب الکمال وہو الصواب اہ
جب ذہبی کی خاص لکہی ہوئی میزان کا نقلیات مین یہ حال ہی تو پہر جہان کسی کا حوالہ نہین دیا گیا ہی وہان بجز تامل کے کیا چارہ ہی علاوہ اسکے اگر ابو مطیع
واضع ہوتے تو ابن تیمیہ ذہبی کے استاد بلکہ خود ذہبی کیون فقہ اکبر مرویہ سے احتجاج کرتے اور ملا علی قاری نے یہ بات جو لکہی ہی کہ ابا مطیع اہل حدیث کے نزدیک
ایک شخص وضاع تہے مجہے اسکے دیکہنے سے بہت تعجب ہوتا ہی اسلیے کہ اگر فقہ اکبر مشہور کو بروایت ابا مطیع منقول سمجہتے ہین تو ابا مطیع کے وضاع ہونیسے وہ قابل
اعتبار نہ رہی اگر بروایت ابا مطیع اوسے مروی نہین خیال کرتے تو یہ امام کی فقہ اکبر نہوئی اگر ہم حماد وابو مطیع کی نسبت ان تمام امور کو تسلیم کرین تو مجہے چارنا چار
یہ کہنا پڑیگا کہ ارباب صحاح کی روات ہرگز ایسے امور سے نہین بچے ہین جنکا انتساب حماد وابو مطیع کی طرف کیا جاتا ہی اگر صحاح سے صحیح بخاری جسکی عظمت ہمارے
دلون اور آنکہون مین ہی اور جسے بلحاظ اپنی صحیح خیال کے ہم اصح الکتب بعد کتاب اللہ سمجہتے ہین ہاتہہ مین اوٹہالی جائے اور اوسکی روات پر نظر ڈالی جائے تو معلوم
ہو جائیگا کہ عموماً روات بخاری کیسے بے داغ نہین ہین بلکہ روات کی ایک خاص تعداد پر جسپر کثرت کا اچہی طرح اطلاق ہو سکتا ہی قسم قسم کی جرح ہو سکتی ہے

جسکو اکابر محدثین بخاری کی زمانہ سے پیش کرتے چلے آتے ہین اور جسکے اوٹھانیکی لیے بہ لحاظ حسن ظن کے حفاظ محدثین عرق ریزیان کرتے آئی جنکے سعی مشکور ہوئی مگر ہم
جب غور کرتے ہین تو مجھے بلحاظ اپنے حسن ظن کے یہ کہنا پڑتا ہی کہ بخاری ایسے نامی محدث نے جو ایسے مجروح راوی کی روایت کو نقل کیا تو لا محالہ بخاری کے نزدیک وہ غیر
مجروح ہوگا یا بخاری نے اس جرح کو مسقط عدالت یا ضبط روایت نہ سمجھا ہوگا اگر خدانخواستہ یہ میرا حسن ظن نہ رہے تو مجکو اوس خاص حدیث کی صحت کی تسلیم مین
ضرور تامل ہوگا جسکے راوی کا مجروح ہونا ظاہر کیا گیا ہی اگرچہ یہ امر نہایت تفصیل کا خواہان ہی جسکا یہ رسالہ متحمل نہین ہوسکتا مگر مختصر طور پر یہان بیان کیا
چاہتا ہون تاکہ معلوم ہوجاے کہ اگر حماد و مطیع پر جرح کا مقبول ہونا ایک ضروری امر ہی تو پھر رواۃ صحیح بخاری اس قسم کی جرح یا اوس سی بڑہکر وارد ہوتی ہوئی کیونکر
بے داغ و غیر مجروح سمجھے جائینگی اور جب بخاری کی رواۃ مقبول سمجھی جاتی ہین تو پھر ہماری سعدرت پر بھی لحاظ فرمانا چاہئیے اور ان نامی روایت کو جنکو فقہا مجتہدین
معتبر سمجھتے آتے ہیں معاف فرمانا چاہیئے نہین تو مین سچ کہتا ہون کہ انصاف کا خون ہوجائیگا یہ زمانہ جو چل رہا ہی ایسا نازک زمانہ ہی کہ لوگ تقلید مین قسم قسم کے
بکھیڑے نکال کے اسی بدعت و شرک و کفر کہتے ہین اور پہلی ارباب حدیث کی تقلید کرتے ہین جب روایت پر نظر ڈالتے ہین تو اوس سے دامن کشان ہوکے دہریت
کیطرف جہکتے ہین اور قرآن کی آیات مین ایسے مخالف تاویلات پیش کرتے ہین جسکی نسبت مین کہہ سکتا ہون کہ حقیقت مین وہ قرآن کے بھی منکر ہوجاتے ہین.
دہریت کا لامذہبیت زینہ ہی جس سے دہریت کو پہونچتے ہین العیاذ منہا باللہ تعالی خداوند کریم توفیق رفیق اور ہدایت کافی اپنے فضل و کرم سے عنایت فرمائے یہ
ایسے زمانہ مین جہانتک ممکن ہو آدمی کو تعدیل مین کوشش کرنی چاہئیے کہ حیرت و انقلاب مذاہب و دہریت سی آدمی محفوظ رہی آسمین کسیطرحکا شبہ نہین کہ صحاح مین
ہر قسم کی رواۃ سی روایت کیگئی ہی ایسے روایت سے بخاری بھی مالا مال ہی جن پر اکابر محدثین نے جرح کی ہی اگرچہ بعض نی توجیہ بھی کی ہی اوس قسم کی مجروح رواۃ سے
جو بخاری نے روایت کی ہی بعض بطور متابعات و شواہد کے ہین جنکی رواۃ ضعفا سے جائز ہی مگر مجھے بحث اسمین ہے کہ بخاری نے ضعفا سے روایت جائز سمجھی گو بطریق
متابعت و استشہاد ہو چنانچہ اس مقام پر بطور نمونہ ایسی رواۃ کا ذکر کرتا ہون جنکو بعض حفاظ و اکابر محدثین نے مجروح خیال کیا ہی اور بخاری نے اونسے
روایت کی ہی عبد الرحمن ابن عبد اللہ بن دینار مدنی کو ابن معین نے ضعیف کہا ہی عمرو بن علی کہتے ہین کہ عبد الرحمن بن مہدی کو مین نے نہین سنا کہ وہ کبھی
اونسے روایت کرتے ہون ابو حاتم کہتے ہین کہ انکی حدیث لکھی جاوے مگر اوس سے احتجاج نہ کیا جاوے دار قطنی کہتے ہین کہ بخاری نے اسمین ناس سی مخالفت کی ہے
عبد الرحمن ابن ابی نعیم بجلی ابو الحکم کوفی عابد کو ابن معین نے ضعیف کہا ہی جس سے بخاری نے تین احادیث کی روایت کی ہی عطاء ابن السائب بن مالک ثقفی
الکوفی اختلاط کی وجہ سے ضعیف سمجھا جاتا ہی بخاری نے عطاء سے ایسی روایت کی ہی جس سی ظاہر ہوتا ہی کہ یہ روایت بعد اختلاط کی ہے سعید بن ایاس جریری
بصری کو بھی اختلاط ہوگیا جس سے بخاری نے روایت کی ابن حجر مقدمہ فتح مین کہتے ہین واخرج لہ البخاری ایضا من روایۃ خالد الواسطے
عنہ ولم یتحرر لی امرہ الی الآن ھل سمع منہ قبل الاختلاط او بعدہ ۔ گو یہ حدیث بطور متابعت ہی مگر بحث روایت مین ہی
علے ہذا ابو مطیع پر جو جرح کیجاتی ہی ایسی رواۃ خود بخاری کی ہین بلکہ بیشتر ایسی ہین جو بہ نسبت اونکے سخت مجروح ہین اسحق بن محمد بن اسمعیل ابن عبد اللہ ابن
ابی فیروۃ الفروی اندہی ہوگئی تہی انکی نسبت دار قطنی و حاکم کہتے ہین کہ بخاری کو عیب ہی جو انسے روایت کرتے ہین اسمعیل بن ابی اویس عبد اللہ بن عبد اللہ بن
اویس بن مالک بن ابی عامر الاصبحی کو نسائی نے ضعیف کیا ہی اور ابن معین کبھی لاباس بہ کبھی ضعیف کبھی سارق حدیث کہتے ہیں دار قطنی کہتے ہین لا اختاره
فی الصحیح علامہ ابن حجر نے اسکے دفع مین بڑا زور دیا ہی وہ کہتے ہین کہ اسمعیل نے اسکے لیے اصول قرار دیا تہا اور بخاری کو سمجھا دیا ہی کہ اسی ڈہنگ سے روایت کرو
[illegible] قابل احتجاج

نہین ہین جبتک اوسکی موید دوسری روایات نہون ہین تو اسکو ضرور مانتا ہون اور اگر اسمعیل کوئی اصول نہ بتاتے ہوتے تب بہی اسوجہ سے مین مانتا کہ بخاری
نے روایت کی ہی مگر یہ بات ظاہر ہی کہ جب آدمی سارق قرار پایا تو اوسکی اصول کب قابل اعتبار ہو سکتے ہین اسید بن زید الجمال کی نسبت نسائی نے کہا
کہ متروک ہی ابن معین نے کہا کہ وہ جہونٹ احادیث کی روایت کرتا ہی دارقطنی نے اسے ضعیف کہا ابن عدی نے کہا کہ اسکی روایت پر متابعت نہ کی جاوے ابن
حبان نے کہا کہ یہ ثقات سے مناکیر کی روایت کرتا ہی اور حدیث کو چوراتا ہی بزاز نے کہا یہ بڑا شیعہ تہا ابو حاتم نے کہا کہ اسمین مین نے لوگون کو کلام کرتے ہوئے
دیکہا ابن حجر کہتے ہین کہ کسی شخص کو مین نے نہین دیکہا کہ ابن زید کی توثیق کرتا ہو ہم کہتے ہین اگرچہ بخاری کی حدیث مقرون بالغیر ہے مگر اسمین شبہ نہین کہ بخاری نے
ایسے مجروح راوی سے روایت کی جسمین تمام عیب متعلق عدم قبول روایت بہری تہی ابن عدی کہتے ہین کہ بخاری نے ہشیم کی حدیث اسیلیے روائت کی کہ ہشیم اثبت
الناس ہین جسمین مین ہم اسے تسلیم کرتے ہین مگر اس سے اصل امر دفع نہین ہوتا جو اسید کی نسبت کہا جاتا ہی احمد بن عیسے مصری تستری سے بخاری و مسلم و
نسائی و ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ابو داؤد یحیی بن معین سے حکایت کرتے ہین کہ اونہون نے اللہ کی قسم کہائی کہ وہ بڑا جہوٹہا ہی ابو زرعہ نے صحیح مسلم پر طعن
اسوجہ سے کیا کہ مسلم مین احمد سے روایت ہی ابو زرعہ نے کہا کہ اہل مصر احمد کی زبان کی شکایت کرتے ہین بعضون نے احمد کی توثیق بہی کی ہی مگر یہ قسم نہایت
غور کے قابل ہی علے ہذا ابو زرعہ کا طعن زکریا بن یحیی بن عمر بن حصین بن حمید بن منہب الطائی ابو السکین شیوخ بخاری سے تہے دارقطنی نے ایک بار کہا کہ قوی نہین
ہین ایک بار کہا کہ متروک ہین حاکم نے کہا احادیث مین خطا کرتے ہین انسے بخاری روایت کرتے ہین سلمہ بن رجاء تمیمی ابو عبد الرحمن الکوفی ابو حاتم نے کہا
ما بہ باس ابن معین نے کہا لیس بشئی اور نسائی نے اونکی تضعیف کی بخاری نے ان سے حدیث کی روایت کی **عبد اللہ** بن بریدہ نے اپنے باپ سے سماعت
نہین کی ابراہیم حربی کہتے ہین کہ عبد اللہ جو حدیث اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ منکر ہے بخاری نے عبد اللہ سے ایسی روایت کی ہی جسے اونہون نے اپنے
باپ سے روایت کی **عبد اللہ** بن رجاء غدانی بصری کو عمرو بن علے الفلاس نے کثیر الغلط والتصحیف کہا اور قابل حجت نہین خیال کیا بخاری نے
انسے روایت کی ہی بخاری سے انسے ملاقات بہی ہوئی تہی عبد اللہ بن صالح جہنی کے پڑوس مین ایک شخص واضع حدیث تہا اسکا خط عبد اللہ کے خط سے مشابہ
ہوتا تہا وہ حدیث وضع کرتا تہا اور لکہہ کے عبد اللہ کے گہر مین دہپینک دیتا تہا عبد اللہ اوسے اپنا سمجہہ کر روایت کرتے تہے **عبد اللہ** بن صالح نے
جو لیث سے تعلیق کی ہی وہ بخاری مین بہت ہی چنانچہ اسمعیلی نے بخاری پر اسکا عیب لگایا ہی اور یہ تعجب ظاہر کیا ہی کہ بخاری حدیث منقطع سے احتجاج کرتے ہین اور متصل سے
احتجاج نہین کرتے ابن حجر اسکا یون جواب دیتے ہین کہ بخاری جس حدیث کو وارد کرتے ہین وہ اونکے نزدیک صحیح ہوتی ہی جسکو وہ اونکی احادیث سے جانچ لیتے ہین
لیکن وہ بخاری کی شرط پر نہین ہوتی جو اعلی شروط صحت سے ہی اسیلیے اوس حدیث کو بطور اصل کتاب روایت نہین کرتے یہ بخاری کی اصطلاح ہی جو
استقرا سے بہ لحاظ کارروائی بخاری کے معلوم ہوئی جسمین کچہہ مضائقہ نہین ہی انتہی ابن حجر کا کلام نہایت صحیح ہے جسکو ہم آنکہہ بند کرکے تسلیم کرتے ہین مگر
دوسرے لوگ اسکو کب تسلیم کر سکتے ہین وہ تو اسمعیلی کی ہان مین ہان ملائینگے جب عبد اللہ بن صالح کی یہ کیفیت تہی کہ اونکو اونکا پڑوسی چکمہ دیتا تہا
تو تنقید سخت دشوار تہی اور جب حدیث شرط بخاری پر پہوتی ہوئی درج صحیح کیگئی تو گو اوسکا اشتقاق کچہہ بہی ہو مگر مجموعہ مرویات ما فی الدفتین کو صحیح کیونکر
کہہ سکتے ہین **عبد الرحمن** ابن ابی نعیم بجلی ابو الحکم کوفی کو ابن معین نے ضعیف کہا ہی بخاری نے تین حدیثین انسے روایت کی ہین **عبد العزیز**
بن محمد بن ابی عبید اللہ اوردی ابو محمد المدنی کی نسبت احمد کہتے ہین کہ جب لوگونکی کتابونسے روایت کرتے تہے تو وہم کرتے تہے اور جب اونکی کتب سے پڑہتے تہے
تو خطا کرتے تہے اور اکثر حدیث کو قلب کرتے تہے عبد اللہ بن عمر کے حدیث کو عبید اللہ بن عمر سے روایت کرتے تہے ابو زرعہ نے کہا کہ وہ سیء الحفظ تہے اور اکثر سو

حفظ سے روایت کرتے تھے جسمین خطا واقع ہوتی تھی نسائی نے کہا کہ انکی حدیث عبید اللہ بن عمر سے منکر ہے ابو حاتم نے کہا لا یحتج بہ ساجی نے کہا وہ کثیر الوہم تھا
ابن سعد نے کہا کہ وہ غلط کرتے تھے بخاری نے انکی حدیث متابعات مین بصیغہ تعلیق روایت کی ہے **عتاب بن بشیر** جزری کی تضعیف امام احمد حنبل نے
کی نسائی نے کہا لیس بقوی ابن مہدی نے آخر الامر اوسکی حدیث کو ترک کیا ابن مدینی نے کہا کہ ہمنے اوسکی حدیث پر مارا بخاری ابی داؤد نسائی ترمذی نے
اس سے روایت کی **عطا بن السائب** بن مالک الثقفی کوفی آخر عمر مین اختلاط ہو گیا تھا اسلیے یہ ضعیف کہی جاتی ہین بخاری نے انسے
بعد اختلاط کے روایت کی چنانچہ تطبیق روایات مرویہ سے ظاہر ہوتا ہے عمرو بن ابی سلمۃ التنیسی دمشقی احمد نے کہا کہ زہیر بن محمد سے انسے احادیث باطلہ
روایت کین یحییٰ بن معین و ساجی نے اسے ضعیف کہا عقیلی نے کہا اسکی حدیث مین وہم ہے ابو حاتم نے کہا کہ اسکی حدیث لکہی جاویگی اور اوس سے احتجاج نہ کیا جاویگا
بخاری نے اس سے روایت کی ہے **محمد بن طلحہ** بن مصرف الکوفی ابن سعد نے کہا اسکی احادیث منکر ہین عفان نے کہا کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے تھے
حالانکہ اوسکا باپ بہت پہلے مر چکا تھا لوگ اوسے جہوٹا سمجھتے تھے ابو داؤد نے کہا کہ وہ خطا کرتا تھا ابو کامل مظفر بن مدرک کہتے تھے کہ تین اشخاص کی احادیث
سے پرہیز کرنا چاہئے **محمد بن طلحہ** و فلیح بن سلیمان و ایوب بن عتبہ ابن معین نے اسے ایک بار صالح ایک بار ضعیف کہا ہے نسائی نے کہا قوی نہین ہے
بخاری نے اس سے روایت کی ہے بعض مین متابعت کی ہے جو حدیث جہاد مین ہے اوسکی متابعت نہین کی ابن حجر کہتے ہین کہ وہ فضائل اعمال مین ہے
یہ بات نہایت صحیح ہے لیکن اگر شروط بخاری پر لحاظ کیا جاوے تو فضائل اعمال وغیرہ سب یکسان سمجھے جاوینگے فضائل اعمال مین صرف حدیث ضعیف پر
عمل جائز ہے مگر اسکو ایسی حدیث کا ذکر کرنا کیا ضرور ہے جو بخاری الیسا ہو محمد بن یزید کوفی کو ابو حاتم نے مجہول کہا خود بخاری نے بہی اسکی تضعیف کی اور انسے حدیث
روایت کی ہے اور متابعت کے **محمد بن یوسف** الفریابی نزیل قیساریہ جو سواحل شام سے ہے کبار شیوخ بخاری سے تہے انسے ڈیڑہ سو حدیث مین خطا
ہوئی ہے ابن معین نے ان سے ایک حدیث جسمین محمد بن یوسف سے خطا واقع ہوئی ہے لکہہ کے لکہا ہے کہ یہ باطل ہے ابن حجر فرماتے ہین کہ بخاری نے انکی احادیث
کو پاک اور تمیز کرکے اعتماد کیا ہے انتہی مین بہی اس خیال سے کہ مجہے بخاری کے ساتہہ حسن ظن ہے نہ خود اپنی ذات سے بلکہ آبا عن جد اسلیے بخاری کی مرویات کو
اپنے سرون پر آنکہون پر رکہتا ہون مگر زمانہ کا رنگ تو کچہہ عجیب غریب ہے جو تقلید کو بالکل نہین مانتے وہ کیونکر اسے تسلیم کرینگے مروان بن الحکم سے بخاری نے
روایت کی یہ وہ شخص تہا جسنے طلحہ کو یوم الجمل تیر سے شہید کیا **معلی بن منصور** الرازی نزیل بغداد بخاری سے انسے ملاقات تہی امام احمد کہتے ہین کہ مین نے کوئی حدیث
انسے روایت نہ کی یہ رای کے موافق حدیث کی روایت کرتے تہے جسمین خطا کرتے تہے ابو حاتم رازی کہتے ہین کہ احمد سے کہا گیا کہ آپ منصور سے کیون روایت نہین
کرتے امام احمد نے کہا کہ ابن منصور شروط لکہتے تھے اور جس شخص نے اسے لکہا وہ کذب سے نہ بچا بخاری نے انسے بیوع مین حدیث روایت کی ہے **مقسم مولی** ابن
عباس ابن سعد نے کہا ضعیف تہے ساجی نے کہا کہ بعض لوگون نے انکی بعض روایات مین کلام کیا ہے بخاری نے انسے روایت کی ہے اور ترمذی نے بہی
ابن حجر لکہتے ہین وہو من غرائب الصحیح **ہشام بن عروۃ** بن الزبیر بن العوام القرشی الاسدی کا حافظہ بوڑہاپے مین متغیر ہو گیا تہا تو جس سے
اونہون نے حدیث سنی تہی اوسمین بہی تغیر ہو گیا وہ جب تیسری بار عراق کو آئے تہے **یعقوب بن شیبہ** کہتے ہین کہ ہشام ثقہ ہیں جب وہ
عراق کو آئے تو اپنے باپ سے روایت کرتے تہے وہانکے لوگون نے اسکا انکار کیا اپنے باپ سے جو وہ روایت کرتے تہے ایسی روایت کرتے تہے جیسے اونہون نے سنا تہا تساہل
ہونیکا یہی تہا کہ جو دوسرے لوگونکی روایت ہوتی تہی اوسے اپنے باپ سے ارسال کرتے تہے ابن حجر کہتے ہین کہ یہ تدلیس ہے اور ابن خراش کہتے ہین کہ مالک
انسے راضی نہ تہے اور مالک سے اس سے زیادہ شدید حکایت کیگئی ہے تو یہ محمول ہے یعقوب کی قول پر ہشام سے جمیع ائمہ نے احتجاج کیا ہے **یحییٰ بن بکیر**

الغسانی الواسطے کو ابو داؤد نے ضعیف کہا ہی ابن معین کہتے ہین ہم انکا حال نہین جانتے ابو حاتم کہتے ہین ہم انکا حال نہین جانتے ابو حاتم کہتے ہین یہ مشہور
نہین ہین ابن حبان نے انکی باب مین یہانتک کہا ہی کہ انسے روایت جائز نہین ہی بخاری نے انسے روایت بمتابعت کی ہی **یحیی بن کثیر یمامی**
یحیے قطان کہتے ہین کہ انکی مرسلات ہوا کی متشابہ ہین یہ کثیر الارسال والتدلیس والتحدیث من الصحف تہے ہمام کہتے ہین کہ وہ صبح کو مجھسے حدیث سنتے تہے اور شام
کو حدیث کرتے تہے یعنے اوس شخص کا نام لیتے تہے جس سے حدیث سنتے تھے ابن حجر کہتے ہین احتج بہ الائمۃ رمام رجیہ وجہمیہ کا انتساب تو برتقدیر تسلیم ہم کہتے ہین کہ اس
قسم کے رواۃ سے بخاری مین روایت کیگئی ہی چنانچہ **ایوب بن عائذ** بن مدلج الطائی مرجیہ تہا جسکے روایت بخاری نے مغازی مین کی ہے
ثور بن یزید حمصے ابو خالد قدریہ تہا اوزاعی و ابن مبارک وغیرہ اس سے کتابت حدیث کو منع کرتے تہے جب یہ مدینہ مین آیا امام مالک نے لوگون کو منع کیا کہ
اسکی پاس بیٹھین اسے لوگ ناصبی کہتے تھے یحیے بن معین کہتے ہین کہ یہ ایسی لوگونکی ساتھ بیٹھتا تہا جو علی کو برا کہتے تہے مگر بن یزید علی رض کو گالیان نہین دیتا
تہا غرض ایسے امور کے پائے جاتے ہوئے ثور سے جماعت نے احتجاج کیا ہی **حریز بن عثمان** حمصے کو لوگ ناصبی کہتے تھے ابن حبان کہتے ہین کہ یہ اپنی مذہب
کیطرف دعوت کرتا تہا اسکی حدیث سے پرہیز کرنا چاہیئے اسکی روایت ثلاثیات بخاری مین موجود ہی **حسن بن ذکوان** ابو سلمہ بصری کے تضعیف
احمد و ابن معین و ابو حاتم و نسائی و ابن المدینی نے کی اور ابن عدی نے مدلس کہا اور ابی داؤد اسے قدری کہتے تہے بخاری نے کتاب الرقاق مین روایت
کے ہی گو بخاری شواہد بہی لائی ہین **زکریا بن اسحق مکے** قدری تہا امیر نے مکہ مین منادی کردی تہی کہ کوئی اوسکی پاس نہ بیٹھے بخاری نے اس سے روایت
کی ہی **عبد الملک بن اعین** کوفی شیعے تہا ابن معین نے کہا لیس بشئے ابن مہدی اوس سے حدیث کرتے تہے پہر چہوڑ دیا بخاری مین اس سے حد یث
موجود ہی **عمران بن حطان** سدوسی قعدیہ تہا قعدیہ خوارج کا ایک فرقہ ہی یہ شخص ایسا متعصب تہا کہ یہ اپنی مذہب کیطرف دعوت کرتا تہا اور اسنے
عبد الرحمن بن ملجم قاتل جناب امیر علیہ السلام کا مرثیہ لکہا تہا بخارے نے متابعات مین اس سے روایت کی ہی علامہ ابن حجر کہتے ہین کہ موصل کی تاریخ مین لکہا ہے
کہ عمران نے آخر عمر مین خارجیت سے رجوع کی اگر یہ صحیح ہے تو عذر جید ہی والا متابعات مین نقل کرنا کچہ ہرج نہین انتہی ہم کہتے ہین کہ عمران کی نسبت خود علامہ ابن حجر
نے یہ لکہا ہی کہ وہ آخر عمر مین خارجی ہوا پہر یہ کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہی کہ آخر عمر مین اوسنے رجوع کی دو آخر اور دو اول تو ہوتی نہین اور یہ قول محدثین ہی جسکو
ارباب تاریخ حاطب اللیل کے کلام پر ترجیح ہے **مالک بن اسمعیل** ابو غسان نہدی کبار شیوخ بخاری سے تہے جو شیعے تہے **محبوب بن حسن البصری**
ابو جعفر کہتے ہین کہ انکا نام محمد تہا نسائی نے انکی تضعیف کی ابو حاتم نے کہا قوی نہین ہین ابو داؤد نے کہا یہ کچہ کچہ قدر کیطرف مائل تہے بخاری نے انسے روایت
کی سقروناالغیرہ **ہرون بن موسی** اعور نحوی بصرے قدری تہا جس سے بخاری نے روایت کی اب اگر ہم تسلیم کرلین کہ ابو مطیع کا پایہ رواۃ بخاری سے
گہٹا ہوا تہا تو جامع ترمذی و سنن ابو داؤد وغیرہ کے رواۃ سے تو ہرگز گہٹا ہوا نہین خیال کیا جا سکتا عبد الرحمن بن غزوان سے جو ترمذی نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر شام کے روایت کی ہی اوسمین ہی و بعث معہ ابو بکر بلالا یعنے آپکے ساتہ حضرت صدیق نے بلال کو کر دیا ذہبی نے میزان میں اسے بلحاظ
تاریخی واقعات کی غلط ٹہرایا ہی اور کہا ہی کہ اوسوقت بلال پیدا نہوئے تھے اور ابو بکر صدیق لڑکے تھے عبد الرحمن سے بخاری نے بہی روایت کی ہے روایت راوی کے
معیار ہی عبد الرحمن نے ایسی غلط روایت کی جسکو کسیطرح عقل قبول نہیں کر سکتی محمد بن زیاد وضعین حدیث و کذاب و خبث و متروک الحدیث تہا قال ابن حبان
کان یضع الحدیث علی الثقات لا یحل ذکرہ فی الکتب الا علی جہۃ القدح فیہ سہنذا ترمذی مین اس سے روایت موجود ہی رواۃ سنن باقیہ کا ذکر بلحاظ اختصار
کے چہوڑ ہی دیتا ہون سنن اربعہ کے رواۃ کے حالات کی اگر تفتیش کیجائے تو معلوم ہو جائیگا کہ انمین بہی الحدیث و مسطور و مجہول الحال و ضعیف و مجہول و متروک الحدیث

وواہی الحدیث ومتہم بالکذب والوضع بکثرت موجود ہین۔ اگر ہم اس امر کو تسلیم کرلین کہ عموماً رواۃ صحاح سے ابومطیع کا درجہ گھٹا ہوا ہی تو ہم کہینگے کہ ارباب تاریخ

وفقہا انکی مداح ہین طبقات فقہا مین انکا ذکر تعظیم سے کیا گیا ہی مدینۃ العلوم مین ہی وھو القاضی الفقیہ روی الکتاب الفقہ الاکبر عن

ابی حنیفۃ روی عن ابن عون وھشام بن حسان ومالک بن انس وابراھیم بن طھمان وعنہ احمد بن منیع وغیرہ تفقہ علیہ اھل بلادہ وکان

یعنے ابومطیع قاضی تھے انہون نے امام سے فقہ اکبر کی روایت کی یہ روایت ابن عون وہشام ومالک وابراہیم سے کرتے ہین انسے احمد بن منیع وغیرہ روایت

کرتے ہین بلخ کے لوگون نے انسے علم فقہ حاصل کیا ابن مبارک بلحاظ علم ودین کے انکی تعظیم کرتے تھے جواہر مضیہ فی طبقات الحنفیہ مین ہی القاضی الفقیہ راوی

الکتاب الفقہ الاکبر عن الامام تفقہ بہ اھل تلک الدیار وکان بصیراً علامۃ کبیراً کان ابن المبارک یعظمہ ویجلہ لدینہ وعلمہ طبقات حنفیہ مین ہی

ہو القاضی الفقیہ صاحب الامام راوی الکتاب الفقہ الاکبر عنہ روی عن ابن عون وھشام بن حسان ومالک بن انس وکان ابن المبارک یعظمہ ویجلہ لدینہ وعلمہ

عینے شارح بخاری اپنی تاریخ مین لکھتے ہین راوی کتاب الفقہ الاکبر عن الامام وروی عن مالک بن انس وابراھیم بن طھمان

وغیرھما وروی عنہ جماعۃ پھر ایسا شخص جسکے تاریخ مورخین وصاحب طبقات کی تواریخ وطبقات مین درج اور فقہا جسکے تعریف لکھتے ہون اور جسکی

روایات کو مقبول سمجھکر قبول کے سرون پر اور آنکھون پر رکھتے ہون غیر مقبول متصور ہوسکتا ہی ہرگز نہین ہرگز نہین عبد اللہ ابن المبارک جنکا علم وورع

وطیبت وجلال فقہا ومحدثین کے نزدیک مسلم الثبوت ہی تواریخ وطبقات انکی مدائح سے مالامال ہین جب بلحاظ دین وعلم کے ابومطیع کی تعظیم کرتے ہون تو ابومطیع

قابل اعتبار ہونے کیلیے میری نزدیک اسیقدر کافی ووافی ہی اگر ابومطیع تہمتون سے محفوظ نہوتے تو ابن مبارک سا جلیل القدر عالم فقیہ محدث بلحاظ دین و

علم ابومطیع کی تعظیم وتبجیل نہ فرماتا بلکہ ضرور اونسے کنارہ کش ہوجاتا اور اونکی عیوب کو بیان کرتا جسطرح عام قاعدہ ہی ابن مبارک کی تعظیم ابومطیع کے

دامن کو غبار تہمت سے پاک وصاف کرتی ہی جاننا چاہئیے کہ مذاہب کے تقسیم بلحاظ اہل دیانات واہل اہوا ونحل کے ہوتی ہی ارباب دیانات مجوس ویہود

ونصاری واہل اسلام ہین اہل اہوا وآرا فلاسفہ دہریہ وصابیہ وعبدۃ الکواکب والاوثان وبراہمہ وغیرہ چونکہ اہل اہوا کی مقالات منضبط نہین ہین اسلیے انکے

فرق کا کچہ ٹہکانا نہین اہل دیانات کے مختلف فرقے ہین مجوس کے ستر فرقے ہوئے یہود کے اکہتر نصاری کے بہتر مسلمانون کے تہتر فرق لاحق نے فرق سابق

پر ایک فرقہ میں ترقی کی مگر ان فرق مین فرق ناجیہ ایک ہی ہوتا آیا اسلیے کہ قضیتین متقابلین مین ہمیشہ حق ایک ہی مین دائر ہوتا ہی یہ تو محال ہی

کہ دو شخصون پر جو عقیدۃً مختلف ہون یہ حکم کیا جاوی کہ دونون محق وصادق ہین پھر ضرور ہی کہ جمیع مسائل مین حق ایک ہی فرقہ مین دائر ہو یہی فرقہ ناجیہ کہلاتا ہی

اسی وجہ سے ہر شخص کو اس امر کی تلاش ہوتی ہی کہ فرقہ ناجیہ کونسا فرقہ ہی مجکو اس مقام پر ہر فرقے کی کیفیت بیان کرنیکی ضرورت نہین ہی البتہ ایسے فرق کے احوال

مختصر طور پر بیان کیا چاہتا ہون جنسے فقہ اکبر کے مطلب سمجھنے مین ایک قسم کی مدد ملی **معتزلہ** یہ اپکو اصحاب العدل والتوحید کہتے ہین اور اپنا لقب قدریہ رکھتے ہین

انکا مسلک یہ ہی کہ اللہ تعالی قدیم ہے قدم اوسکی وصف ذات کے ساتھ خاص ہی یہ لوگ صفات قدیمہ کے کلیۃ نفی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اللہ تعالی اپنی ذات سے

زندہ وحی ہی علم وقدرت وحیات سے عالم وقادر وحی نہین ہی بلکہ یہ صفات ومعانی قدیمہ ہین جو اوسکی ذات کے ساتھ قائم ہین اسلیے کہ اگر صفات نفس قدم

مین باری تعالی کی شریک ہون تو چاہئیے کہ اوسکے ساتھ الوہیت مین بہی شریک ہوجائین ان لوگونکا اس امر پر اتفاق ہی کہ اللہ تعالی کا کلام محدث ہی مخلوق فی المحل

حرف وآواز ہی انکی امثال مصاحف مین لکھی جاتی ہین جو انسے حکایات ہین اسلیے کہ محل میں جو عرض پایا جاتا ہی وہ فی الحال نیست ہوجاتا ہی اور اس امر پر

اتفاق ہے کہ ارادہ وسمع وبصر ایسے معانی نہین ہین جو قائم بذاتہ ہون اور اسپر اتفاق ہی کہ اللہ تعالی کی رویت آنکھون سے دنیا مین نہین ہوسکتی اور اوسکو

تشبیہ کسی طور پر نہین ہوسکتی جہتۃً ومکاناً وصورتاً وجسماً وتحیزاً وانتقالاً وزوالاً وتغیراً وتاثیراً اور ان لوگون نے آیات متشابہات کی تاویل کو واجب خیال کیا
اور اسیکو توحید جانتے ہین اور ان لوگون نے اسپر اتفاق کیا ہی کہ عباد اپنے افعال خیر وشر پر قادر اور انکی خالق ہین اور اپنی فعل پر قیامت کے دن ثواب وعقا
مستحق ہین اللہ تعالی اس سی پاک ہی کہ اوسکی طرف شر وظلم کی اور ایسی فعل کے جو کفر ومعصیت ہی نسبت کیجائی اسیلیے کہ اللہ تعالی نے اگر ظلم کو پیدا کیا تو ظالم ہوا
کو پیدا کیا تو عادل ہوا اور ان لوگون نے اسبات پر اتفاق کیا ہی کہ بلحاظر رعایت مصالح عباد کی من حیث الحکمت حکیم پر صلاح وخیر واجب ہی اصلح ولطف
وجوب مین انہین اختلاف ہی اسکو یہ لوگ عدل کہتے ہین۔ اور اس امر پر اتفاق کیا ہی کہ جب مسلمان متقی مرتا ہی یا گنہگار توبہ کرکے مرتا ہی تو مستحق ثواب کا
اور جب بغیر توبہ کے گناہ کبیرہ سے جسکا اوسنے ارتکاب کیا ہی مرگیا تو وہ مستحق خلود فی النار کا ہوتا ہی لیکن اسکا عذاب کفار کے عذاب سے خفیف ہوتا ہی او
وعید کہتے ہین اور ان لوگون نے اس امر پر اتفاق کیا ہی کہ اصول معرفت وشکر نعمت کا وجوب اور حسن وقبح کا جاننا عقلی ہی اور عقل ہی سے حسن کا کرنا
پرہیز واجب ہی شرع کو اسمین دخل نہین۔ وہ یہ بھی کہتی ہین کہ اللہ تعالی نے اپنی بندون پر امتحاناً بذریعہ انبیاء علیہم السلام کے احکام بھیجے ہین تاکہ احکام کا
اونکی ہلاکت پر شہادت ہو امامت مین یہ لوگ آپسمین اختلاف کرتے ہین بعضے کہتی ہین نصاً ہی بعضے کہتی ہین اختیاراً **جبریہ** ایک فرقہ ہی جو بندہ سے
فعل کے نفی کرتا ہی اور فعل کی نسبت اللہ کیطرف کرتا ہی جبریہ خالصہ بندہ کو مجبور محض خیال کرتا ہی اور فعل وقدرت علے الفعل اصلاً ثابت نہین کرتا ج
بندہ مین ایسی قدرت ثابت کرتا ہی جو اصلاً غیر موثر ہین جو شخص قدرت حادثہ کا اثر فعل مین ثابت کرتا ہی اور جسکو کسب کہتی ہین۔ وہ جبری نہین ہی **جہ**
اصحاب جُہم ابن صفوان یہ ایک فرقہ جبریہ خالصہ کا ہی یہ فرقہ نفی صفات ازلیہ مین معتزلہ کا قدم بقدم ہی معتزلہ کے عقائد پر اس فرقہ نے بہت سی چیزین بڑ
یہ فرقہ کہتا ہی کہ اللہ تعالی کو کسے صفت سی متصف کرنا نہ چاہئے اسیلیے کہ اس سی تشبیہ لازم آتی ہی یہ فرقہ خدا کو حی عالم نہین کہتا اسیلیے کہ بہتر ہی ح
البتہ قادر فاعل خالق کہنا چاہئی اسیلیے کہ سوای اللہ کے کسی شی پر انکا اطلاق نہین ہوتا یہ فرقہ اللہ تعالی کو ایسے علوم ثابت کرتا ہی جو حادث لافی المحل
کہتا ہی کہ یہ بات جائز نہین ہی کہ اللہ تعالی کسی شی کو قبل اوسکی پیدا ہونیکے جانی اسیلیے کہ اوسکو اگر پہلے سے علم تہا پہر اوسنے پیدا کیا تو اوسکا علم بدستور با
نہ باقی رہا اگر باقی رہا تو وہ جاہل ٹہرا اس لیے کہ علم اس امر کا کہ یہ چیز عنقریب پیدا ہوگی مغائر ہے اس علم کے کہ وہ چیز پیدا ہو
اگر باقی نہ رہا تو متغیر ہوگیا اور متغیر مخلوق ہی قدیم نہین ہی اور جب حدوث علم کا ثابت ہوا پہر اس بات سے خالی نہین کہ اوسکی ذات مین حدوث
جس سے ذات محل حوادث ہوجائیگے یا محل مین حادث ہوگا پہر محل اوسکے ساتہہ موصوف ہوا نہ باری تعالی اس سی یہ بات ثابت ہوئی کہ علم کے
نہین ہی یہ فرقہ کہتا ہی کہ آدمی کسے شی پر قادر نہین اور آدمی مین استطاعت نہین ہی وہ اپنی افعال مین مجبور ہی اونمین قدرت نہین ارادہ نہین اختی
اللہ تعالے انسان مین افعال کو اوسیطرح پیدا کرتا ہے جسطرح سائر جمادات مین اور انسان کیطرف افعال اوسیطرح منسوب ہوتے ہین جسطرح سائر
طرف عرف عام مین کہتے ہین درخت پہلا دریا جاری ہوا آفتاب نے طلوع کیا وغیرہ وغیرہ اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ افعال انکے احاطہ قدرت سے با
فرقہ کو جبر مین اسقدر تشدد ہی کہ ثواب وعقاب کو بھی جبر کہتا ہی اور تکلیف کو بھی جبر خیال کرتا ہی یہ فرقہ کہتا ہی کہ جب اہل بہشت واہل دوزخ بہ
مین داخل ہونیکے بعد نعیم جنت ونار سے متلذذ ومتالم ہوجائینگے تب جنت ونار فنا ہوجائینگے قرآن مین جہان خلود کا وعدہ کیا گیا ہی وہ حق
نہین ہی بلکہ مبالغہ وتاکید پر محمول ہی یہ فرقہ کہتا ہی کہ جو شخص دل سے ایمان لایا مگر زبان سے اوسنے انکار کیا تو وہ کافر نہوگا بلکہ مومن ہی اسیلیے
انکار سے نہین زائل ہوتا **کرامیہ** یہ مثبتین صفات سے ہین مگر مآل انکا تجسیم وتشبیہ ہی ابو عبد اللہ علی کہتا ہی کہ اوسکا معبود عرش پر

جانب جسپر وہ جوہر کا اطلاق کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اللہ تعالی عرش کے صفحہ علیا سے مماس ہی وہ انتقال و تحول و نزول کو جائز سمجھتا ہی بعض کہتے ہین کہ وہ
بعض اجزاء عرش پر ہے انکی متاخرین کہتے ہین کہ فوق کیطرف اور محاذی عرش کے ہی انمین بہی اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ اوسمین اور عرش مین متناہی بعد ہی محمد ابن
ہیصم کہتا ہی کہ لا متناہی بعد ہے اور وہ عالم کے مبائن ہی یہ شخص تحیز و محاذات کی نفی کرتا ہی اور فوقیت و مباینت کو ثابت کرتا ہی جو لوگ باری تعالی کو فوق
کی جہت مین کہتے ہین نفس نہایت مین اونمین اختلاف ہی بعضے نہایت کو جہات ستہ مین ثابت کرتے ہین بعضے جہت تحت مین جو نہایت کے منکر ہین وہ
کہتے ہین کہ باریتعالی عظیم ہے بعضے عظمت کے یہ معنی کہتے ہیں کہ وہ باوجود وحدت کی جمیع اجزاء عرش پر ہے عرش اوسکے نیچے ہی بعض کہتے ہین کہ عظمت کے یہ معنی ہین
کہ وہ جمیع اجزاء عرش کی ملاقی ہی عموماً کرامیہ حوادث کثیرہ کا قیام ذات باریتعالی سے جائز سمجھتے ہین مثل اخبار امور ماضیہ و مستقبلہ و کتب منزلہ و قصص و
وعد و وعید و احکام وغیرہ **خوارج** ایک فرقہ ہی جسنے جناب امیر علیہ السلام پر خروج کیا یہ فرقہ حضرت عثمان و علی سے تبری کرتا ہی اور اسکو ہر عبادت سے افضل
سمجہتا ہی اور اسکو اسقدر مہتم بالشان خیال کرتا ہی کہ بدون تبری آپسمین نکاح کرنا جائز نہین سمجہتا یہ فرقہ اصحاب کبائر کو کافر کہتا ہی اور جب امام سنت کے مخالفت
کرے اوسپر خروج واجب سمجہتا ہی محکمہ اولی وہ لوگ ہین جنہون نے جناب امیر علیہ السلام پر اوسوقت خروج کیا تہا جب حکمین کا حکم جاری ہوا تہا یہ لوگ حرورہ
میں جو ناحیہ کوفہ مین ہی جمع ہوئی ان کے سردار عبداللہ ابن کوا وغیرہ تھے اسی فرقہ نے نہروان مین جناب امیر علیہ السلام سے سخت ہزیمت اوٹہائی بارہ ہزار
خوارج سے دس پانچ آدمی بچ رہے جناب امیر علیہ السلام کیطرف دس آدمی سے کم شہید ہوئے **مرجیہ** انکا یہ اعتقاد ہی کہ ایمان کے ساتہ گناہ ضرر نہین کرتا جسطرح
کفر کے ساتہ عبادت نفع نہین کرتی بعض کہتے ہین دنیا مین صاحب کبیرہ کو نہ یہ کہہ سکتے کہ اہل جنت سی ہے نہ یہ کہہ سکتے کہ اہل نار سے ہی اس صورت مین مرجیہ
و وعیدیہ دو فرقے مقابل ہین بعضے کا قول ہی کہ رجا کہتی ہین تاخیر علی علیہ السلام کے درجہ خلافت اولی سی خلافت رابعہ کیطرف اس صورت مین مرجیہ و شیعہ
دو فرقہ مقابل ہین **شیعہ** جناب امیر کی امامت و خلافت کو نصاً و وصیتہً کہتے ہین عام ازینکہ جلی ہو یا خفی انکا اعتقاد یہ ہی کہ امامت انکی اولاد سے
نہ نکلی گے اگر نکلے گی تو کسی کے ظلم سے یا انکی تقیہ سے یہ لوگ امامت کو ایسا قضیہ نہیں سمجھتے جو باختیار عامہ ہو اور امام کے ٹہرانے سی ٹہرے بلکہ یہ لوگ امامت کو
قضیہ اصولیہ جانتے ہین جو رکن دین ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکا ترک جائز نہین اور نہ یہ جائز ہی کہ اوسکو عامہ کیطرف تفویض کرین یہ لوگ امامت
کیلیے تعین و تنصیص عصمت کبائر و صغائر سے ضروری سمجھتے ہین اور بجز حالت تقیہ کے تولا و تبرا قولاً و فعلاً و عقداً ضروری سمجھتے ہین۔

خوارج
مرجیہ
ارجا کے دو معنی ہین تاخیر و اعطاء
شیعہ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

ہزاران ہزار شکر و سپاس داور عدل گستر کہ رسالۂ جان پرور یعنے

مہر انور

ترجمہ

فقہ اکبر

از تصانیف گوہر شب چراغ بحر علم و ہنر جناب مولوی وکیل احمد صاحب سلمہ اللہ الاکبر

بماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری محمد عبد الاحد

بمطبع مجتبائی دہلی طبع نمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر حقیر وکیل احمد سکندپوری برادران اسلام کی عالیخدمات مین
عرض کرتا ہے کہ یہ رسالۂ مہرِ انور ترجمہ فقہ اکبر حضرت امام اعظم
ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کا ہے چونکہ مسلمانون کے فائدۂ عامہ کے لئے یہ
یہ ترجمہ کیا ہے اسلئے لفظی ترجمہ نہین کیا گیا لفظی ترجمہ بے محاورہ ہوتا ہے جسکا
مضمون اچھی طرح سمجھہ مین نہین آتا جب پورے جملہ کا بامحاورہ ترجمہ کیا جاتا ہی جلد سمجھہ مین
آجاتا ہے اور ترجمہ سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ آدمی کو مضمون کے سمجھنے مین دقت واقع نہو
میری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے اس ترجمہ کو مثل مہر انور کے چمکائے
اور امام اعظم کی فقہ اکبر کی روشنی سے مسلمانون کے قلوب صافیہ کو روشن فرمائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نعمت دینے والا

اَخْبَرَنَا الشَّیْخُ الْاِمَامُ الزَّاھِدُ الْاُسْتَاذُ سَیْفُ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ قَامِعُ الْبِدْعَۃِ وَالضَّلَالَۃِ

ہمکو شیخ امام زاہد اوستاد سیف الحق والدین نے خبر دی جو بدعت اور گمراہی کے اکھاڑنیوالے ہین

اَبُو الْمُعِیْنِ مَیْمُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُعْتَمِدِ الْمَکْحُوْلِیُّ النَّسَفِیُّ اَنَارَ اللّٰہُ بُرْھَانَہٗ وَلَقَّاہُ

جو ابو المعین میمون بن محمد بن محمد بن معتمد مکحولی نسفی ہین اللہ انکی برہان روشن فرمائے اور اپنی

رِضْوَانَہٗ قَالَ اَخْبَرَنَا الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنُ بْنُ اَبِی الْحُسَیْنِ الْکَاشْغَرِیُّ الْمُلَقَّبُ بِالْفَضْلِ

خوشنودی دیوے کہا ہمکو شیخ امام ابو عبد اللہ الحسین بن ابی الحسن کاشغری نے جنکا لقب فضل ہے یہ خبر دی

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْمَالِکٍ نَصْرَانُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حَمٍّ الْخُتَّلِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ

کہا کہ خبر دی مجھے ابو مالک نصران بن نصر بن حم ختلی نے کہا کہ ابو الحسن علی بن الحسین بن

مُحَمَّدِ الْغَزَالِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَی الْفَارِسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا نُصَیْرُ بْنُ

محمد غزالی نے ہم سے کہا کہ ابو الحسن علی بن احمد بن موسیٰ فارسی نے کہا کہ ہمکو نصیر بن

یَحْیَی الْفَقِیْہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُطِیْعٍ الْحَکَمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَلْخِیَّ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ سَاَلْتُ

یحییٰ فقیہ نے کہا کہ مین نے ابا مطیع حکم بن عبد اللہ بلخی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مین نے

اَبَا حَنِیْفَۃَ النُّعْمَانَ بْنَ ثَابِتٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَنِ الْفِقْہِ الْاَکْبَرِ فَقَالَ لَا تُکَفِّرْ اَحَدًا

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ سے فقہ اکبر سے پوچھا کہ کیا چیز ہے تو فرمایا کہ بسبب گناہ کے تم کسیکو کافر

بِذَنْبٍ وَلَا تَنْفِ اَحَدًا مِنَ الْاِيْمَانِ وَاَنْ تَاْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَعْلَمَ

مت کہو اور ایمان سے کسی کو نہ نکالو اور بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو اور جان لو

اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَا تَتَبَرَّءُ مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ

کہ جو مصیبت تم پر آئی کبھی نہ چوکتی اور جو چوک گئی کبھی نہ پہنچتی اور کسی شخص کو اصحاب

رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَلَا تُوَالِ اَحَدًا دُوْنَ اَحَدٍ وَاَنْ تَرُدَّ اَمْرَ عُثْمَانَ

رسول سے برا نہ کہو اُن پر اللہ کا سلام اور اصحاب سے اللہ رضی ہے اور یہ نہیں کہ ایک سے دوستی کرو اور ایک سے نہ کرو۔ اور قصہ عثمان

وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلَى اللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْفِقْهُ فِي الدِّيْنِ اَفْضَلُ مِنَ

وعلی رضی اللہ عنہما کو اللہ پر چھوڑ دو۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سارے علم سے علم دین بہتر ہے

الْفِقْهِ فِي الْعِلْمِ وَلَاَنْ يَتَفَقَّهَ الرَّجُلُ كَيْفَ يَعْبُدُ رَبَّهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَجْمَعَ الْعِلْمَ الْكَثِيْرَ

اور جو شخص بھی سمجھ لے کہ اپنے رب کی عبادت کیونکر کرے بہت علم حاصل کرنے سے بہتر ہے

قَالَ اَبُوْ مُطِيْعٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قُلْتُ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَفْضَلِ الْفِقْهِ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَعَلَّمُ الرَّجُلُ

ابو مطیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھکو خبر دیجئے کہ بہت بہتر فقہ کیا ہے فرمایا کہ آدمی

الْاِيْمَانَ وَالشَّرَائِعَ وَالسُّنَنَ وَاخْتِلَافَ الْاُمَّةِ قُلْتُ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ فَقَالَ حَدَّثَنَا

ایمان و شرائع و سنت وعلما کی بحث اختلافی سیکھے میں نے کہا مجکو بتائیے کہ ایمان کیا چیز ہے فرمایا

حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ علقمہ بن مرثد یحییٰ بن یعمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

اَخْبِرْنِيْ عَنِ الدِّيْنِ مَا هُوَ قَالَ عَلَيْكَ بِالْاِيْمَانِ فَتَعَلَّمْهُ قُلْتُ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ

سے پوچھا کہ دین کیا ہے کہا ایمان ہے وہ سیکھ لو۔ میں نے کہا بتائیے ایمان

مَا هُوَ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلَى شَيْخٍ فَقَعَدَ بِيْ اِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ لَهُ اِنَّ هٰذَا

کیا شے ہے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر ایک بزرگ کے پاس لیگئے۔ اور اُس کے بازو پر بٹھایا اور کہا کہ مجھ سے یہ شخص

يَسْاَلُنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ كَيْفَ هُوَ فَقَالَ الشَّيْخُ كَانَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ

پوچھتا ہے کہ ایمان کیا ہے پھر کہا یحییٰ بن یعمر نے کہ یہ شیخ بدر کی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

السَّلَامُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ كُنْتُ اِلَى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهٰذَا

ساتھ تھے ابن عمر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلعم کے بازو پر حاضر تھا اور یہ

الشيخ معي إذ دخل علينا رجل حسن اللمة متعمما نحسبه من رجال البادية فتخطى رقاب الناس

بزرگ میرے ساتھ تھے کہ ایک آدمی خوبصورت بال والے عمامہ باندھے ہوئے گانوں کے سے آدمی لوگوں کی گردنیں لانگتے ہوئے

فوقف بين يدي رسول الله عليه السلام فقال يا رسول الله ما الإيمان فقال شهادة

آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ایمان کسے کہتے ہیں فرمایا اس امر کی گواہی

أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وتؤمن بملائكته وكتبه ورسله و

دینا کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد اسکے بندے اور پیغمبر ہیں اور تیرا ایمان لانا اوسکے فرشتوں کتابوں پیغمبروں پر اور

باليوم الآخر والقدر خيره وشره من الله فقال صدقت فتعجبنا لتصديقه رسول

روز قیامت پر اور تقدیر پر کہ بھلائی اور برائی سب اوسی کی طرف سے ہے اوسنے کہا سچ کہا ہمکو تعجب آیا - کہ رسول اللہ صلعم کو

الله عليه السلام مع جهل أهل البادية فقال يا رسول الله ما شرائع الإسلام

کہا ہی کہ آپ نے سچ فرمایا باوجودیکہ گانوں والے جاہل ہوتے ہیں پھر کہا یا رسول اللہ شریعت اسلام کیا ہے

فقال إقامة الصلوة وإيتاء الزكوة وصوم رمضان وحج البيت والاغتسال من

فرمایا نماز پڑھنی اور زکوۃ دینی اور رمضان کے روزے رکھنے اور بیت اللہ کا حج کرنا اور جنابت کا غسل کرنا

الجنابة فقال صدقت قال فتعجبنا لقوله بتصديقه رسول الله عليه السلام كأنه

کہا آپ نے سچ فرمایا ہمکو تعجب ہوا کہ رسول اللہ صلعم کی اسطرح تصدیق کرتا ہے گویا تعلیم

يعلمه فقال يا رسول الله ما الإحسان قال أن تعمل لله كأنك تراه فإن لم تكن تراه فإنه

کرتا ہی - پھر کہا یا رسول اللہ احسان کیا شے ہے فرمایا کہ عبادت کا اس طور سے کرنا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے - اور اگر تو یہ تصور نکر سکے تو یہ تصور کرنا

يراك فقال صدقت فقال يا رسول الله متى الساعة قال فما المسئول عنها بأعلم من

کہ اللہ تجھکو دیکھ رہا ہے - کہا سچ فرمایا پھر کہا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی فرمایا جس سے پوچھتا ہے اسکو نسبت سائل کے علم زیادہ

السائل ثم قفا فلما توسط الناس لم ير قال النبي عليه السلام إن هذا جبرئيل أتاكم

نہیں ہی - پھر پیٹھ پھیری اور بھیڑ میں چلا گیا تو دکھائی نہیں دیا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے

ليعلمكم معالم دينكم قال أبو مطيع رحمه الله قلت لأبي حنيفة رحمه الله فإذا استيقن بهذا وأقر

تمہارا دین تمکو سکھانے آئے تھے ابو مطیع نے کہا میں نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے کہا جب آدمی کو یقین ہو جاوے اسکا اور یہ اقرار کرے تو

أهو مؤمن قال نعم إذا أقر بهذا فقد أقر بجملة الإسلام وهو مؤمن فقلت له إذا أنكر شيئا

کیا مومن ہوگیا فرمایا ہاں جب یہ اقرار کر لیا تو سب اسلام کا اقرار کر لیا تو وہ مومن ہوگیا میں نے کہا جب وہ منکر ہوا

فقال لا ادري من خالق هذا قال فانه قد كفر لقوله تعالى الله خالق كل شيء فكانه قال له

اور کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس شے کا خالق کون ہے فرمایا کہ وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اللہ سب شے کا پیدا کرنے والا ہے تو گویا اس نے یہ کہا کہ اس شے کا

خالق غير الله وكذلك لو قال لا اعلم ان الله تعالى فرض علي الصلوة والصيام فانه قد كفر

خالق سوا اللہ کے کوئی دوسرا ہے اور ایسے ہی اگر کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اللہ نے مجھ پر نماز روزہ فرض کیا ہے تو وہ کافر ہے

لقوله تعالى كتب عليكم الصيام ولقوله عز وجل فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون

کہ اللہ نے فرمایا حکم ہوا تم پر روزے کا اور اللہ نے فرمایا اللہ کی یاد کرو شام کو اور صبح کو

فان قال اؤمن بهذه الاية ولا اعلم تاويلها ولا اعلم تفسيرها فانه لا يكفر لانه مؤمن

اور اگر کہا میں اس آیت پر ایمان لایا پر اس کی تاویل و تفسیر نہیں جانتا ہوں تو وہ کافر نہیں ہے اسلئے کہ وہ قرآن پر ایمان لایا

بالتنزيل وهو مخطي في التفسير قلت له لو اقر بجملة الاسلام في ارض الشرك ولا يعلم شيئا

اور اس کے معنے میں خطا کی ہے میں نے کہا کہ ایک شخص نے شرک کے ملک میں اسلام کا اقرار کیا اور کوئی

من الفرائض والشرائع ولا بالكتاب ولا شيء من شرائع الايمان الا انه مقر بالله و

فرائض و شرائع نہیں جانتا ہے اور نہ کتاب کو جانتا ہے اور نہ ایمان کا کوئی حکم جانتا ہے پر اللہ اور

بالايمان ولا يقر بشيء من شرائع الاسلام فمات اهو مؤمن قال نعم قلت له ولم يعلم

ایمان کا اقرار کرتا ہے اور کسی چیز کا شریعت اسلام سے اقرار نہیں کرتا ہے اور وہیں مرگیا تو وہ مومن ہے کہا ہاں پھر میں نے کہا کہ اسکو کچھ علم

شيئا ولم يعمل به الا انه يقر بالايمان فمات قال هو مؤمن قلت لابي حنيفة رحمه الله

نہیں اور کچھ عمل نکیا بجز اس کے کہ ایمان کا اقرار کیا اور مرگیا فرمایا وہ مومن ہے میں نے امام سے کہا

اخبرني عن الايمان قال تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وتشهد بملائكته

کہ فرمایئے ایمان کیا ہے فرمایا لا اله الا الله کی گواہی دے اور اس کے فرشتوں

وكتبه ورسله وجنته وناره وقيامته وخيره وشره وتشهد انه لم يفوض الاعمال

اور کتابوں اور رسولوں اور اسکی جنت اور دوزخ کے اور قیامت کی اور اسکی خیر و شر کے اور گواہی دے کہ اعمال

الى احد والناس صائرون الى ما خلقوا له والى ما جرت به المقادير فقلت له ارأيت

کسی کی طرف تفویض نہیں ہیں اور آدمی اسی کی طرف رجوع کرتا ہے جسکے لیے وہ پیدا ہوا ہے یا جو اس کی تقدیر میں ٹھیرا ہے پھر میں نے کہا کہ آپکی یہ رائے ہے کہ اگر کوئی

ان اقر بهذا كله ولكنه قال المشية الي ان شئت امنت وان شئت لم اؤمن لقوله تعا

اسکی ان سب امور کا اقرار کیا و لیکن اس نے کہا مشیت میری طرف ہے اگر چاہوں تو ایمان لاؤں ورنہ ایمان نہ لاؤں بدلیل قول اللہ تعالی کے

پھر جسکو کوئی چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے ایا یہ جائز ہی تو فرمایا کہ اوسکا یہ کہنا جھوٹ ہے کیا یہ نہین دیکھتا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یون نہین یہ

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ فَقَالَ كَذَبَ فِي زَعْمِهِ أَلَا يَرَى إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى كَلَّا إِنَّهُ

نصیحت ہے جو چاہے اُسکو یاد کرے اور تم وہی چاہوگے جو خدا چاہے گا اور یہ فرمانا اللہ کا پھر جو کوئی چاہے ایمان لاوے اور جو

تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ وَمَا تَشَاؤُنَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ

چاہے کفر کرے وعید ہے اور اس کہنے سے وہ کافر نہین ہے کیونکہ کہ اُس نے آیت رد نہین کی بلکہ اُس کے معنے مین خطا کی ہے اور اُسکی نزول کا رد نہین کیا ہے

شَاءَ فَلْيَكْفُرْ هُوَ وَعِيدٌ وَبِهَذَا لَمْ يَكْفُرْ لِأَنَّهُ لَمْ يَرُدَّ الْآيَةَ إِنَّمَا أَخْطَأَ فِي تَأْوِيلِهَا وَلَمْ يَرُدَّ

پھر مینے کہا جو شخص یہ کہے کہ یہ مصیبت جو پڑی ہے وہ خدا کی طرف سے میرے لیئے نہین ہے بلکہ وہ میرے ہاتھ کی

تَنْزِيلَهَا فَقُلْتُ لَهُ فَإِنْ قَالَ أَصَابَتْنِي مُصِيبَةٌ وَلَيْسَتْ هِيَ مِمَّا ابْتَلَانِي اللهُ بِهَا وَهِيَ مِمَّا

کمائی ہے تو کیا وہ کافر ہے فرمایا نہین مین نے کہا کیون فرمایا اسلیئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے جو تم پر مصیبت پڑتی ہے

كَسَبَتْ يَدِي أَتُكَفِّرُهُ قَالَ لَا قُلْتُ وَلِمَ قَالَ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ

تمہارے گناہوں سے پڑتی ہے اور اللہ نے فرمایا ہے کہ جو بھلائی آتی ہے اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی ہے

فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ أَيْ بِذُنُوبِكُمْ وَقَالَ تَعَالَى مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ وَمَا أَصَابَكَ

وہ تیرے نفس یعنے تیرے گناہ سے ہے اور مین نے اُس کا کرنا تیرے لئے ٹھیرا دیا تھا۔ پھر کہا اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے

مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ أَيْ بِذَنْبِكَ وَأَنَا قَدَّرْتُهُ عَلَيْكَ وَقَالَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي

چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے فرمایا مگر اُس نے معنے مین خطا کی ہے اور اللہ تعالی جو فرماتا ہے کہ اللہ آدمی کے دل مین حائل ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ درمیان مومن

مَنْ يَشَاءُ قَالَ لَا لِأَنَّهُ أَخْطَأَ فِي التَّأْوِيلِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ أَيْ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ

و کفر کے اور درمیان کافر و ایمان کے اگر یہ کہے کہ اللہ تعالے اپنے بندہ کو گناہ کرنے پہ مجبور کیون کرتا ہی پھر انکو گناہ پہ

وَالْكُفْرِ وَبَيْنَ الْكَافِرِ وَالْإِيمَانِ فَإِنْ قَالَ أَقُولُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يُجْبِرْ عِبَادَهُ عَلَى ذَنْبٍ ثُمَّ

عذاب دیتا ہی تو اسکو کیا فرماتے ہیں فرمایا کہ اُسکو یہ کہدو کہ کیا بندہ اپنی ذات کے نفع یا ضرر کی طاقت رکھتا ہی اگر کہے نہین اسلیئے

يُعَذِّبُهُمْ عَلَيْهِ فَمَا تَقُولُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ هَلْ يُطِيقُ الْعَبْدُ لِنَفْسِهِ ضَرًّا أَوْ نَفْعًا فَإِنْ قَالَ لَا لِأَنَّهُمْ

کہ وہ مجبور ہین ضرر و نفع مین سوائے طاعت اور گناہ گاری کے پھر اُسکو کہو کہ آیا خدا نے شر کو پیدا کیا ہے

مَجْبُورُونَ فِي الضَّرِّ وَالنَّفْعِ مَا خَلَا الطَّاعَةَ وَالْمَعْصِيَةَ فَقُلْ لَهُ هَلْ خَلَقَ اللهُ تَعَالَى الشَّرَّ فَإِنْ

اگر کہے ہان تو اپنے قول سے نکل گیا اور کہا نہین تو کافر ہے کہ اسنے فرمایا ہے کہہ مین پناہ مانگتا ہون ساتھ پروردگار صبح کے ہر چیز کی شر جو

قَالَ نَعَمْ خَرَجَ مِنْ قَوْلِهِ وَإِنْ قَالَ لَا كَفَرَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا

خلق فان قال الستم تقولون ان الله تعالى شاء الكفر وشاء الايمان فان قلنا نعم يقول أليس

اسنے بنائی اور جو کہے کیا تم قائل نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کفر کو چاہا اور ایمان کو اب ہم کہیں ہاں تو کہتا ہے کیا

الله تعالى يقول هو اهل التقوى واهل المغفرة فنقول نعم فيقول هو اهل الكفر فما نقول له قال

اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے کہ وہ اہل تقویٰ و مغفرت کا صاحب ہے تو ہم کہتے ہیں ہاں۔ اور جو کہے کہ اللہ اہل کفر ہے تو ہم اسکو کیا کہیں تو کہا کہ

تقول له هو اهل لما شاء من الطاعة وليس هو باهل لما يشاء من المعصية فان قال ان

ہم اسکو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی طاعت کا اہل ہے اور وہ اہل معصیت نہیں ہے اگر کہے

الله تعالى لم يشأ ان يقال عليه الكذب فقل له الفرية على الله تعالى من الكلام والمنطق

اللہ تعالیٰ اپنے اوپر جھوٹ بولنا نہیں چاہتا ہے تو اس سے پوچھو کہ اللہ پر افترا کرنا از قسم کلام ہے یا نہیں

فان قال نعم فقل من علم آدم الاسماء كلها فان قال الله فقل فالكفر من الكلام فان قال نعم

اگر کہے ہاں تو کہنا آدم کو اسما کس نے سکھائے ہیں اگر کہے اللہ تعالیٰ نے تو کہنا کہ کفر بھی کلام سے ہے اگر کہے کہ ہاں

فقل من انطق الكافر فان قال الله خصموا انفسهم لان الشرك من المنطق فلو شاء الله ما انطقهم

تو کہو کافر کو کس نے بولنا سکھایا اگر کہے اللہ نے تو انھوں نے اپنے لیے خصومت کی کہ شرک بھی گویائی ہے اگر اللہ چاہتا تو شرک کی بات نہ کہواتا

به قلت له فان قال ان الرجل ان شاء فعل وان شاء لم يفعل وان شاء اكل وان شاء

میں نے پوچھا کہ پھر اگر کہے کہ آدمی اگر چاہے کرے چاہے نکرے چاہے کھائے چاہے

لم يأكل وان شاء شرب وان شاء لم يشرب فقل له هل حكم الله تعالى على بني اسرائيل ان

نہ کھائے چاہے پیوے چاہے نہ پیوے تو کہو کہ کیا اللہ نے حکم کیا بنی اسرائیل کو

يعبروا البحر وقدر على فرعون الغرق قلت فهل كان يقدر فرعون ان يسير في طلب موسى

کہ وہ دریا سے عبور کر جائیں اور فرعون کی تقدیر غرق کی تو میں کہتا ہوں کیا فرعون قادر تھا کہ موسیٰ کی گرفتاری پر جاتا

وان لا يغرق هو واصحابه فان قال نعم فقد كفر بالله وان قال لا نقض قوله السابق **باب**

اور نہ وہ ڈوبتا اور نہ اسکے اصحاب ڈوبتے اگر کہے ہاں تو کافر ہوگیا اگر کہے نہیں تو اپنے کلام سابق کے خلاف کیا باب ہے

في القدر قال ابو مطيع قال ابو حنيفة رضي الله عنه حدثني حماد عن ابراهيم عن

تقدیر کا ابو مطیع نے کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حماد نے ابراہیم سے

عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله عليه السلام ان خلق احدكم

روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تمہاری پیدائش کی

يجمع في بطن امه نطفة اربعين يوما ثم علقة مثل ذلك ثم مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله

صورت یہ ہے کہ ماں کے پیٹ مین نطفہ چالیس دن رہتا ہے پھر لہو کی بوند چالیس دن پھر گوشت کا پارہ چالیس دن پھر بھیجتا ہے اللہ

تعالى اليه ملكا يكتب عليه رزقه واجله شقيا او سعيدا والذي لا اله غيره ان الرجل

تعالی اُس کی طرف فرشتہ جو اُس کا رزق و عمر و شقاوت و سعادت لکھدیتا ہے قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوا کوئی خدا نہین کہ آدمی

ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل

دوزخ والون کا کام کرتا ہے کہ اُس مین اور دوزخ مین ایک گز رہتا ہے پھر حکم خدا غالب ہوتا ہے اور

من اعمال اهل الجنة فيموت فيدخلها وان الرجل ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون

اہل جنت کے عمل کرنے لگتا ہے پھر مرکر جنت مین جاتا ہے اور ایک آدمی اہل جنت کے کام کرتا ہے

بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل من اعمال اهل النار فيموت فيدخلها

کہ اُس مین اور جنت مین ایک گز رہجاتا ہے تو حکم خدا غالب ہوتا ہے کہ اہل دوزخ کے کام کرتا ہے پھر مرکر اُس مین جاتا ہے

قلت له فما تقول فيمن يامر بالمعروف وينهى عن المنكر فيتبعه على ذلك ناس فيخرج على الجماعة

پھر مین نے کہا کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور لوگ اُسکے پیرو ہو وین پھر مسلمانون پر جنگ کرے

هل ترى ذلك قال لا قلت ولم وقد امر الله تعالى ورسوله بالامر بالمعروف والنهي

اُسکی نسبت آپکی کیا رائے ہے کہا جائز نہین مینے کہا کیون حالانکہ اللہ اور اُسکے رسول تو امر بالمعروف و نہی

عن المنكر وهو فريضة واجبة فقال كذلك لكن ما يفسدون من ذلك يكون اكثر مما

عن المنکر کا حکم دیچکے ہین کہ یہ فرض ہے فرمایا ایسا ہی ہے مگر اُن کا فساد کا صلاح سے

يصلحون من سفك الدماء واستحلال المحارم وقال الله تبارك وتعالى وان طائفتان

بہت زیادہ ہے کہ خون ریزی کرتے ہین اور حرام کو حلال جانتے ہین اور اللہ تعالی فرماتا ہے اگر دو فرقہ

من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احدهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغي

مسلمان آپس مین لڑین تو اُن مین صلح کرادو پس اگر ایک دوسرے پر چڑہ آئے تو لڑو اُس چڑھائی والے سے

حتى تفيء الى امر الله قلت فنقاتل الباغية بالسيف قال نعم تامر وتنهى فان قبل والا فقاتله

جب تک حکم خدا پر رجوع کرے مینے کہا کہ ایا باغی سے تلوار سے لڑون فرمایا ہان امر خیر و نہی عن المنکر کر اگر قبول کرے بہتر ورنہ

فتكون مع الفئة العادلة وان كان الامام جائرا لقوله عليه السلام لا يضركم جور من

اُس سے لڑائی کرو اور تو گروہ اہل عدل مین ہوجائے اگرچہ امام جور و ظلم والا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی ظالم کا ظلم

جَارَ وَلَا عَدْلُ مَنْ عَدَلَ لَكُمْ اَجْرُكُمْ وَعَلَيْهِ وِزْرُهُ قُلْتُ لَهُ مَا تَقُوْلُ فِي الْخَوَارِجِ الْمُحَكِّمَةِ قَالَ هُمْ

ادرکسی عادل کا عدل تمکو ضرر نہین کرتا تمکو تمہارا اجر ملیگا اور اُس پر اُسکا وبال رہیگا مینے کہا کہ خوارج محکمہ کے لیئے کیا کہتے ہین فرمایا

اَخْبَثُ الْخَوَارِجِ قُلْتُ تُكَفِّرُهُمْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نُقَاتِلُهُمْ عَلٰى مَا قَاتَلَهُمُ الْاَئِمَّةُ مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

وہ تو بہت بُرے ہین بخارجیین مینے کہا کیا آپ اُنکو کافر کہتے ہین فرمایا نہین مگر ہم اُن سے ایسا لڑینگے جیسے کہ اُن سے امام برحق علی ابن ابیطالب

تَعَالٰى عَنْهُ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قُلْتُ فَاِنَّ الْخَوَارِجَ يُكَبِّرُوْنَ وَيَتْلُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَمَا تَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ اُمَامَةَ حِيْنَ

اور عمر بن عبدالعزیز لڑے مین نے کہا خوارج اللہ کی تکبیر کرتے ہین اور قرآن شریف پڑھتے ہین فرمایا کیا ابی امامہ کا قصہ یاد نہین جبکہ

دَخَلَ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فِيْهِ رُؤُوْسُ نَاسٍ مِنَ الْخَوَارِجِ فَقَالَ لِاَبِيْ غَالِبٍ الْحِمْصِيِّ يَا اَبَا غَالِبٍ

جب وہ دمشق کی مسجد مین آئے اُس مین چند سرداران خوارج تھے ابو غالب حمصی سے کہا اے ابو غالب

هٰؤُلَاءِ اُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ اَرْضِكَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُقَرِّبَكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ يَا كِلَابَ اَهْلِ النَّارِ

یہ لوگ تیرے دیار کے ہین مین پسند کرتا ہون کہ تجکو ان سے نزدیک کرون ابو غالب نے کہا اوکتو اہل دوزخ کے

يَا كِلَابَ اَهْلِ النَّارِ يَا شَرَّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا اَبَا اُمَامَةَ مَا يُبْكِيْكَ

اوکتو اہل دوزخ کے اے بدترین مقتول زیر آسمان کے اور ابو امامہ اُسوقت روتے تھے ابا غالب نے کہا کہ ای ابو امامہ کیون روتے ہو

فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ اَنْتَ تَقُوْلُ لَهُمْ مَا اَسْمَعُ قَالَ اَوَلَا تَقُوْلُ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ تَبْيَضُّ

کہا کہ یہ لوگ مسلمان تھے ان کے لیئے تم ایسا فرماتے ہو جو کہ مین سنتا ہون ابی امامہ نے فرمایا کیا تو نہین پڑھتا ہے اللہ تعالی کا قول جس دن سفید ہونگے

وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

بعضے منہ اور سیاہ ہونگے بعضے منہ جنکے منہ سیاہ ہوئے آیا تم کافر ہوگئے ایمان مین آکر اب چکھو عذاب

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ فَقَالَ اَنْتَ

اس کفر کے بدلے مین اور وہ جو سفید ہوئے منہ اُن کے وہ رحمت مین ہین اللہ کی اُس مین ہمیشہ رہینگے پھر ابو غالب نے کہا

سَمِعْتَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَالَهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ

یہ تم نے رسول اللہ صلعم سے سُنا ہے ابو امامہ نے فرمایا سبحان اللہ ایک بار یا دو بار یہانتک کہ سات بار کہا

فَكُفْرُ الْخَوَارِجِ كُفْرُ النِّعَمِ كَفَرُوْا بِمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ الْخَوَارِجُ اِذَا خَرَجُوْا وَحَارَبُوْا وَاَغَارُوْا

خوارج کا کفر اُن کا کفران نعمت ہے ایسے امر کا جو اللہ تعالی نے انعام کیا تھا اور پوچھا کہ خوارج جب طاعت سے نکل جائین اور لڑین اور لوٹین

ثُمَّ صَالَحُوْنَا هَلْ يُتْبَعُوْنَ بِمَا فَعَلُوْا قَالَ لَا غَرَامَةَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ سُكُوْنِ الْحَرْبِ مِنْهُمْ وَلَا حَدَّ

پھر ہم سے صلح کر لین تو جو وہ کام کرین اُس کا اتباع کیا جاوے فرمایا جب لڑائی موقوف ہوجائے اُن پر کچھ سزا نہین ہے اور نہ حد

عليهم والدم كذلك لا قصاص فيه قلت لم قلت ذلك قال للحديث الذي جاء انه لما

نہین ہے اور خون کا قصاص بھی نہین ہے مین نے کہا کیون یہ فرمایا کہا بحکم اس حدیث کے کہ جب لوگون

وقعت الفتنة بين الناس في قتل عثمان رضي الله عنه فاجتمعت الصحابة رضوان الله

مین فتنہ قتل عثمانؓ رضی اللہ عنہ مین واقع ہوا اور سب صحابہ نے اجماع کیا

عليهم على من اصاب دما بتأويل فلا قود عليه ومن اصاب فرجا حراما بتأويل فلا

کہ جو خون کا بشبہ مرتکب ہوا اوسپر قصاص نہین ہے اور جو وطی بشبہ کرے اوسپر حد

حد عليه ومن اصاب مالا بتأويل فلا تبعة عليه الا ان يوجد المال بعينه فيرد

نہین ہے اور جو کسی کا مال بشبہ لیوے اوسپر ضمان نہین پر مال بعینہ موجود ہو تو

على صاحبه قلت فان قال قائل لا اعرف الكافر كافرا قال هو مثله قلت فان قال

مالک کو دیا جائے پھر مین نے کہا اگر کوئی کہے کہ مین نہین جانتا ہون کافر کو کافر فرمایا وہ بھی ویسا کافر ہے مینے کہا اگر کہے

لا ادري اين يصير الكافر قال هو جاحد بكتاب الله تعالى وهو كافر قلت له فما تقول

کہ مین یہ نہین جانتا ہون کہ کافر کہان ٹہکانا پائیگا فرمایا کہ وہ کتاب اللہ تعالی کا منکر ہے وہ کافر ہے پھر مینے کہا کیا فرماتے ہو

لو ان رجلا قيل له امؤمن انت قال الله اعلم قال هو شاك في ايمانه قلت فهل بين الكفر

اگر کسی شخص سے کہا گیا کہ تو مومن ہے وہ بولا خدا جانے فرمایا کہ اوس کو اپنے ایمان مین شک ہے مین نے عرض کیا کہ کیا کفر

والايمان منزلة الا النفاق وهو احد الثلاثة اما مؤمن او كافر او منافق قال ليس بمنافق

و ایمان مین ایک رتبہ نفاق ہے اور وہ شاک ایک ان مین کا ہے یا مومن ہے یا کافر ہے یا منافق ہے فرمایا جو اپنے ایمان مین

من شك في ايمانه قلت لحديث معاذ بن جبل وابن مسعود رضي الله عنهما قال نعم

شک کرے منافق نہین ہے مین نے کہا کیا سبب حدیث معاذ بن جبلؓ و عبداللہ بن مسعود کے فرمایا ہان

حدثني حماد ان الحارث بن مليكة كان مع معاذ بن جبل الانصاري رضي الله عنهما فلما

حماد نے مجھکو خبر دی مقرر حارث بن ملیکہ معاذ بن جبل انصاری کے ساتھ تھے جب

حضره الموت بكى فقال معاذ ما يبكيك يا حارث قال يبكيني قد علمت ان الآخرة خير لك من الاولى

معاذ کی موت کا وقت آیا حارث روئے معاذ نے کہا اے حارث کیون روتے ہو کہا اس وجہ سے روتا ہون کہ مین جانتا ہون کہ آپ کا انجام ابتداء سے بہتر ہے

ولكن من العالم بعدك قال مهلا وعليك بعبد الله بن مسعود رضي الله عنه فقلت له

مگر آپ کے بعد عالم کون ہے کہا یہ قصہ چھوڑ دو اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کر لو مین نے کہا

أَوْصِنِي فَأَوْصَى بِمَا شَاءَ اللهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ احْذَرْ زَلَّةَ الْعَالِمِ قَالَ فَمَاتَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مجکو وصیت کیجیے پھر مجکو وصیت کیا جو کچھ خدا نے چاہا کہا پھر معاذ نے فرمایا عالم کی لغزش سے ڈرتے رہو کہا پھر معاذ رضی اللہ عنہ مر گئے

وَقَدِمَ الْحَارِثُ الْكُوفَةَ إِلَى أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ فَنُودِيَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ الْحَارِثُ قُومُوا إِلَى هٰذِهِ

اور حارث کوفہ مین عبداللہ کے شاگردون کے پاس آئے پھر اذان ہوئی حارث نے کہا اس دعوت یعنے

الدَّعْوَةِ حَقًّا لِكُلِّ مُؤْمِنٍ يَسْمَعُهَا أَنْ يُجِيبَهُ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ وَقَالُوا لَهُ إِنَّكَ لَمُؤْمِنٌ قَالَ نَعَمْ

اذان کیطرف اُسکو ہر مسلمان پر حق ہے کہ جب اذان سُنے تو اُسکی فعلی اجابت کرے اُنھون نے حارث کو دیکھا اور کہا کیا تم مومن ہو حارث نے کہا ہان

إِنِّي لَمُؤْمِنٌ فَتَغَامَزُوا بِهِ فَنَكَسَ الْحَارِثُ رَأْسَهُ وَبَكَى وَقَالَ رَحِمَ اللهُ مُعَاذًا فَأُخْبِرَ بِهِ ابْنُ

مین مومن ہون اُنھون نے چشمک زنی کی حارث سر جھکاکر روئے اور کہا حارث نے اللہ معاذ کو رحم کرے پھر ابن

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ أَتَقُولُ إِنَّكَ لَمُؤْمِنٌ قَالَ نَعَمْ إِنِّي لَمُؤْمِنٌ قَالَ أَتَقُولُ إِنَّكَ

مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی پھر کہا عبداللہ نے حارث سے کیا تم آپکو مومن کہتے ہو کہا ہان مین مومن ہون کہا کیا تم آپ کو

مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَحِمَ اللهُ مُعَاذًا فَإِنَّهُ أَوْصَانِي أَنْ أَحْذَرَ زَلَّةَ الْعَالِمِ وَالْأَخْذَ بِحُكْمِ

بہشتی کہتے ہو کہا حارث نے اللہ معاذ پر رحم کرے کہ اُس نے مجکو یہ وصیت کی تھی کہ عالم کی لغزش سے ڈرتے رہو

الْمُنَافِقِ قَالَ فَهَلْ مِنْ زَلَّةٍ رَأَيْتَ قَالَ نَشَدْتُكَ بِاللهِ هَلْ كَانَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ

اور منافق بننے سے کہا ابن مسعود نے کوئی خطا تمنے دیکھی ہے حارث نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون آیا کوئی شخص زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

السَّلَامُ وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ عَلَى ثَلَاثِ فِرَقٍ مُؤْمِنٌ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَافِرٌ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ

کے تھا جب سب آدمی اُسوقت تین قسم کے تھے مومن باطن و ظاہر مین اور کافر باطن و ظاہر مین

وَمُنَافِقٌ فِي السِّرِّ فَمِنْ أَيِّ الثَّلَاثَةِ أَنْتَ قَالَ فَأَمَّا إِذْ أَنْشَدْتَنِي بِاللهِ فَإِنِّي مُؤْمِنٌ فِي السِّرِّ

اور باطن مین منافق پھر تم ان سے کون ہو ابن مسعود نے کہا جب تم اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہو تو مین ظاہر

وَالْعَلَانِيَةِ قَالَ وَلِمَ لَمْتَنِي حِينَ قُلْتُ إِنِّي لَمُؤْمِنٌ قَالَ أَجَلْ هٰذِهِ زَلَّتِي فَادْفِنُوهَا رَحِمَ اللهُ مُعَاذًا قُلْنَا لِأَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ

و باطن مین مومن ہون حارث نے کہا پھر تمنے کیون مجکو ملامت کی جبکہ مین نے کہا کہ مومن ہون کہا ہان یہ میری خطا ہے اُسکو چھپاؤ و اللہ معاذ پر رحم کرے ہمنے امام اعظم سے اُس

مَنْ قَالَ إِنِّي مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ كَذَبَ لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ الْمُؤْمِنُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِالْإِيمَانِ

شخص کا حال پوچھا جو کہے کہ مین جنت والا ہون فرمایا جھوٹا ہے اُسکو علم نہین ہے اور فرمایا مومن بسبب اپنے ایمان کی جنت مین جاتا ہے

وَيُعَذَّبُ فِي النَّارِ بِالْأَحْدَاثِ فَإِنْ قَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ كَذَبَ لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ قَدْ لَيْسَ

اور گناہون سے دوزخ مین عذاب ہوگا پھر پوچھا کہ اگر اُس نے آپ کو جہنمی کہا فرمایا جھوٹ ہے اُس کو اس کا علم نہین ہے

مِن رَّحمۃِ اللہِ قَالَ اَبُو حَنِیفَۃَ رَحِمَہُ اللہُ یَنبَغِی اَن یَّقُولَ اَنَا مُؤمِنٌ حَقًّا لِاَنَّہٗ لَا شَکَّ فِی اِیمَانِہٖ

اللہ کی رحمت سے ناامید ہے — امام نے فرمایا — بہتر ہے کہ کہے — میں مومن ہوں سچا اسلئے کہ اس کو ایمان میں کچھ شک نہیں ہے

قُلتُ فَیَکُونُ اِیمَانُہٗ کَاِیمَانِ المَلٰئِکَۃِ قَالَ نَعَم قُلتُ فَاِن قَصَّرَ عَمَلُہٗ فَاِنَّہٗ مُؤمِنٌ حَقًّا قَالَ نَعَم ثُمَّ

میں نے کہا کیا اسکا ایمان فرشتوں کا سا ہوگا — فرمایا ہاں — میں نے کہا اس کے اعمال ناقص ہوں تو بھی بے شک مومن ہے — تب امام نے

بِحَدِیثِ حَارِثَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیہِ السَّلَامُ قَالَ لَہٗ کَیفَ اَصبَحتَ قَالَ اَصبَحتُ مُؤمِنًا حَقًّا

حارثہ کی حدیث کہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیونکر صبح کی — کہا سچا مومن ہوں

فَقَالَ انظُر مَا تَقُولُ فَاِنَّ لِکُلِّ حَقٍّ حَقِیقَۃً فَمَا حَقِیقَۃُ اِیمَانِکَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللہِ عَزَفَت

فرمایا دیکھنا چاہیے کیا کہتا ہے کیونکہ ہر حق کی حقیقت ہے پھر تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہے — تو عرض کیا یا رسول اللہ پھیرا

نَفسِی عَنِ الدُّنیَا حَتّٰی اَظمَاتُ نَہَارِی وَاَسہَرتُ لَیلِی وَکَاَنِّی اَنظُرُ اِلٰی عَرشِ رَبِّی بَارِزًا وَّکَاَنِّی

نفس میرا دنیا سے یہاں تک کہ دن گزارتا ہوں اور رات بھر جاگتا ہوں اور میں گویا اپنے خدا کا عرش صاف دیکھتا ہوں اور گویا جنت والوں کو

اَنظُرُ اِلٰی اَہلِ الجَنَّۃِ یَتَزَاوَرُونَ فِیہَا وَکَاَنِّی اَنظُرُ اِلٰی اَہلِ النَّارِ حِینَ یَتَعَاوَونَ فِیہَا فَقَالَ

دیکھتا ہوں کہ آپس میں آتے جاتے ہیں — اور گویا دوزخیوں کو دیکھتا ہوں کہ بھونکتے ہیں

رَسُولُ اللہِ عَلَیہِ السَّلَامُ فَالزَم اَصَبتَ ثُمَّ قَالَ مَن سَرَّہٗ اَن یَّنظُرَ اِلٰی رَجُلٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت درست کہا اپنے کو روکے رکھو پھر فرمایا جو پسند کرے کہ میں ایسا آدمی دیکھوں کہ

نَوَّرَ اللہُ تَعَالٰی قَلبَہٗ فَلیَنظُر اِلٰی حَارِثَۃَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُولَ اللہِ ادعُ اللہَ لِی بِالشَّہَادَۃِ فَدَعَا لَہٗ

اللہ تعالی نے اسکا دل روشن کیا ہے تو حارثہ کو دیکھے — اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا مانگئے کہ میں شہید ہوں

بِہَا فَاستُشہِدَ رَضِیَ اللہُ عَنہُ فَقُلتُ لَہٗ مَا بَالُ اَقوَامٍ یَقُولُونَ لَا یَدخُلُ المُؤمِنُ النَّارَ قَالَ لَا

حضرت نے دعا کی وہ شہید ہوگئے — پھر میں نے کہا ان کا کیا حکم ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مومن دوزخ میں نہ جائیگا — فرمایا

یَدخُلُ النَّارَ اِلَّا کُلُّ مُؤمِنٍ قَالَ قُلتُ فَالکَافِرُ قَالَ ہُم مُؤمِنُونَ یَومَئِذٍ قُلتُ کَیفَ ذٰلِکَ قَالَ یَقُولُ

مومن ہی دوزخ میں جائینگے — پھر میں نے کہا کہ کافر — فرمایا وہ اس دن مومن ہوجائیں گے — میں نے کہا کیونکر — فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے

اللہُ تَعَالٰی فَلَمَّا رَاَوا بَاسَنَا قَالُوا اٰمَنَّا بِاللہِ وَحدَہٗ وَکَفَرنَا بِمَا کُنَّا بِہٖ مُشرِکِینَ فَلَم یَکُ یَنفَعُہُم اِیمَانُہُم

کہ پھر جب دیکھا انھوں نے ہمارا عذاب بولے ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر اور چھوڑے جو چیزیں شریک بناتے تھے پھر نہ ہوا کہ کام آوے انکو یقین لانا انکا

لَمَّا رَاَوا بَاسَنَا قَالَ اَبُو حَنِیفَۃَ رَحِمَہُ اللہُ مَن قَتَلَ نَفسًا بِغَیرِ حَقٍّ اَو سَرَقَ اَو قَطَعَ الطَّرِیقَ اَو

جس وقت دیکھ چکے ہمارا عذاب — امام صاحب کہتے ہیں جسنے کسی کو ناحق قتل کیا — یا چوری کی — یا راستہ لوٹا یا

فجر او فسق او زنی او شرب الخمر او سکر فهو مومن فاسق ولیس بکافر انما یعذبهم
یا فسق وفجور کیا یا زنا کیا یا شراب پیکر مست ہوا تو وہ مومن فاسق ہے کافر نہیں ہے بسبب گناہ کے

بالاحداث فی النار ویخرجهم منها بالایمان قال ابو حنیفة رحمه الله من امن بجمیع ما او
عذاب دوزخ ہوگا اور بسبب ایمان کے وہان سے نکلیگا امام کہتے ہین جو سب ایمان کی باتون پر ایمان لا

به الا انه قال لا اعرف موسی وعیسی امرسلان ام غیر مرسلین فهو کافر ومن قال لا
کہتا ہے کہ مین یہ نہین جانتا کہ موسی و عیسی پیغمبر ہین یا نہین تو وہ کافر ہے اور جو کہے کہ مین نہین

الکافر فی الجنة او فی النار فهو کافر لقوله تعالی فلهم علیٰ ابواب جهنم فقال ولهم عذاب شد
جانتا ہون کہ کافر جنت مین ہے یا دوزخ مین تو وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کافرون کو عذاب دوزخ ہے اور اُن کو عذاب سخت

قال ابو حنیفة رحمه الله بلغنی عن سعید بن المسیب انه قال من لم ینزل الکفا
امام کہتے ہین مجھکو سعید بن المسیب سے روایت آئی ہے کہ جو کافرون کو

منزلهم من النار فهو مثلهم قلت فاخبرنی عمن یومن ولا یصلی ولا یصوم ولا ی
اُن کی جگہہ دوزخ مین نہ قرار دے تو وہ بھی ویسا ہی ہے مینے پوچھا اُسکا کیا حکم ہے جو ایمان لایا پر نماز نہ پڑھی نہ روزے رکھے اور نہ کچھ عمل کیا

شیا من هذه الاعمال هل یغنی ایمانه شیئا قال هو مومن ان شاء عذبه الله و
کیا اُس کا ایمان اُس کو بچا لے گا فرمایا وہ مومن ہے اللہ چاہے عذاب دے

شاء رحمه وقال من لیس یجحد شیئا من کتابه فهو مومن قال ابو حنیفة رحمه الله
چاہے رحم کرے اور فرمایا جو اللہ کی کتاب کا کچھ بھی انکار نکرے تو وہ مومن ہے امام

باسناده حدثنی بعض اهل العلم ان معاذ بن جبل رضی الله عنه لما قدم حمص
اپنی سند سے کہتے ہین کہ کسی عالم نے مجھ سے کہا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب حمص مین آئے

اجتمعوا الیه سأله شاب فقال ما تقول فیمن یصلی ویصوم ویحج البیت ویجاهد فی
تو لوگ جمع ہوئے ایک جوان نے کہا اُس کا کیا حکم ہے جو نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور حج کرے اور جہاد کرے

سبیل الله ویعتق ویودی زکوته غیر انه یشک فی الله ورسوله قال هذا الی النار قال
اور آزاد کرے اور زکوۃ دے مگر اللہ اور اُس کے رسول مین شک کرتا ہے فرمایا وہ دوزخی ہے کہا اُس کا کیا

تقول فیمن لا یصلی ولا یصوم ولا یحج البیت ولا یودی زکوة ماله غیر انه مومن بالله
حکم ہے جو نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اور نہ حج کرے اور نہ زکوۃ دے مگر وہ اللہ پر ایمان لایا ہے

قال هذا ارجوله واخاف عليه قال الفتى يا ابا عبد الرحمن كما انه لا ينفع مع الشرك عمل

کہا مین اس کے لئے امید بھی کرتا ہون اور خوف بھی کرتا ہون اس جوان نے کہا اے عبد الرحمن جیسا شرک کے ساتھ کوئی عمل سود مند

فكذلك لا يضر مع الايمان شئ ثم مضى الفتى فقال معاذ ليس في هذا الوادي احد

نہین ہے ویسا ہی ایمان کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہین کرتی ہے اور چلا گیا جوان معاذ نے فرمایا اس دیار مین اس جوان سے بہتر کوئی

افقه من هذا الفتى قال ابو حنيفة رحمه الله نقاتل اهل البغي بالبغي لا بالكفر ونكون مع

عالم نہین امام کہتے ہین ہم مقاتلہ کرین گے اہل بغاوت سے بسبب بغاوت کے نہ بسبب کفر کے اور ہم گروہ عادل

الفئة العادلة ومع السلطان الجائر ولا نكون مع اهل البغي وان كان في اهل الجماعة فاسد

کے ساتھ رہین گے اور سلطان ظالم کے تابع رہینگے اہل بغی کے ساتھ نہین رہین گے اور جس جماعت مین فساد والے

ظالمون فان فيهم ايضا صالحين يعينونك عليهم فان كانت الجماعة باغية فاعتزلهم

ظالم ہون تو ان مین کوئی صالح بھی ہونگے کہ تیری مدد کرینگے اگر سب باغی ہین تو ان سے دور ہو اور دوسرے کے

واخرج الى غيرهم قال تعالى الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها وقال ان ارضي

پاس چلے جاؤ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ کیا زمین خدا کی وسیع نہ تھی اس مین چلے جاؤ اور کہا میری زمین

واسعة فاياي فاعبدون قال ابو حنيفة رحمه الله حدثنا حماد عن ابراهيم عن ابن مسعود

کشادہ ہے پھر میری عبادت کرتے رہو امام کہتے ہین حماد نے ابراہیم سے روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ظهرت المعصية في ارض

کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس بستی مین گناہ بڑھ جائے

فلم تطق ان تغيرها فتحول الى غيرها فاعبد بها ربك قال ابو حنيفة رحمه الله حدثني بعض

کہ تو اس کو نہ بدل سکے تو کسی اور جگہہ چلا جا اور وہان اللہ کی عبادت کرو امام نے کہا کہ ایک عالم نے

اهل العلم عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله

مجھ سے کہا کہ ایک صحابی نے کہا ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم من تحول من ارض يخاف الفتنة كتب الله تعالى له اجر سبعين صديقا

صلعم نے کہا کہ جو اس جگہہ سے چلا جائے جہان کہ فتنہ کا خوف ہو اللہ تعالی اس کو ستر صدیق کا ثواب دیگا

قال ابو حنيفة رحمه الله من قال لا اعرف عذاب القبر فهو من الطبقة الخبيثة الجهمية

امام کہتے ہین جو کہے مین نہین جانتا ہون عذاب قبر کو تو وہ فرقہ جہمیہ

الھالكة لانه انكر قوله سنعذبهم مرتين يعني في القبر وقال وان للذين ظلموا عذابا دون

ہالک سے ہے کہ اُس نے اللہ کے فرمانے کا انکار کیا کہ ہم اُنکو دو بار عذاب دینگے ایک قبر مین اور کہا کافرون کو عذاب ہے

ذلك يعني في القبر فان قال أومن بالآية ولا أومن بتاويلها وتفسيرها قال هو كافر لان من

اُس سے پہلے یعنی قبر مین اگر کہے مین آیت پر ایمان لایا ہون پر اُس کی تاویل تفسیر پر ایمان نہین لایا ہون فرمایا وہ کافر ہے اسلئے کہ

القرآن ما هو تنزيله تاويله فان جحد بها فقد كفر قال حدثنا ابو حنيفة رحمه الله قال حدثني

قرآن مین بعض جگہہ جو تنزیل ہے وہی تاویل ہے اسکا انکار کیا تو کافر ہوا پھر کہا امام نے روایت کی ہے کہ ایک شخص

رجل عن ابي المنهال بن عمرو عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه

ابی منہال بن عمرو ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

وسلم شرار أمتي الذين يقولون اني في الجنة دون النار قال وحدثت عن ابي ضبيان قال

میری اُمت مین بُرے وہ ہین جو کہتے ہین کہ ہم جنتی ہین نہ دوزخی کہا ابی ضبیان سے مجھکو

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للمتاولين من امتي قيل يا رسول الله وما المتاولون

روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے امتی جو تاویل کرین دوزخی ہین عرض ہوئی تاویل کرنیوالے کون ہین

قال الذين يقولون فلان في الجنة وفلان في النار قال رضي الله عنه محمد ثنا عن نافع عن ابن

فرمایا جو یہ کہتے ہین کہ فلان جنت مین ہے اور فلان دوزخ مین ہے امام نے نافع سے روایت لی ہے کہ عبد اللہ بن

عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا امتي في الجنة و

عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ میری امت کو نہ جنتی کہو اور

لا في النار دعوهم حتى يكون الله يحكم بينهم يوم القيمة وحدثني ابان عن الحسن رحمه

نہ دوزخی اُن کا قصہ چھوڑ دو اللہ تعالی قیامت کے دن اُنپر حکم کریگا اور ابان نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

الله عليه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل لا تنزلوا عبادي

کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندونکو نہ جنتی

جنة ولا نارا حتى اكون الذي احكم فيهم يوم القيمة وانزلهم منازلهم قلت فاخبرني

کہو نہ دوزخی جب تک کہ مین اُن مین قیامت مین فیصلہ کرون اور اُنکو جگہہ دون مین نے کہا

عن القائل الصلوة خلفه قال الصلوة خلف كل امام بر او فاجر جائزة فلك اجرك وعليه

قائل کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے - فرمایا ہر امام کے پیچھے جایز ہے نیک ہو یا گنہگار ہو تمکو تمہارا اجر اور اُس پر

ورزارہ قلت اخبرنی عن ھؤلاء الطبقة الذین یخرجون علی الناس بسیوفھم قال ھم اصناف
اسکا وبال ہے۔ مینے کہا جو لوگ آدمیون پر تلوار سے لڑنے کو نکلے ہین کیا حکم ہے فرمایا وہ کئی قسم ہین
شتی وکلھم فی النار قال وروی ابو ھریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اور سب دوزخی ہین پھر کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم افترقت بنو اسرائیل اثنتین وسبعین فرقة وستفترق امتی ثلاثا وسبعین فرقة
وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے اور میری امت تہتر فرقے ہون گے
کلھم فی النار الا السواد الاعظم قال وحدثنی حماد عن ابراھیم عن ابن مسعود رضی
سب دوزخی ہین سوا گروہ کثیر کے فرمایا مجھکو حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی
اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث حدثا فی الاسلام
اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام مین کوئی امر نیا پیدا کیا
فقد ھلک ومن ابتدع بدعة فقد ضل ومن ضل ففی النار حدثنا میمون عن ابن عباس
تو تباہ ہوگیا اور جس نے بدعت نکالی وہ گمراہ ہوا اور جو گمراہ ہے وہ دوزخی ہے میمون نے ابن عباس
رضی اللہ عنھما ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ علمنی قال تعلم
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھکو علم سکھائیے فرمایا جاؤ
تعلم القرآن ثلاثا ثم قال لہ فی الرابعة نعم اقبل الحق ممن جاءک حبیبا کان او بغیضا و
اور قرآن پڑھو تین بار فرمایا پھر چوتھی بار یہ فرمایا ہان جو تجھکو حق کہے وہ قبول کر دوست ہو یا دشمن اور
تعلم القرآن ومل معہ حیث مال قال وحدثنا حماد عن ابراھیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
قرآن شریف پڑھو اور وہ جدھر جھکے جھک جاؤ کہا ہمکو حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
انہ کان یقول ان شر الامور محدثاتھا وکل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار
کہتے ہین نئی باتین جو نکلتی ہین وہ بہت بری ہین اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور سب گمراہی دوزخ مین ہوگی
قال اللہ عز وجل فالھمھا فجورھا وتقوٰھا وقال اللہ تعالی لموسی علیہ السلام انا قد فتنا
اللہ تعالی فرماتا ہے پھر اسکو نیک و بد کی تعلیم کی اور اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ہے ہم نے تیری بعد تیری قوم کو
قومک من بعدک واضلھم السامری باب المشیئة قلت امر اللہ عز وجل بشیء ولم یشأ
فتنہ مین ڈالدیا اور سامری نے انکو بہکا دیا باب مشیت کے بیان کا۔ مین نے کہا کیا اللہ عز وجل نے ایک شے کا حکم فرمایا

خلقه وشاء شيئاً ولم يأمر به خلقه قال نعم قلت فما ذاك قال أمرهم بالإسلام ولم

اور پیدا کرنا نہیں چاہا ہو اور کوئی چیز چاہے اور اسکے پیدا ہونے کا حکم نہ دیا فرمایا ہان مینے کہا وہ کیا ہے فرمایا لوگون کو اسلام کا حکم کیا اور

يشأ للكافر وشاء الكفر للكافر ولم يأمر به خلقه قلت هل رضي الله شيئاً فلم يأمر به

کافر کے لئے اسلام نہیں چاہتا ہے اور کفر کافر کے لیے چاہتا ہے اور اسکے کرنیکا حکم نہ دیا مینے کہا کہ آیا اللہ نے کسی چیز کو پسند کیا اور حکم اوسکا نہیں کیا

وأمر شيئاً ولم يرض به قال لا قلت لم قال لأن كل شيء أمر به فقد رضي به وكل شيء

یا حکم کیا اور اسکو پسند نہیں کیا فرمایا یہ نہیں مینے کہا کیون فرمایا کہ جس امر کا حکم کیا تو اسکو پسند بھی کیا اور جسکو پسند کیا

رضي به فقد أمر به ألا ترى أنه يرضى الإيمان وأمر به لأن الأمر والرضا طاعة قلت يعذب

اسکا حکم بھی کیا ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ وہ ایمان سے راضی ہے اور اسکا حکم بھی فرمایا ہے کیونکہ امر اور رضامندی عبادت ہے مینے کہا عذاب

الله تعالى العباد على ما يرضى أو على ما لا يرضى قال بل يعذبهم على ما لا يرضى لأنه يعذبهم

دیتا ہے اللہ تعالی اپنے بندونکو رضا پر یا غیر رضا پر فرمایا کہ ناپسند کام پر عذاب دیتا ہے کیونکہ وہ کفر

على الكفر والمعاصي ولم يرض به قلت فيعذبهم على ما يشاء أو على ما لا يشاء قال

اور گناہ پر عذاب دیتا ہے کہ اسکو پسند نہیں کرتا ہے مینے کہا کہ اللہ انکو عذاب دیتا ہے جسپر چاہتا ہے یا جسپر نہیں چاہتا ہے فرمایا

بل يعذبهم على ما يشاء لهم لأنه يعذبهم على الكفر والمعاصي وشاء للكافر الكفر وللعاصي

بلکہ جس کام کو چاہتا ہے اس پر عذاب دیتا ہے کیونکہ ان کو کفر اور گناہ پر عذاب دیتا ہے اور کافر کے لئے کفر اور گنہگار کے لئے

المعصية قلت أمرهم بالإسلام ثم شاء لهم الكفر قال نعم قلت سبقت مشيته أمره أو سبق أمره

گناہ چاہتا ہے۔ مینے کہا اسلام کا حکم کیا اور کفر ان کے لیے چاہتا ہے۔ فرمایا ہان مینے کہا کہ آیا اوسکی مشیت اسکے حکم پر غالب ہے یا اوسکا حکم اوسکی مشیت پر

مشيته قال بل مشيته أمره قلت فمشيته الله الرضا أم لا قال بل هو لله رضا فمن عمل بمشية الله وأمره

غالب ہے فرمایا بلکہ مشیت امر پر غالب ہے مینے کہا آیا اللہ کی مشیت رضامندی ہے یا نہیں فرمایا یہ اللہ کی رضامندی ہے جو اللہ کی مشیت اور امر پر عمل کرے گا

فقد عمل برضاه ومن عمل بمشيته وطاعته وما أمر به فقد عمل برضاه وعدله ومن عمل بمشية الله وبعض

وہ اللہ کی رضامندی پر عمل کریگا۔ اور جو مشیت اور طاعت اور امر پر عمل کرے گا وہ اوسکی رضامندی اور عدل پر عمل کریگا۔ اور جو مشیت پر عمل کرے اور امر پر

ما أمر به فلم يعمل برضاه ولكن عمل بمعصيته ومعصيته غير رضاه قلت يعذب الله العباد

عمل کرے۔ وہ رضامندی پر عمل نہ کریگا اور معصیت پر عمل کریگا جو اسکی رضامندی نہیں ہے مینے کہا اللہ اپنے بندون کو ایسے امر پر عذاب دیتا ہے

على ما يرضى أو على ما لا يرضى قال بل يعذبهم على ما لا يرضى لهم لأن المعصية فعل العبد

جس سے راضی ہے یا ایسے امر پر جس سے نہیں راضی ہے فرمایا بلکہ اس پر عذاب دیتا ہے جسے پسند نہیں کرتا کیونکہ معصیت بندہ کا کام ہے

وَمَشِيَّتُ اللهِ صِفَتُهٗ لِاَنَّہٗ شَاءَ بِصِفَتِهٖ قُلْتُ يُعَذِّبُ اللهُ الْعِبَادَ عَلٰى مَا يَرْضٰى اَوْ عَلٰى

اور مشیت اللہ کی اُس کی صفت ہے کہ وہ صفت کے ساتھ چاہنے والا ہے مینے کہا اللہ عذاب دیتا ہے بندون کو ایسے امر پر جس سے وہ راضی ہے یا ایسے امر پر

مَا لَا يَرْضٰى قَالَ بَلْ يُعَذِّبُهُمْ عَلٰى مَا لَا يَرْضٰى لَهُمْ مِنَ الْكُفْرِ وَلٰكِنْ يَرْضٰى اَنْ يُعَذِّبَهُمْ

جس سے وہ راضی نہیں ہے فرمایا وہ عذاب دیتا ہے ایسے امر پر جس سے وہ راضی نہین ہے یعنی کفر پر اور راضی ہے کہ عذاب دیوے

وَيَنْتَقِمَ مِنْهُمْ بِتَرْكِهِمُ الطَّاعَةَ وَاَخْذِهِمْ بِالْمَعْصِيَةِ قُلْتُ شَاءَ لِلْمُؤْمِنِ الْكُفْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ

اور انتقام لیوے اُنسے طاعت ترک کرنے پر اور گناہ کرنے پر مینے کہا کیا اللہ تعالیٰ مومن کے لئے کفر کی مشیت کرتا ہے فرمایا نہین لیکن

شَاءَ لِلْمُؤْمِنِ الْاِيْمَانَ كَمَا شَاءَ لِلْكَافِرِ الْكُفْرَ وَكَمَا شَاءَ لِاَصْحَابِ الزِّنَا الزِّنَا وَكَمَا شَاءَ لِاَصْحَابِ السَّرِقَةِ السَّرِقَةَ

مومن کے لئے ایمان کی مشیت کرتا ہے جیسا کافر کے لئے کفر کی مشیت اور جیسے اصحاب زنا کے لئے زنا کی مشیت کرتا ہی اور جیسے چور کے لئے چوری کی مشیت

وَكَمَا شَاءَ لِاَصْحَابِ الْعِلْمِ الْعِلْمَ وَكَمَا شَاءَ لِاَهْلِ الْخَيْرِ الْخَيْرَ لِاَنَّ اللهَ شَاءَ لِلْكُفَّارِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَهُمْ اَنْ

اور علم والے کے لئے علم کی مشیت اور خیر والے کے لئے خیر کی مشیت اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے کافرون کے پیدا کرنے سے پہلے یہ مشیت کی ہے کہ

يَكُوْنُوا الْكُفَّارَ ضُلَّالًا قُلْتُ يُعَذِّبُ اللهُ الْكُفَّارَ عَلٰى مَا يَرْضٰى اَنْ يَخْلُقَ اَمْ عَلٰى مَا لَا يَرْضٰى اَنْ

یہ کافر گمراہ ہیں مینے کہا کہ اللہ کافرونکو اُس چیز پر عذاب کرتا ہے جسکا پیدا کرنا پسند کرتا ہے یا اُس پر کہ اُسکا پیدا کرنا نہین پسند

يَخْلُقَ قَالَ بَلْ يُعَذِّبُهُمْ عَلٰى مَا يَرْضٰى اَنْ يَخْلُقَ قُلْتُ لِمَ قَالَ لِاَنَّہٗ يُعَذِّبُهُمْ عَلَى الْكُفْرِ وَرَضِيَ

کرتا ہے فرمایا کہ اُس پر عذاب دیتا ہے جس کا پیدا کرنا پسند کرتا ہی مینے کہا کیون فرمایا اسلئے کہ کفر پر انکو عذاب دیتا ہے اور اللہ نے پسند کیا اس امر کو

اَنْ يَخْلُقَ الْكُفْرَ وَلَمْ يَرْضَ الْكُفْرَ بِعَيْنِهٖ قُلْتُ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ قَالَ لَيْسَ

کفر پیدا کرے اور خاص کفر سے راضی نہین ہے مین نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نہین راضی ہے اپنے بندون کے لئے کفر سے۔ کہا مشیت جیسے

لَهُمْ وَلَا يَرْضٰى بِهٖ قُلْتُ فَلِمَ قَالَ لِاَنَّہٗ خَلَقَ اِبْلِيْسَ فَرَضِيَ اَنْ يَخْلُقَ اِبْلِيْسَ وَلَمْ يَرْضَ فِسْقَ

رضامندی نہین ہے مینے کہا کیون فرمایا کہ اللہ نے ابلیس پیدا کیا ہے اور اُسکے پیدا کرنے پر راضی ہے اور اُسکے گناہ سے راضی

اِبْلِيْسَ وَكَذٰلِكَ الْخَمْرَ وَالْخِنْزِيْرَ فَرَضِيَ اَنْ يَخْلُقَهُنَّ وَلَمْ يَرْضَ بِاَنْفُسِهِنَّ قُلْتُ لِمَ قَالَ لِاَنَّہٗ

نہین اور ایسا ہی شراب اور سور تو اُن کے پیدا کرنے پر راضی ہے اور اُنکی ذات ناپسند ہے مینے کہا کیون فرمایا اسلئے کہ اگر

لَوْ رَضِيَ الْخَمْرَ بِعَيْنِهَا لَكَانَ مَنْ شَرِبَهَا قَدْ شَرِبَ بِرِضَا اللهِ وَلٰكِنَّہٗ لَا يَرْضَى الْخَمْرَ وَلَا الْكُفْرَ وَلَا

شراب کی ذات سے راضی ہو تو جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے پیا۔ مگر شراب و کفر و

اِبْلِيْسَ وَلَا اَفْعَالَهٗ وَلٰكِنَّہٗ رَضِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ الْيَهُوْدَ حَيْثُ قَالَتْ

ابلیس اور اُسکے افعال پر راضی نہین ہے پر راضی محمد صلی اللہ علیہ و سلم سے ہی مینے کہا یہود نے جو کہا کہ

يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيهِمْ اَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمْ اَنْ يَقُولُوا ذٰلِكَ قَالَ لَا بَابُ الْمَشِيَّةِ

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اُنھین کے ہاتھ بندھے ہوئے ہین۔ کیا اللہ تعالیٰ راضی ہے کہ وہ یہ بات کہتے فرمایا نہین۔ باب ہے مشیت کی کیفیت کا

قَالَ لَهُمْ اَرَاَيْتَ لَوْشَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَجْعَلَ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ مُطِيعِينَ مِثْلَ الْمَلٰئِكَةِ هَلْ كَانَ

کیا یہ راے ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ سب کو مطیع پیدا کرتا جیسے فرشتے کیا اس پر قادر تھا

قَادِرًا عَلَيْهِ فَاِنْ قَالَ لَا فَقَدْ وَصَفَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِغَيْرِ مَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَهُوَ الْقَاهِرُ

پھر اگر کہا کہ نہین تو اُس نے اللہ تعالیٰ کا وہ وصف نہین بیان کیا جو اُسنے اپنا وصف بیان کیا اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ سب اپنے بندون پر

فَوْقَ عِبَادِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ فَاِنْ قَالَ فَهُوَ قَادِرٌ

غالب ہے۔ اور فرمایا ہے کہ کہدیجئے کہ وہ عذاب بھیجنے پر قادر ہے اوپر سے اگر کہے کہ وہ قادر ہے

فَقُلْ اَرَاَيْتَ لَوْشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُونَ اِبْلِيسُ مِثْلَ جِبْرَئِيلَ فِي الطَّاعَةِ اَمَا كَانَ قَادِرًا فَاِنْ قَالَ لَا فَقَدْ

تو پوچھو کہ تیری راے ہے اگر اللہ چاہے کہ ابلیس مثل جبرئیل کے طاعت کرے کیا قادر نہین ہے اگر کہے نہین تو اللہ تعالیٰ کے

تَرَكَ قَوْلَهُ وَوَصَفَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِغَيْرِ صِفَتِهِ فَاِنْ قَالَ وَلَوْ اَنَّهُ زَنٰى اَوْسَرَقَ اَوْقَذَفَ اَوَلَيْسَ هُوَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ

قول کو ترک کیا اور جو اُس نے اپنا وصف کیا اُس کے خلاف کیا پھر کہا اگر اُس نے زنا کی یا چوری یا زنا کی گالی دی کیا یہ خدا کی مشیت سے نہین

تَعَالٰى قِيلَ نَعَمْ فَاِنْ قَالَ فَلِمَ يَجْرِي عَلَيْهِ الْحُدُودُ وَيُقَالُ لَهُ الْحُدُودُ تَجْرِي بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَنَّهُ

کہا گیا ہان ہے اگر وہ کہے تو پھر کیون اُس پر حد ہوتی ہے اُس سے کہا جائیگا کہ حد بموجب حکم خدا کے ہوتی ہے

اَمَرَ بِالْحُدُودِ فَلَا يُتْرَكُ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ لِاَنَّهُ لَوْقَطَعَ يَدَ غُلَامِهِ كَانَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَذَمَّهُ

کہ اُس نے حکم حد کا دیا ہے اُس کا حکم ترک نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اگر وہ اپنے غلام کا ہاتھ کاٹے تو خدا کی مشیت سے ہوگا

النَّاسُ وَلَوْ اَعْتَقَهُ حَمِدُوهُ عَلَيْهِ وَكِلَاهُمَا وُجِدَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اور لوگ اُسے برا کہتے ہین اور اگر آزاد کردیتا تو لوگ تعریف کرتے اور دونون کامونکو اُنھون نے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے پایا

وَقَدْ عَمِلَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لٰكِنْ مَنْ عَمِلَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْمَعْصِيَةَ فَاِنَّهُ لَيْسَ بِهَا رَاضِيًا

اور اُس نے عمل کیا ہے خدا کی مشیت پر لیکن جو بمشیت خدا گناہ کریگا وہ نہ رضامندی ہے

وَلَا عَادِلٌ فِي فِعْلِهِ وَقَوْلُهُ فَلِمَ يَجْرِي عَلَيْهِ الْحُدُودُ سُؤَالٌ فَاسِدٌ عَلٰى اَصْلِهِمْ لِاَنَّهُمْ لَا يُثْبِتُونَ

نہ عدل ہے اُسکے فعل مین اور یہ سوال کہ اُس پر حد کیون ہوگی فاسد ہے موافق انکی اصل کے اسلئے کہ وہ اللہ کی مشیت

مَشِيَّةَ اللّٰهِ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْمَعَاصِي فَلَا تَلْزَمُهُ الْحُدُودُ مِثْلَ شُرْبِ الْخَمْرِ وَغَيْرِهِ عَلٰى فِعْلِهِ وَقَدْ فَعَلَهَا

ثابت نہین کرتے ہین بہتیرے گناہون مین پھر اُس پر حدود لازم نہ آئینگے مثل شراب وغیرہ پینے کے حالانکہ اُس نے ان کامون کو

جميعًا بمشيئة الله عز وجل **باب الرد على من يكفر بالذنب** قلت أرأيت من يقول من

بموجب مشیت خدا تعالی کے کیا ہے باب ہے اس شخص کی رد مین + جو کہتا ہے کہ گناہ سے آدمی کافر ہوتا ہے مینے کہا کہ جو گناہ کرے

أذنب ذنبًا فهو كافر فما النقض عليه فقال يقال له قال الله تعالى وذا النون إذ ذهب مغاضبًا فظن

اور اسکے سبب سے اس کو کافر کہے تو اس پر نقض کیا ہے تو فرمایا اسکو کہا جائے اللہ تعالی فرماتا ہے اور یاد کر یونس کو جب چلے گئے غصہ ہوکر پھر سمجھا کہ ہم

أن لن نقدر عليه فنادى في الظلمات أن لا إله إلا أنت سبحانك الآية فهو ظالم مؤمن وليس

نہ پکڑ سکین گے پکارا ان اندھیرون مین کہ کوئی حاکم نہین سوائے تیرے تو بے عیب ہے الایۃ تو وہ ظالم ہے مومن ہے

بكافر ولا منافق وإخوة يوسف قالوا يا أبانا استغفر لنا ذنوبنا إنا كنا خاطئين وكانوا مذنبين

کافر نہیں ہے نہ منافق ہے اور یوسف کے بھائیون نے کہا اے میرے باپ بخشو ہمارے گناہون کو بے شک ہم تھے چوکنے والے تو گنہگار تھے

لا كافرين وقال الله تعالى لمحمد صلعم ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر ولم يقل من

نہ کافر اور اللہ تعالی نے حضرت محمد کو فرمایا تا معاف کرے تجھکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے اور کفر

كفرك وموسى عليه السلام حين قتل الرجل كان في مثله مذنبًا لا كافرًا قال وإذا قال أنا

نہ فرمایا اور موسی علیہ السلام نے جو ایک شخص کو قتل کیا تو گنہگار ہوئے نہ کافر کہا امام نے جو کہے کہ

مؤمن إن شاء الله يقال له قال الله تعالى إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين

مین انشاء اللہ مومن ہون اسکو کہینگے فرمایا اللہ تعالی نے اللہ اور اسکے فرشتے سب کے سب نبی پر درود پڑھتے ہین اے ایمان والو

آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليمًا فإن كنت مؤمنًا فصل عليه وإن كنت غير مؤمن فلا تصل

رحمت بھیجو ان پر اور سلام اگر تو مومن ہے تو درود پڑھا کر اور نہین ہے تو آپ پر درود نہ پڑھا کر

عليه وقال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا إذا نودي للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا إلى ذكر الله

اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے اے ایمان والو جب نماز جمعہ کی اذان سنو تو جلدی آؤ اللہ کی ذکر کیطرف

الآية وقال معاذ رضي الله عنه من شك في الله فإنه يبطل ذلك جميع حسناته ومن آمن

اور معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسکو اللہ مین شک ہو تو یہ شک اسکے سب نیکیون کو باطل کرتا ہے اور جو

وتعاطى المعاصي يرجى له المغفرة ويخاف عليه العقوبة قال السائل لمعاذ رضي الله عنه

ایمان لایا اور گناہ کئے اس کے لئے امید مغفرت ہے اور خوف عذاب ہے سائل نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا

إن كان الشك يهدم الإيمان والحسنات فإن الإيمان هادم وأهدم للسيئات قال معاذ والله

اگر شک ایمان و حسنات کو ڈھاتا ہے تو ایمان برائیون کو خوب ڈھاتا ہے۔ معاذ نے کہا قسم خدا کی

مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَعْلَمَ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ یُسْاَلُ اَمُسْلِمٌ اَنْتَ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ فَیُقَالُ لَہٗ قَوْلُکَ لَا اَدْرِیْ عَدْلٌ

اس سے زیادہ کوئی علم والا مینے نہین دیکھا کسی شخص سے پوچھا جائے تو مسلمان ہے وہ کہے مین نہین جانتا ہون اُسکو کہینگے تو جو کہتا ہے مین نہین جانتا ہون

اَمْ جَوْرٌ فَاِنْ قَالَ عَدْلٌ فَقُلْ اَرَاَیْتَ مَا کَانَ فِی الدُّنْیَا عَدْلًا اَلَیْسَ فِی الْاٰخِرَۃِ عَدْلٌ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ

یہ سچ ہے یا جھوٹھ ہے اگر کہے سچ تو کہو تیری کیا راے ہے جو دنیا مین سچ ہے تو کیا آخرت مین سچ نہو گا - اگر کہے ہان ہوگا

فَقُلْ اَتُؤْمِنُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَبِالْمُنْکَرِ وَالنَّکِیْرِ وَبِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنْ قَالَ نَعَمْ

تو کہو عذاب قبر اور منکر و نکیر اور تقدیر خیر و شر پر ایمان لایا ہے جو کہے ہان

فَقُلْ لَہٗ مُؤْمِنٌ اَنْتَ فَاِنْ قَالَ لَا اَدْرِیْ فَقُلْ لَہٗ لَا دَرَیْتَ وَلَا فَہِمْتَ وَلَا اَفْلَحْتَ قُلْتُ مَنْ قَالَ

تو کہو کہ تو مومن ہے جو کہے مین نہین جانتا ہون تو کہو نہ تونے جانا اور نہ تونے سمجھا اور نہ تجھکو فلاح ہے - مینے کہا جو کہے

اِنَّ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ لَیْسَتَا بِمَخْلُوْقَتَیْنِ فَقُلْ ہُمَا شَیْءٌ اَوْ لَیْسَتَا بِشَیْءٍ فَاِنْ قَالَ شَیْءٌ فَقُلْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

کہ جنت و دوزخ دونون پیدا نہین ہین تو کہو کہ وہ شے ہین یا شے نہین ہین جو کہے شے ہین تو کہو کہ اللہ تعالی نے فرمایا

خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاہُ بِقَدَرٍ وَقَالَ تَعَالٰی اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْہَا غُدُوًّا

کہ اللہ سبھی شے کا خالق ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے ہمنے ساری شے باندازہ پیدا کی ہین اور فرمایا دوزخ اُن پر صبح

وَعَشِیًّا فَاِنْ قَالَ اِنَّہُمَا تَفْنِیَانِ فَقُلْ لَہٗ وَصَفَ اللّٰہُ لِنَعِیْمِہِمَا بِقَوْلِہٖ لَا مَقْطُوْعَۃٍ وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ وَمَنْ

وشام پیش ہوتی ہے اور جو کہے کہ وہ فنا ہونگی تو کہو کہ اللہ تعالی نے اُنکی نعمتون مین فرمایا اپنے قول مین نہ قطع ہونگے اور نہ منع ہونگے

قَالَ اِنَّہُمَا تَفْنِیَانِ بَعْدَ دُخُوْلِ اَہْلِہِمَا فِیْہِمَا کَفَرَ بِاللّٰہِ تَعَالٰی لِاَنَّہٗ اَنْکَرَ الْخُلُوْدَ فِیْہِمَا قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ

اور جو کہے کہ یہ جنت و دوزخ فنا ہونگے بعد اسکے کہ اُسمین لوگ داخل ہونگے تو وہ کافر ہے کہ اُسنے اُسمین ہمیشہ رہنے کا انکار کیا امام ابو حنیفہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یُوْصَفُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِصِفَاتِ الْمَخْلُوْقِیْنَ اَلْبَتَّۃَ وَہُوَ یَغْضَبُ وَیَرْضٰی غَضَبُہٗ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اللہ کو مخلوقین کی صفات سے موصوف نکیا جاے اور اللہ ناراض ہوتا ہے اور راضی ہوتا ہے

عُقُوْبَتُہٗ وَرِضَاہُ ثَوَابُہٗ وَنَصِفُہٗ کَمَا وَصَفَ نَفْسَہٗ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا

اُسکا غضب عذاب ہے اور اُسکی رضامندی ثواب ہے اور اُسکی وہ تعریف کرو جو اللہ نے اپنا وصف کیا ایک ہے نہ جنا اور نہ جنا گیا اُس کا کوئی ہمسر نہین

اَحَدٌ حَیٌّ قَادِرٌ سَمِیْعٌ کَرِیْمٌ بَصِیْرٌ عَلِیْمٌ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ لَیْسَتْ کَاَیْدِیْ خَلْقِہٖ وَلَیْسَتْ بِجَارِحَۃٍ

زندہ ہے قادر ہے سنتا ہے ارادہ والا ہے دیکھتا ہے علم والا ہے اللہ کا ید اُنکے اوپر ہے اُسکا ید ویسا نہین جیسے سب کا ہاتھ ہے اور نہ وہ بدن ہے

وَہُوَ خَالِقُ الْاَیْدِیْ وَوَجْہُہٗ لَیْسَ کَوُجُوْہِ خَلْقِہٖ وَہُوَ خَالِقُ الْوُجُوْہِ وَنَفْسُہٗ لَیْسَتْ کَالنَّفْسِ خَلْقِہٖ

وہ خالق سب کے ہاتھون کا ہے اور اُس کا وجہ نہین ہے مثل وجوہ خلق کے وہ خالق وجوہ ہے اور مثل سب کے اُس کا نفس نہین ہے

وَهُوَ خَالِقُ النُّفُوسِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ. أَرَأَيْتَ لَوْ قِيلَ أَيْنَ اللّٰهُ تَعَالَى قَبْلَ الْخَلْقِ

وہ تمام نفوس کا پیدا کرنے والا ہے اُس جیسا کوئی نہین وہ سُنتا ہے دیکھتا ہے کیا رائے ہے تیری اگر یہ کہے کہ اللہ تعالی پیدا کرنے سے پہلے کہان تھا

يُقَالُ لَهُ كَانَ اللّٰهُ تَعَالَى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ وَيُقَالُ لَهُ كَانَ وَلَمْ يَكُنْ أَيْنٌ وَلَا خَلْقٌ وَلَا شَيْءٌ وَهُوَ خَا

اُسکو جواب کہینگے خلق کے پیدا کرنیکے آگے اللہ تعالی موجود تھا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اللہ تھا تب نہ مکان تھا نہ خلق اور نہ شے اور وہ سبکا پیدا

لِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَإِنْ قِيلَ أَشَائِيٌّ شَاءَ بِالْمَشِيَّةِ فَقُلْ بِالصِّفَةِ وَهُوَ قَادِرٌ يَقْدِرُ بِالْقُدْرَةِ وَعَالِمٌ يَعْلَمُ بِالْعِلْمِ

کرنیوالا ہے اگر کہا جائے اللہ جو چاھنے والا ہے آیا مشیت سے اُسنے چاہا تو کہو اُسنے وصف سے چاہا وہ اپنی قدرت سے قادر ہی اور اپنے علم سے عالم ہے

وَمَالِكٌ يَمْلِكُ بِالْمُلْكِ فَإِنْ قِيلَ أَشَاءَ بِالْمَشِيَّةِ وَقَدَرَ بِالْمَشِيَّةِ وَشَاءَ بِعِلْمٍ فَقُلْ نَعَمْ بَابٌ فِي

اور اپنے ملک سے مالک ہے اگر کہے کہ آیا اپنی مشیت سے اُس نے چاہا اور اپنی مشیت سے قادر ہوا اور اپنے علم سے چاہا تو کہنا کہ ہان + باب

الْإِيمَانِ فَإِنْ قِيلَ أَيْنَ مُسْتَقَرُّ الْإِيمَانِ فَقُلْ مَعْدِنُهُ وَمُسْتَقَرُّهُ الْقَلْبُ وَفَرْعُهُ فِي الْجَسَدِ

ایمان کا + اگر کہا جائے کہ ایمان کا ٹھکانا کہان ہے تو کہو اُس کا ٹھکانا دل ہے اور اُسکی فرع بدن مین ہی

فَإِنْ قَالَ هُوَ فِي أُصْبُعِكَ فَقُلْ نَعَمْ فَإِنْ قُطِعَتْ أَيْنَ يَذْهَبُ الْإِيمَانُ مِنْهَا قَالَ فَقُلْ إِلَى الْقَلْبِ فَإِنْ قَالَ

پھر اگر وہ کہے کہ تیری اُنگلی مین ہے تو کہو ہان اگر اُنگلی کٹ گئی تو اُنگلی کا ایمان کہان جاتا ہے کہا کہ یہ کہنا کہ دلمین گیا جو کہے کیا اللہ

هَلْ يَطْلُبُ اللّٰهُ مِنَ الْعِبَادِ شَيْئًا فَقُلْ لَا إِنَّمَا يَطْلُبُونَهُ مِنْهُ فَإِنْ قَالَ مَا حَقُّ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ

بندون سے کچھ مانگتا ہے تو کہو نہین بندے اُس سے مانگتے ہین جو کہے اللہ کا اُن پر کیا حق ہے -

فَقُلْ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَحَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَيُثَبِّتَهُمْ عَلَيْهِ

تو کہو کہ اُس کی عبادت بے شرک کرین جب یہ کرلین تو اللہ اُن کو مغفرت کریگا اور ایمان پر ثابت رکھے گا

فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَرْضَى عَنِ الْمُؤْمِنِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ

کیونکہ اللہ مومنون سے راضی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اللہ مومنون سے راضی ہے جب درخت کے نیچے

الشَّجَرَةِ وَيَسْخَطُ عَلَى الْكٰفِرِينَ وَهُوَ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ وَيُثَبِّتَ الْمُؤْمِنِينَ يَرْضَى عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ سے بیعت کی تھی اور کافرون پر غصہ ہی غصہ یہ ہے کہ اُن کو وہ عذاب دیگا اور مومنون کو ثابت رکھے گا حضرت محمد مصطفی صلعم سے راضی ہی

وَيَسْخَطُ عَلَى إِبْلِيسَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَهُوَ وَعِيدٌ مِنْهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ

اور ابلیس سے غصہ ہے اور اللہ فرماتا ہے اعملوا ما شئتم اس کے معنے وعید ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے اور حکم فرمایا تیرے رب نے کہ

أَيْ أَمَرَ رَبُّكَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ أَيْ بَصَّرْنَاهُمْ وَبَيَّنَّا لَهُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَنْ شَاءَ

یہ عبادت کرو اُس کے سوائے یہ حکم ہے رب کا اور اللہ نے فرمایا کہ ثمود کو ہم نے ہدایت کی یعنے اُنکو سمجھا دیا اور ظاہر کر دیا اور اللہ نے فرمایا جو چاہے

فليؤمن ومن شاء فليكفر وهو وعيد وقوله تعالى وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون

ایمان لاوے اور جو چاہے کفر کرے تو یہ دھمکی ہے اور فرمایا مینے جن و انسان عبادت کے لئے پیدا کیئے تا کہ میری

ای ليوحدون ولكن كلها بتقدير الله تعالى خيرها وشرها وحلوها ومرها وضرها ونفعها

توحید کرین پر یہ سب تقدیر سے اللہ کے ہے خیر ہو یا شر ہو شیرین ہو تلخ ہو ضرر ہو نفع ہو

وقال تعالى ولو اننا نزلنا اليهم الملئكة وكلمهم الموتى وحشرنا عليهم كل شيء قبلا ما كانوا

اور اللہ نے فرمایا اگر ہم فرشتے اتارتے اور مردے اُن سے بولتے اور اُن پر ہر شئے کو حشر کرتے تو بھی

ليؤمنوا الا ان يشاء الله وقال تعالى ولو شاء ربك لآمن من في الارض كلهم جميعا

ایمان نہ لاتے پر جو اللہ چاہے اور فرمایا اللہ نے اگر اللہ چاہے تو سب زمین کے آدمی ایمان لائین

افانت تكره الناس حتى يكونوا مؤمنين وقوله تعالى وما كان لنفس ان تؤمن الا باذن الله

کیا تم پسند نہین کرتے کہ سب ایمان والے ہو جائین اور فرمایا اور کوئی شخص بے حکم خدا تعالی کے ایمان نہین لا سکتا ہے

وقال تعالى ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة ولا يزالون مختلفين الا من رحم ربك

اور فرمایا اللہ چاہے تو سب کو ایک امت کر دے اور ہمیشہ مختلف رہین گے پر جسکو اللہ رحم کریگا

ای بمشيته ولذلك خلقهم قال تعالى ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت فمنهم من هدى

اپنی مشیت پر اور اسی لئے اُن کو پیدا کیا اور فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور بتون سے بچو تو کسی کو اللہ نے ہدایت کی

الله ومنهم من حقت عليه الضلالة وقال وما تشاؤن الا ان يشاء الله ای قدر وقال

اور کسی کو گمراہی ہے ۔ اور فرمایا اور تم نہین چاہتے ہو مگر جب اللہ چاہتا ہے یعنے ٹھہراتا ہے اور حضرت

شعيب النبي عليه السلام وقد افترينا على الله كذبا ان عدنا في ملتكم بعد اذ نجانا الله

شعیب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہم اللہ پر افترا کرینگے جو ہم دین مین تمہارے آجاینگے بعد اسکے کہ اللہ نے

منها وما يكون لنا ان نعود فيها الا ان يشاء الله ربنا وسع ربنا كل شيء علما وقال نوح

ہمکو اُس سے نجات بخشی اور کیون ہم اُسمین اُلٹے آئین پر اللہ چاہے تو اللہ کا ہر شئے پر علم وسیع ہے اور نوح

النبي عليه السلام ولا ينفعكم نصحي ان اردت ان انصح لكم ان كان الله يريد ان

نبی علیہ السلام نے کہا تمکو میری نصیحت نفع ندیگی جو مین چاہون کہ تمکو نصیحت کرون جو اللہ یہ ارادہ کرے کہ تمکو

يغويكم هو ربكم واليه ترجعون وقال لقد فتنا سليمان والقينا على كرسيه جسدا ثم اناب

گمراہ کریگا وہ تمہارا رب ہے اور اُسی کی طرف پھرنا ہے اور فرمایا ہمنے سلیمان کو آزمایا اور اُس کی کرسی پر ایک ڈیل ڈالدیا پھر اُس نے توبہ کیلئے رجوع کی

ای ليوحدون ويعرفون

وقال لقد همت به وهم بها لولا ان رأى برهان ربه كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء وقال ابو مطيع

اور فرمایا زلیخا نے اُن کا اور اُنھون نے زلیخا کا قصد کیا اگر اللہ کی حجت نہ دیکھتے ہم اس طرح اُن سے بُرائی اور بدکام دور کرتے اور ابو مطیع

رحمه الله سألت ابا حنيفة رحمة الله عليه أليس الله تعالى عدل حكيم في افعال الخلق فقال نعم قلت ثم خلق واحدا

رحمہ اللہ نے کہا مینے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا اللہ اپنے کامون کے پیدا کرنے مین عادل و حکیم نہین ہو فرمایا ہان مینے کہا ایک کو

اعمى واخر مقعدا واخر غنيا واخر فقيرا واخر احمق واخر عاقلا واخر اخرسا قال هذا بفضل منه لبعضهم

اندھا کیا ایک لنج اور ایک تونگر اور ایک فقیر اور ایک احمق اور ایک عقلمند اور ایک گونگا فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو بعض کو

دون بعض لانه لم يجب عليه ذلك فاعطى بعضا ومنع بعضا فهو لمن له عليه فاعطى واحدا و

شامل ہوتا ہی بعض کو نہین کیونکہ اُسپر یہ واجب نہین کہ سب پر برابر احسان کرے تو کسی کو دیا اور کسی کو نہ دیا یہ بندون کے مالک کا کام ہے کسی کو دینا

منع اخر حدثنا علي بن احمد قال حدثنا ابراهيم ابن حمدويه قال حدثنا يوسف بن ابان عن ليث

کسی کو نہ دینا ہم سے علی بن احمد نے روایت کی کہ ابراہیم ابن حمدویہ نے کہا کہ ہمکو یوسف بن ابان نے لیث

بن خزيمة عن قتادة عن عمر رضي الله عنه قال ايما رجل لا يبتلى في جسده اربعين يوما فليس لله

بن خزیمہ سے اُنھون نے قتادہ سے اُنھون نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو چالیس دن اپنے بدن مین مبتلا نکیا جاوے یعنے امراض عارض نہون تو اللہ کو

فيه حاجة وقال مقاتل بن سليمان من اصل الايمان الذي جاء في القرآن قوله ولكن

اُس کی کچھ حاجت نہین اور مقاتل بن سلیمان کہتے ہین اصل ایمان جو قرآن مین ہے وہ یہ آیت ہے مگر

البر من آمن بالله اي صدق بتوحيده واليوم الآخر والملائكة والكتاب والنبيين اي كل

نیک وہ شخص ہے کہ اللہ پر ایمان لایا یعنے اُس کی توحید کی تصدیق کی اور روز قیامت اور فرشتے اور کتاب اور سب پیغمبرون کی

كلهم حق

سب کو حق خیال کیا

تمت بالخير

اِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

ہزار ہزار حمد خالق برایا واہب عطایا کہ کتاب مستطاب موسوم بہ

ھدایا

ترجمہ

وصایا

از تصانیف کاشف غطایا جناب مولوی وکیل احمد سکندرپوری حفظہ اللہ عن البلایا

بمطبع مجتبائی دہلی محمد عبد الاحد طبع نمود ۱۳۰۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر حقیر **وکیل احمد سکندرپوری** عرض کرتا ہے کہ وصیت نامۂ **امام اعظم**
ابوحنیفہ کوفی رحمہ اللہ جسکو امام نے اپنی مرض موت مین تحریر فرمایا تھا اہلِ سنت
وجماعت کے ایسے عقائدِ حقہ پر حاوی ہے جس پر مستقیم رہنے سے آدمی مبتدع و اہلِ اہوا
نہین ہوسکتا بلکہ وہ خاص اہلِ سنت وجماعت کے زمرے مین داخل ہوکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوتا ہے اسلئے ایک عرصہ سے میری یہ خواہش
تھی کہ اس کا ترجمہ شایع کیجیے تاکہ لڑکے اور عورتین اور ایسے لوگ جو کافی استعداد نہین رکھتے
اس سے نفع اُٹھائین مگر اس کا کوئی نسخہ صحیحہ قابلِ اعتماد ہاتھ نہ آتا تھا بعض اکابر نے[۵۱]
جو وصیت نامہ مترجم شائع فرمایا ہے اُس کی صحت پر مجھے بھروسا نہ تھا
اتفاقاً مجھے جوہر منیفہ شرح وصیۃ ابی حنیفہ کا نسخہ ملگیا جو وصیت[۵۲] نامہ کی شرح
مختصر ہے اُس سے مین نے وصیت نامہ کی عبارت علحدہ نقل کر کے
سلیس عبارت اُردو مین ترجمہ کیا اور فوائد جلیلہ جنکی نہایت ضرورت تھی حاشیہ پر لکھے
اور مہما امکن مذاہبِ مختلفہ کے اقوال و دلائل سے تعرض نکیا تاکہ نفسِ عقائد آسانی سے سمجھہ مین آجائین
اور نام اِس کا **ہدایا ترجمہ وصایا** رکھا

۵۱ ہمارے اُستاد کے عم صاحب مولوی محمد سعد اللہ صاحب لکھنوی رحمہ ۱۲ - ۱۲

۵۲ وصایا ہے امام اعظم رح کا ذکر کشف الظنون مین ہے اور اسکی شرح ... ۱۲

قال الايمان اقرار باللسان وتصديق بالجنان والاقرار لا يكون وحده ايمانا لانه

امام ابو حنیفہ نے کہا کہ ایمان کہتے ہین زبان سے اقرار کرنے کو اور دل سے ماننے کو اور نرا اقرار زبانی ایمان نہین کہلاتا اس لیے کہ

لو كان ايمانا لكان المنافقون كلهم مؤمنين وكذلك المعرفة وحدها لا تكون

اگر یہ ایمان ہو تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام منافقین مومن ہو جائین اسی طرح صرف معرفت ایمان نہین

ايمانا لانها لو كانت ايمانا لكان اهل الكتاب كلهم مؤمنين قال الله تعالى في

اگر صرف معرفت ایمان ہو تو چاہیے کہ تمام اہل کتاب مومن ہو جائین اللہ تعالے

حق المنافقين والله يشهد ان المنافقين لكاذبون وقال في حق اهل الكتاب

منافقین کے حق مین فرماتا ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین بے شک جھوٹے ہین اللہ فرمایا اہل کتاب کے حق مین

يعرفونه كما يعرفون ابناءهم فصل والايمان لا يزيد ولا ينقص لانه لا يتصور

وہ نبی کو ایسا پہچانتے ہین جس طرح وہ اپنی اولاد کو پہچانتا ہین اور ایمان بڑھتا گھٹتا نہین اس لیے کہ ایمان کا گھٹنا خیال مین

نقصانه الا بزيادة الكفر ولا يتصور زيادته الا بنقصان الكفر وكيف يجوز

نہیں آتا مگر جب کفر بڑھے اور ایمان کا بڑھنا خیال مین نہین آتا مگر جب کفر گھٹے اور یہ بات کیون کر جائز ہوگی

ان يكون الشخص الواحد في حالة واحدة مؤمنا وكافرا فصل والمؤمن مؤمن

کہ ایک شخص ایک حالت مین مومن و کافر ہو اور مومن حقا

حقا والكافر كافر حقا وليس في الايمان شك كما انه ليس في الكفر شك

مومن ہے اور کافر حقا کافر ہے ایمان مین اسی طرح شک نہین جس طرح کفر مین شک نہین ہے

لقوله تعالى اولئك هم المؤمنون حقا واولئك هم الكافرون حقا فصل

بسبب قول اللہ تعالی وہ لوگ سچے مومن ہین وہی لوگ اصل کافر ہین

والعاصون من امة محمد صلى الله عليه وسلم كلهم مؤمنون وليسوا بكافرين

اور گنہگار امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومن ہین کوئی شخص ان کا کافر نہین ہے

فصل العمل غير الايمان والايمان غير العمل بدليل ان كثيرا من الاوقات

عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ بیشتر اوقات

يرتفع العمل عن المؤمن ولا يجوز ان يقال ارتفع عنه الايمان فان الحائض

آدمی سے عمل اٹھ جاتا ہے اس وقت یہ کہنا جائز نہین ہے کہ اس سے ایمان اٹھ گیا دیکھو حائضہ عورت سے

ومعرفة بالقلب في الجنان ترجمہ اور پہچاننا دل کے ساتھ

يرفع الله سبحانه وتعالى عنها الصلاة ولا يجوز ان يقال رفع الله عنها الايمان او امرها

الله تعالیٰ نے نماز کو معاف کیا ہے اور یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ الله تعالیٰ نے اُس سے ایمان کو قطع کیا یا اُس کو حکم دیا

بترك الايمان وقد قال لها الشارع دعي الصوم ثم اقضيه ولا يجوز ان يقال

کہ وہ ایمان چھوڑ دے اور بہ تحقیق شارع نے فرمایا کہ تو روزہ چھوڑ دے پھر قضا کر اور یہ کہنا جائز نہیں کہ

دعي الايمان ثم اقضيه ويجوز ان يقال ليس على الفقير الزكوة ولا يجوز ان

ایمان چھوڑ دے پھر اُسے قضا کر اور جائز ہے کہ یہ کہا جاوے کہ فقیر پر زکوۃ نہیں اور یہ کہنا جائز نہیں

يقال ليس على الفقير الايمان **فصل** نقر بان تقدير الخير والشر كله من الله تعالى

کہ فقیر پر ایمان نہیں ہے ہم اُس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خیر و شر کا ٹھہرانا الله تعالیٰ کی طرف سے ہے

لانه لو زعم احد ان تقدير الخير والشر من غيره لصار كافرا بالله تعالى وبطل توحيده

اسلیے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ بھلائی و بُرائی کا ٹھہرانا دوسرے کی طرف سے ہے تو وہ کافر ہو جائیگا اور اُسکی توحید باطل ہو جائیگی

فصل نقر بان الاعمال ثلاثة فريضة وفضيلة ومعصية فالفريضة

ہم اقرار کرتے ہیں کہ اعمال تین ہیں پہلا فرض دوسرا فضیلت تیسرا گناہ جو فرض ہے

بامر الله ومشيته ومحبته ورضائه وقضائه وقدره وتخليقه وحكمه وعلمه وتوفيقه

وہ الله تعالیٰ کے حکم سے ہے اور اوسکے چاہنے سے اور اُسکی محبت و خوشی و قضا و قدر سے اور پیدا کرنے اور حکم و علم و توفیق

وكتابته في اللوح المحفوظ والفضيلة ليست بامر الله تعالى ولكن بمشيته ومحبته

اور اوسکے لکھنے سے لوح محفوظ میں اور فضیلت الله تعالیٰ کی حکم سے نہیں ہے لیکن اوسکی خواہش و محبت

ورضائه وقضائه وقدره وحكمه وعلمه وتوفيقه وتخليقه وكتابته في اللوح

اور خوشی و قضا و قدر و حکم و علم و توفیق اور اوسکے پیدا کرنے اور لوح محفوظ میں لکھنے سے

المحفوظ والمعصية ليست بامر الله ولكن بمشيته لا بمحبته وبقضائه

اور گناہ الله کے حکم سے نہیں ہے بلکہ اوسکے چاہنے سے نہ اوسکی محبت سے اور اوسکی قضا سے ہے

ولا برضائه وبتقديره لا بتوفيقه وبخذلانه وعلمه وكتابته في اللوح

اور نہ اوسکی رضا سے اور نہ اوسکے ٹھہرانے سے ہے نہ اوسکی توفیق سے ہے اور اوسکی خذلان سے ہوا اور اوسکے علم و لوح محفوظ کی کتابت

المحفوظ **فصل** نقر بان الله تعالى على العرش استوى من غير ان يكون له

سے ہے ہم اقرار کرتے ہیں کہ الله تعالیٰ تخت پر قائم ہوا اُس کو عرش کی حاجت نہیں ہے

حَاجَةٌ وَاسْتِقْرَارٌ عَلَيْهِ وَهُوَ حَافِظُ الْعَرْشِ وَغَيْرُ الْعَرْشِ مِنْ غَيْرِ احْتِيَاجٍ

نہ اوس پر بیٹھنے کی وہ عرش کا نگاہ رکھنے والا ہے اور وہ خود عرش نہیں ہے وہ عرش کا محتاج نہیں ہے

فَلَوْ كَانَ مُحْتَاجًا لَمَا قَدَرَ عَلَى إِيجَادِ الْعَالَمِ وَتَدْبِيرِهِ كَالْمَخْلُوقِينَ وَلَوْ كَانَ مُحْتَاجًا

اگر اللہ تعالیٰ عرش کا محتاج ہوتا تو ہرگز ایجاد عالم وتدبیر عالم پر قادر نہ ہوتا جیسے مخلوق اس پر قادر نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ عرش

إِلَى الْجُلُوسِ وَالْقَرَارِ فَقَبْلَ خَلْقِ الْعَرْشِ أَيْنَ كَانَ اللهُ تَعَالَى تَعَالَى اللهُ عَنْ ذٰلِكَ

پر بیٹھنے اور ٹھہرنے کا محتاج ہوتا تو قبل پیدائش عرش کے وہ کہاں تھا اللہ تعالیٰ کی شان اس سے

عُلُوًّا كَبِيرًا **فَصْلٌ** وَنُقِرُّ بِأَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَوَحْيُهُ

بہت بڑی ہے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے اور اوسکی وحی ہے

وَتَنْزِيلُهُ لَا هُوَ وَلَا غَيْرُهُ بَلْ هُوَ صِفَتُهُ عَلَى التَّحْقِيقِ مَكْتُوبٌ فِي الْمَصَاحِفِ

اور اوسکا اتارا ہوا ہے نہ وہ اسکی ذات ہے اور نہ اوسکا غیر ہے بلکہ تحقیق یہ ہے کہ اوسکی صفت ہے لکھا ہوا ہے سیپاروں میں

مَقْرُوءٌ بِالْأَلْسُنِ مَحْفُوظٌ فِي الصُّدُورِ غَيْرُ حَالٍّ فِيهَا وَالْحِبْرُ وَالْكَاغَذُ وَالْكِتَابَةُ

پڑھا گیا ہے زبانوں پر یاد ہے دلوں میں مصاحف میں حلول نہیں کیا ہے اور سیاہی و کاغذ و لکھاوٹ

مَخْلُوقَةٌ لِأَنَّهَا أَفْعَالُ الْعِبَادِ وَكَلَامُ اللهِ تَعَالَى غَيْرُ مَخْلُوقٍ لِأَنَّ الْكِتَابَةَ وَالْحُرُوفَ

مخلوق ہیں اسلیے کہ یہ بندوں کے فعل ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق نہیں ہے اسلیے کہ لکھاوٹ و حروف

وَالْكَلِمَاتِ وَالْآيَاتِ دَلَالَةُ الْقُرْآنِ لِحَاجَةِ الْعِبَادِ إِلَيْهَا وَكَلَامُ اللهِ تَعَالَى قَائِمٌ بِذَاتِهِ

و کلمات و آیات قرآن پر دلالت کرتے ہیں اسلیے کہ بندوں کو انکیطرف احتیاج پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام اللہ تعالیٰ کی ذات کیساتھ قائم ہے

وَمَعْنَاهُ مَفْهُومٌ بِهٰذِهِ الْأَشْيَاءِ فَمَنْ قَالَ بِأَنَّ كَلَامَ اللهِ مَخْلُوقٌ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللهِ الْعَظِيمِ

اور اوسکے معنے ان سے سمجھے جاتے ہیں پھر جو کہے کہ اللہ کا کلام مخلوق ہے وہ کافر ہے

وَاللهُ تَعَالَى مَعْبُودٌ لَا يَزَالُ عَمَّا كَانَ وَكَلَامُهُ مَقْرُوءٌ وَمَكْتُوبٌ وَمَحْفُوظٌ

اور اللہ تعالیٰ عبادت کیا جاتا ہے ہمیشہ سے ہے اوسکا کلام پڑھا جاتا ہے اور لکھا ہوا ہے اور محفوظ ہے

مِنْ غَيْرِ مُزَايَلَةٍ عَنْهُ **فَصْلٌ** نُقِرُّ بِأَنَّ أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ

اوس سے زائل نہ ہوگا ہم اقرار کرتے ہیں کہ افضل اس امت کی بعد میرے نبی محمد درود اللہ کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

ان پر اور سلام ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی خوشی اللہ کی ان سب پر

بقوله تعالى والسابقون السابقون أولئك المقربون في جنات النعيم

بسبب قول الله تعالى كے اور سبقت ليجانے والے ہين جو سبقت لے گئے وہ الله تعالى كى رحمت مين مقرب ہين

وكل من كان أسبق فهو أفضل ويحبهم كل مؤمن تقي ويبغضهم كل منافق شقي

خلافت مين جو سب سے پہلے ہے وہ افضل ہے ان حضرات كو ہر مسلمان پاك دوست ركھتا ہى اور ہر منافق بدكار ان سے دشمنى ركھتا ہے

فصل نقر بأن العبد مع أعماله وإقراره ومعرفته مخلوق فلما كان الفاعل

ہم اقرار كرتے ہين كہ بندہ اپنے اعمال واقرار ومعرفت كے ساتھ مخلوق ہے جب بندہ

مخلوق فأفعاله أولى أن تكون مخلوقة فصل نقر بأن الله تعالى خلق الخلق ولم يكن

مخلوق ہے تو اُس كے افعال بدرجہ اولىٰ مخلوق ہونگے ۔ ہم اقرار كرتے ہين كہ الله تعالى نے مخلوق كو پيدا كيا انكو

لهم طاقة لأنهم ضعفاء عاجزون والله خالقهم ورازقهم لقوله تعالى

طاقت نہ تھى اسليے كہ وہ سب ضعيف عاجز ہين اور الله انكا پيدا كرنے والا اور روزى كا دينے والا ہى اسليے كہ فرمايا ہے

الله الذي خلقكم ثم رزقكم ثم يميتكم ثم يحييكم فصل والكسب حلال وجمع المال

اور الله وہ ہے جس نے تم لوگون كو بنايا پھر تم لوگونكو روزى دى پھر تم لوگونكو مارتا ہى پھر تم لوگونكو جلاويگا اور كسب حلال ہى اور جمع كرنا مال كا

من الحلال حلال وجمع المال من الحرام حرام فصل ثم الناس على ثلاثة

حلال سے حلال ہے اور جمع كرنا مال كا حرام سے حرام ہے پھر آدمى تين قسم ہے

أصناف المؤمن المخلص في إيمانه والكافر الجاحد في كفره والمنافق المداهن

پہلى قسم خالص مسلمان اپنے ايمان مين دوسرى قسم كا دانستہ انكار كرنے والا اپنے كفر مين تيسرى قسم منافق دورى كرنيوالا

في نفاقه والله تعالى فرض على المؤمن العمل وعلى الكافر الإيمان وعلى المنافق

اپنے نفاق مين اور الله تعالى نے فرض كيا مومن پر عمل اور كافر پر ايمان اور منافق پر

الإخلاص لقوله تعالى يا أيها الناس اتقوا ربكم يعني يا أيها المؤمنون

اخلاص بسبب الله تعالى كے قول كہ اى لوگو ڈرتے رہو اپنے پروردگار سے يعنے اى مسلمانون

أطيعوا ويا أيها الكافرون آمنوا ويا أيها المنافقون أخلصوا فصل ونقر

الله تعالى كى تابعدارى كرو اور اے كفار ايمان لاؤ اور اے منافقين اخلاص پيدا كرو اور ہم

بأن الاستطاعة مع الفعل لا قبل الفعل ولا بعد الفعل لأنه لو كان قبل الفعل

اقرار كرتے ہين كہ قدرت فعل كے ساتھ ہے نہ فعل كے پہلے اور نہ فعل كے بعد اسليے كہ اگر استطاعت فعل كے پہلے ہوتى

لكان العبد مستغنيا عن الله تعالى وقت الحاجة فهذا خلاف حكم النص
تو بندہ کو حاجت کے وقت اللہ تعالےٰ کی پرواہ نہوتی اور یہ امر حکم قرآن کے خلاف ہے

لقوله تعالى والله الغني وانتم الفقراء ولو كان بعد الفعل لكان من المحال لانه
اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ بے نیاز ہے اور تم لوگ محتاج ہو اگر قدرت بعد فعل کے ہوتے تو امر محال ہوتا اسلئے

حصول الفعل بلا استطاعة ولا طاقة للمخلوق في فعل مالم يقارن الاستطاعة
کہ یہ فعل کا حاصل ہونا بدون استطاعت کے ہے اور نہیں طاقت ہے مخلوق کے لئے کسی فعل میں جب تک استطاعت نہو

من الله تعالى فصل ونقر بان المسح على الخفين واجب للمقيم يوما وليلة
اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مسح کرنا موزوں پر مقیم پر واجب ہے ایک دن و رات

وللمسافر ثلاثة ايام ولياليها لان الحديث ورد هكذا فمن انكر فانه
اور مسافر کے لئے تین دن و رات اس لئے کہ حدیث یوں ہی وارد ہے پھر جو شخص اس کا انکار کرے تو

يخشى عليه الكفر لانه قريب من الخبر المتواتر والقصر والافطار في
اس پر کفر کا ڈر ہے اسلئے کہ یہ خبر متواتر کی قریب ہے اور قصر نماز اور سفر میں روزہ کا افطار

السفر رخصة بنص الكتاب لقوله تعالى واذا ضربتم في الارض فليس عليكم
بہ نص قرآنی رخصت ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم لوگ سفر کرو ملک میں تو تم لوگوں پر گناہ نہیں کہ

جناح ان تقصروا من الصلوة وفي الافطار قوله تعالى فمن كان منكم
کچھ کم کرو نماز میں سے اور افطار کے باب میں اللہ تعالےٰ کا قول ہے پھر جو شخص تم سے

مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر فصل ونقر بان الله تعالى امر
بیمار ہو یا سفر میں ہو تو گنتی چاہیئے اور دنوں سے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے

القلم بان يكتب فقال القلم ماذا اكتب يا رب فقال الله تعالى اكتب
قلم کو حکم دیا کہ لکھے پھر قلم نے پوچھا کیا لکھوں اے پروردگار میرے حکم ہوا لکھو

ما هو كائن الى يوم القيمة لقوله تعالى وكل شيء فعلوه في الزبر
جو قیامت تک ہونے والا ہے بسبب قول اللہ تعالےٰ کے اور جو چیز انھوں نے کی ہے لکھی گئی دفتروں میں

وكل صغير وكبير مستطر فصل ونقر بان عذاب القبر كائن
اور ہر چھوٹے بڑے لکھنے میں آچکے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ عذاب قبر ہونے والا ہے

لا محالة فصل ونقر بان سؤال منكر ونكير حق لورود الاحاديث فصل ونقر بان

اور ہم اقرار کرتے ہین کہ سوال منکر و نکیر حق ہے اس باب مین احادیث وارد ہین بالضرور اور ہم اقرار کرتے ہین

الجنة والنار حق وهما مخلوقتان الان لاهلها لقوله تعالى في حق المؤمنين اعدت

کہ بہشت و دوزخ حق ہین اور یہ دونون اس وقت اونکی مستحقین کے لئے موجود ہین اسلئے کہ اللہ تعالی مسلمانون کے حق مین فرماتا ہے کہ بہشت مہیا

للمتقين وفي حق الكفرة اعدت للكافرين خلقهما الله للثواب والعقاب فصل ونقر بان

کیگئی ہے پرہیزگارون کے لئے اور کافرون کے حق مین فرماتا ہے کہ دوزخ مہیا کیگئی ہے کافرون کیلئے اللہ تعالی نے بہشت و دوزخ کو ثواب عذاب کے لئے پیدا کیا اور ہم اقرار

الميزان حق لقوله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فصل ونقر بان قراءة الكتاب يوم القيمة

کرتے ہین کہ میزان حق ہے بسبب قول اللہ تعالی کے اور رکھینگے ہم ترازوین انصاف کی قیامت کے دن اور ہم اقرار کرتے ہین کہ پڑھنا کتاب کا قیامت کے دن

حق لقوله تعالى اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا فصل ونقر بان الله يحيي هذه

حق ہے بسبب قول اللہ تعالی کے پڑھ لے لکھا اپنا تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا اور ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ تعالی ان

النفوس بعد الموت ويبعثهم في يوم كان مقداره خمسين الف سنة للجزاء

نفوس کو بعد موت کے زندہ کرے گا اور اٹھاویگا ایسے دن مین جس کا مقدار پچاس ہزار برس ہے جزاء و

والثواب واداء الحقوق لقوله تعالى وان الله يبعث من في القبور فصل ونقر

ثواب اور اداء حقوق کے لئے بسبب قول اللہ تعالی کے اور بہ تحقیق اللہ اٹھائیگا ان لوگون کو جو قبرون مین ہین اور ہم اقرار

بان لقاء الله تعالى لاهل الجنة حق بلا كيفية ولا تشبيه ولا جهة فصل وشفاعة نبينا

کرتے ہین کہ اللہ تعالی کی ملاقات اہل بہشت کیلئے حق ہے بلا کیفیت و تشبیہہ و جہت اور شفاعت ہمارے پیغمبر

محمد صلى الله عليه وسلم حق لكل من هو من اهل الجنة وان كان صاحب كبيرة فصل ونقر بان عائشة

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق ہے ایسے لوگون کے لئے جو اہل بہشت سے ہین اگرچہ صاحب گناہ کبیرہ ہو اور ہم اقرار کرتے ہین کہ عائشہ صدیقہ

بعد خديجة الكبرى رضي الله عنهما افضل نساء العالمين وهي ام المؤمنين ومطهرة

بعد خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا عالم کی تمام عورتون سے افضل ہین یہ مسلمانون کی مان ہین اور زنا سے پاک

عن الزنا ونقر بان اهل الجنة في الجنة خالدون واهل النار في النار خالدون لقوله تعالى

اور ہم اقرار کرتے ہین کہ اہل بہشت بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور اہل دوزخ جہنم مین ہمیشہ رہینگے بسبب قول اللہ تعالی کے

في حق المؤمنين اولئك اصحب الجنة هم فيها خالدون وفي حق الكافرين اولئك اصحب النار هم فيها خالدون

مسلمانون کے حق مین وہ لوگ اصحاب بہشت مین وہ بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور کافرون کے حق مین فرمایا وہ لوگ اصحاب جہنم ہین وہ جہنم مین ہمیشہ رہینگے

صورة ما كتبه الفاضل الكامل المولوي السيد الشريف العمري الشمسي الحيدرآبادي مقرظاً على هذه الرسالة

باوصاف الوكيل الاحمد لو انشد اشعارا
يفوح خلقه في الدهر مثل المسك يا لعرف
مربي النجح بالعيش يهني القلب من فرح
بحسن يشرق الارض بلمع لمع البرق
نسيم العيش هبت في رياض قلبه هبا
بحلم الحكم لتمكين في الدنيا و ما فيها
بموج جوده ما دام من طوفان انعامه
لطيف الرأى مخ الفكر نور العقل في الدهر
بفكر ثاقب يرنو ضمير الخلق بالله
يقول الدهر من تنسيق احكام البريات
رفيع القدر زين الجاه فخر الحكم بالامر
بحزم يعرف الاعلام بالاحسان والقبح
بفقه الامام الاعظم اذ شاع في الخلق
اذا امعنت للتحقيق ما في فقهه الاكبر
ولم يدرك سوى الايثار اهل الارض آثاره
بفضل الله لما اصطفى في الخلق بالعلم
بعدل مهلك الظلم بنور مصبح الليل
اذا اعز من الاكفاء الانام بانعام
ولو لم يدرك العدل بظلم في البريات
بفيض فايق لا يعدل في الخلق من شئ
لك في الدهر اعزاز من الاكرام والجاه
لك في الملك تدبير لتنسيق المهمات
لك في العيش تنشيط وتلطيف وتزئين
لك انواع الوان من التفضيل والفخر
لك في الخلق تبجيل وتعظيم باقبال
لك في مجلس الاكرام للتفريح اجراء
انا شمسي نشاد عندك يا صاحب الشان

يضئ اللفظ في الاسرار لماعا وانوارا
بجول جوده في السر والكتمان ايثارا
مضئ الحذ بالنور انار ضوءه دارا
بعشق يجذب الروح لقهر يوقد النارا
لفيض دايم ازهرت ريحانا وازهارا
بعلم يعلم في الخلق احوالا واسرارا
يريح فيضه بالخلق حتى صار عطارا
فلم يدرك زمان المثل حتى سار امصارا
براء يظهر ابهام رمز القلب اظهارا
يكون القدر في ديوانه حكما وطومارا
ملاذ الامن والخير وصار عدله جارا
بفهم يفهم في الخلق موترا وسكارا
فكان الدين في الاشراق ايا ما وادوارا
فكشفت عن الاسرار جلبابا واستارا
ولم يوجد بنان غيره للبر اكثارا
فيفنى ذروة الافضال ايا ما وادوارا
يسيل من محيط اللطف للعطشان انهارا
فمجده يسر ما دام في الكونين ايسارا
لما احيى من الدارين ارواحا وانوارا
فلم يدرك له مثلا نسيم فازا قطارا
والى عصر في الخلق احوالا واوتارا
وشغلي بين قلبي صار اغمارا وافكارا
ولي بين الانام كان افلاسا واقتارا
والى لم يبدل في مقام الفقر اطوارا
انا حيلتي من تدبيره نحسا وادبارا
والى لم اشا في الهم اعوانا وانصارا
فبهيه ليس ما عنه اغمارا